تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی

المعروف بابن الاثیر الجزری الملقب بہ عزالدین رحمہ اللہ

جس میں ابتدائے خلقت اور انبیاء اللہ اور اقوام عرب و عجم کا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم و خلفائے راشدین

و بنی امیہ و بنی عباس اور نیز تمام روئے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان ۶۲۸ھ

تک کا ایسے شرح و بسط سے لکھا گیا ہے کہ تقریباً ایسی پچاس جلدوں میں یہ کتاب ختم ہوگی

جلد ہفتم

جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات ابتدائی سرشتہ ہجری روز وفات تک کے درج ہیں

اور جس کا

مولوی محمد عبدالغفور خان صاحب متوطن رامپور مہتمم سررشتہ علوم و فنون سرکار نظام

نے

اور مطبع [illegible] میں چھپا

عروج الاسلام

اُردو ترجمہ التاریخ الکامل للعلامہ ابن الاثیر الجزری

اسکی تقریباً پچاس جلدین ہونگی۔ اور پوری کتاب کی قیمت سو روپیہ ہے۔ اور اگر کوئی جدید موانع پیش نہ آگئے تو ۱۳۲۲ ہجری کے اختتام سے پہلے یہ ختم ہو جائینگے۔ لیکن ابھی اسکی صرف ذیل کی جلدین طبع ہوئی ہین۔ اور وہ ہمارے پاس سے مل سکتی ہین جو صاحب چاہین بذریعہ پوسٹ کارڈ قیمت بھیجکر یا بذریعہ قیمت طلب پارسل طلب فرما سکتے ہین محصول وغیرہ ذمہ خریدار ہے

جلد اوّل مین آفرینش عالم و آدم سے حضرت موسی علیہ السلام کے پیشتر تک کے انبیا اور اونکے معاصر عرب و عجم کی قومون اور بادشاہون کا حال مندرج ہے۔ ۲۵۱ صفحہ قیمت فی جلد عہ

جلد دوم مین حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لیکر اکثر انبیا اور سلاطین بنی اسرائیل کا بیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات تک کا اور نیز شاہان ایران۔ توران مین مصر بابل مین یونان اور اقوام عرب کا درج ہے ۲۶۱ صفحہ قیمت فی جلد عہ

جلد سوم مین حضرت عیسیٰ کے بعد کے بزرگان دین اور بقیہ بادشاہان روم و فارس اور اقوام عرب کے عراق مین آباد ہونے اور حیرہ کی سلطنت کا اور نیز امراے عرب اور قوم قریش کی قوت کا اور نیز ولادت باسعادت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال قلمبند کیا گیا ہے۔ ۲۹۱ صفحہ قیمت فی جلد عہ **جلد چہارم** مین اہل عرب کی اون لڑائیوں کا بیان کیا گیا ہے جو اونکے درمیان ایام جاہلیت مین ہوئی ہین۔ اور جس سے عرب کی قدیمی حالت دکھائی دیتی ہے۔ اسمین عربی کے کثرت سے اشعار مع ترجمہ لکھے گئے ہین ۲۷۱ صفحہ قیمت فی جلد عہ **جلد پنجم** مین بھی ایام عرب کی لڑائیان اور اونکے اشعار مع ترجمہ ہین۔ اور ایک شجرہ انساب بھی دیا گیا ہے جس سے عرب کے قبائل کے انساب معلوم ہوتے ہین۔ یہ جلد عنقریب تیار ہو جائیگی **جلد ششم** مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آبا و اجداد کرام کا اور بعثت نبوت اور شاعت اسلام کا اور نیز ۵ ہجری تک کے غزوات سید انام کا حال تحریر کیا گیا ہے ۲۷۶ صفحہ قیمت فی جلد عہ **جلد ہفتم** مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بقیہ غزوات کا بیان وفات سید کائنات تک مندرج ہے قیمت فی جلد عہ **جلد ہشتم** مین حضرت ابوبکر الصدیق کی خلافت بابرکت اور مرتدین عرب کے قلع و قمع اور ابتدائی فتوحات اسلامیہ کا ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ ہجری یعنی روز وفات حضرت ابوبکر تک بیان ہے صفحہ قیمت فی جلد ایک روپیہ

المشتہر عبد الغفور خان رامپوری باغ محی الدین بادشاہ حیدرآباد دکن

فہرست مضامین تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

تاریخ کامل مصنفہ علامہ ابن الاثیر الجزری

جلد ہفتم

سنہ ۵ھ

۱ رسول اللہ کا بی بی زینب سے زید کے طلاق دینے کے بعد نکاح کرنا۔

اس سنہ ۵ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا تھا جو رسول اللہ کی پھوپی کی بیٹی تہین۔ زینب کے شوہر رسول اللہ کے مولی زید بن حارثہ تھے۔ اور اونہین زید بن محمد بھی کہا کرتے تھے رسول اللہ صلعم ایک روز زید بن حارثہ کے پاس گئے۔ دروازہ پر ململ کا پردہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا چل رہی تھی کہ مین پردہ اوپر کو اٹھہ گیا۔ اور آپ کی نظر زینب پر جا پڑی۔ زینب اوسوقت ننگی تہین۔ رسول اللہ اون (کے حسن) کو دیکھکر تعجب مین رہ گئے۔ اور زید زینب سے کراہت کرنے لگے۔ اور پہر اون سے قربت نکر سکے۔ اور رسول اللہ صلعم کے پاس آکر اون سے اپنا حال بیان کیا۔ اور کہا مین جانتا ہون کہ آپ کا کچھہ زینب کی طرف خیال ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا نہین واللہ مجھے کچھہ خیال نہین ہے۔ پہر رسول اللہ نے اون سے کہا کہ

تم اپنی بی بی کو اپنے پاس رکہو۔ اور خدا سے ڈرو۔ مگر زید نے نہ مانا۔ اور اونہیں طلاق دیدی۔
اور اونکے ایام عدت گزر گئے۔ پہر رسول اللہ صلعم پر وحی نازل ہوئی۔ اور آپ نے فرمایا کون شخص
ہے جو زینب کو جاکر یہ بشارت دے کہ اللہ تعالیٰ نے اونہیں میرے نکاح مین دیا ہے۔
اور پہر آپ نے یہ آیت پڑہکر سب لوگون کو سنائی وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ
وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ
لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَ
كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ مَا كَانَ عَلَى النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ
اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۝ الَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ
رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَیَخْشَوْنَهٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ۝ مَا كَانَ
مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ
شَیْءٍ عَلِیْمًا (اے پیغمبر اوس بات کو یاد کرو۔ کہ تم اوس شخص کو (یعنی زید بن حارثہ کو) سمجہاتے
تہے جس پر اللہ نے (اوسے مسلمان کرکے) اپنا احسان کیا اور تم بہی اوس پر احسان کرتے
رہے۔ کہ اپنی بی بی زینب کو اپنی زوجیت مین رہنے دے۔ اور اللہ سے ڈر۔ اور اوس
بات کو (کہ زید اونسے طلاق دیدے تو مین اوس سے نکاح کرون) دل مین چہپاتے تہے۔
جس کو آخرکار اللہ ظاہر کرنے والا تہا۔ اور تم اِس معاملہ مین لوگون سے ڈرتے تہے۔ اور خدا اسکا
زیادہ حقدار ہے کہ تم اوس سے ڈرو۔ پہر جب زید اوس عورت سے بے تعلق کرچکا (یعنی
طلاق دیدی اور عدت کی مدت پوری ہوگئی) تو ہم نے تمہارے ساتہہ اوس عورت کا نکاح
کردیا۔ تاکہ تمام مسلمانون کے لیے لاگ جب اپنی بیبیون سے بے تعلق ہوجائین تو مسلمانون

سکے لئے اون عورتون سے نکاح کر لینے مین کوئی حرج نہ رہے - اور خدا کا حکم تو ہو ہی کر رہتا ہے اللہ نے پیغمبر کے لئے جو بات ٹھیرا دی ہو اوس کے کرنے مین پیغمبر کے لئے کچھ مضایقہ کی بات نہین ہے جو پیغمبر پہلے ہو چکے ہین اون مین بھی یہی عادت رہی ہے (کہ اون پر خدا نے نکاح کے بارہ مین تنگی نہین کی) اور خدا کے جتنے کام ہین ایک امر تقدیری ہین - جو روز ازل سے ٹھیر سے ہوے ہین - وہ اگلے پیغمبر اس صفت کے تھے کہ خدا کے پیغام لوگون کو پہونچاتے اور خوف خدا رکھتے تھے اور خدا کے سوا کسی سے نہین ڈرتے تھے (تو اے پیغمبر تم کیون ڈرو) اور حساب اعمال کے لئے اللہ بس ہے - (وہ سب سمجھ لیگا - لوگو) محمد تمہارے مردون مین سے کسی کے باپ نہین ہین (تو زید کے کیون ہون) وہ تو اللہ کے رسول ہین (اور خطون کی مہرون کی طرح) سب پیغمبرون کے آخر مین ہین - بھی اللہ تمام چیزون کے حال سے واقف ہے -)

اسی وجہ سے بی بی زینب رسول اللہ صلعم کی دوسری بیبیون پر فخر کیا کرتی تھین - اور کہتی تھین کہ تمہین تمہارے گھر والون نے نکاح مین دیا ہے - اور مجھے اللہ تعالی نے آسمان سے آپ کے نکاح مین دیا ہے - [۹۱]

۲ غزوہ دومۃ الجندل اور عیینہ سے مصالحت اور سعد کی ماں کا انتقال | اسی سال کے ربیع الاول مہینے مین دومۃ الجندل کا غزوہ ہوا ہے - اوسکا سبب یہ ہوا تھا کہ رسول اللہ صلعم نے سنا تھا کہ وہان مشرکین کے کچھ لوگ جمع ہوے ہین - آپ اون پر چڑھ کر گئے - مگر وہان لڑائی نہین ہوئی - مدینہ پر آپ اس وقت سباع بن عرفطہ الغفاری کو خلیفہ کر کے گئے تھے - اور اس غزوہ مین مسلمانون کو اونٹ اور غنیمت لوٹ مین ملی تھی -

سعد بن عبادہ کی ماں اسی وقت مری تھی - جب کہ سعد رسول اللہ کے پاس اس غزوہ مین تھے

اسی سنہ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے عیینۃ بن حصین الفزاری سے مصالحت کر لی تھی۔

غزوہ الخندق جسے غزوہ الاحزاب بھی کہتے ہین

۳ بنی النضیر کا قریش اور غطفان کو رسول اللہ پر چڑہا کر لانا

یہ غزوہ شوال سنہ ہجری مین ہوا ہے۔ اس کا سبب یہ ہوا تہا کہ بنی النضیر کے کچہہ یہودیون نے جن مین سلّام بن ابی الحقیق و حیی بن اخطب و کنانۃ الربیع بن ابی الحقیق وغیرہ بھی تہے رسول اللہ صلعم کے برخلاف احزاب اور گروہون کو جمع کیا تہا۔ یہ لوگ پہلے قریش کے پاس مکہ مین آئے۔ اور اونہین رسول اللہ صلعم کی لڑائی کے لئے برانگیختہ کیا۔ اور کہا کہ ہم تمہارے ساتہہ ہین جب تک کہ محمد کا استیصال نہ ہو جائے ہم تمہین نہین چہوڑین گے۔ اونہون نے کہا بہت اچہا۔ پہر وہ غطفان کے پاس گئے۔ اور اونہین بھی رسول اللہ کی لڑائی کے لئے اوبہارا۔ اور اون سے کہا کہ قریش بھی اس باب مین اونکے ساتہہ ہین۔ وہ بھی راضی ہو گئے۔

پہر قریش نکلے۔ اون کا قائد اور سپہ سالار ابو سفیان بن حرب تہا اور غطفان بھی نکلے۔ اون کا سردار عیینۃ بن الحصن بنی فزارہ پر اور حارث بن عوف بن ابی حارثۃ المری مرہ پر اور مسعود بن رخیلۃ الاشجعی اشجع پر تہا۔

۴ رسول اللہ کا سلمان فارسی کے اشارہ سے مدینہ کے گرد خندق کا کہودنا اور سلطنت فارس و روم وغیرہ کے فتح کی بشارت مسلمانون کو اور منافقین کے نفاق کا ذکر۔

جب رسول اللہ صلعم نے یہ حال سنا تو آپ نے مدینہ کے گرد خندق کہودنے کا حکم دیا۔ یہ رائے سلمان الفارسی نے دی تہی۔ اور یہ پہلا ہی موقع تہا کہ سلمان فارسی رسول اللہ صلعم کے ساتہہ کسی موقع مین شریک ہوا تہا۔ اس وقت وہ حر تہا۔ اس خندق کے کہودنے مین ثواب کیلئے اور نیز اس غرض سے کہ مسلمانونکو اسکے کہودنے کی ترغیب ہو رسول اللہ خود بھی شریک ہوئے

اِسوقت منافقین کچھہ لوگ رسول اللہ صلعم کے علم کے بغیر چپ چپ کر یہان سی بہاگ جی گئی تہے جسپر آیت نازل ہوئی اِنّما
المؤمنون الّذین اٰمنوا باللہ ورسولہٖ ۔ واذا کانوا معہ علیٰ امرٍ جامعٍ لّم
یذھبوا حتّی یستاذنوہُ ۔ انّ الّذین یستاذنونک اولٰئک الذین یومنون
باللہ ورسولہ فاذا استاذنوک لبعض شأنھم فاذن لّمن شئت منھم واستغفر لھم
اللہ ۔ انّ اللہ غفورٌ رّحیمٌ ۔ لا تجعلوا دعاء الرّسول بینکم کدعاء بعضکم بعضاً ۔
قد یعلم اللہ الّذین یتسلّلون منکم لواذاً ۔ فلیحذر الّذین یخالفون عن امرہٖ اَن
تصیبھم فتنۃٌ اَو یصیبھم عذابٌ الیمٌ (سچے مسلمان تو وہی ہین جو اللہ اور اوسکے
رسول پر ایمان لاتے ہین۔ اور جب کسی ایسی بات کے لئے جسمین لوگون کے جمع ہونے
کی ضرورت ہو پیغمبر کے پاس ہوتے ہین تو جب تک پیغمبر سے اجازت نہ لیین اوس کے
پاس سے اُٹھہ کر دوسری جگہہ نہین جاتے ۔ اے پیغمبر جو لوگ ایسے مواقع مین تم سے
اجازت لے لیتے ہین حقیقت مین وہ ہی لوگ ہین جو سچے دل سے اللہ اور اُسکے
رسول پر ایمان لائے ہین ۔ تو جب یہ لوگ اپنے کسی ضروری کام کے لئے تم سے جانے
کی اجازت طلب کیا کرین تو تم ان مین سے جس کو مناسب سمجھہ کر چاہو چلے جانے کی
اجازت دیدیا کرو ۔ اور خدا کی جناب مین اونکی مغفرت کے لئے دعا بھی کرو ۔ بیشک اللہ
بخشنے والا مہربان ہے مسلمانو جب پیغمبر تم مین کسی کو بلائین تو اونکے بلانے کو آپسمین
معمولی بلانا نہ سمجھو جیسا تم مین ایک کو ایک بلایا کرتا ہے اللہ اون لوگون کو خوب جانتا ہے
جو تم مین سے چپ کر پیغمبر کے پاس سے بے اجازت سٹک جاتے ہین ۔ تو جو لوگ
رسول اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہین اونکو اس بات سے ڈرنا چاہیئے کہ کہین اونپر کوئی
آفت نہ آپڑے یا اون پر کوئی اور عذاب دردناک نہ آنازل ہو ۔ اور جب مسلمانون کو کوئی

ضرورت ہوتی کہ اوسکو بغیر کئے چارہ نہ ہوتا تو وہ رسول اللہ صلعم سے اذن حاصل کرتے اور اپنا کام جاکر کرآتے تہے۔ اور پہر رسول اللہ پاس آکر حاضر ہوتے تہے چنانچہ اس باب مین بہی اللہ تعالی کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی۔ انما المومنون الذین امنوا باللہ ورسولہ (جو اوپر مع ترجمہ لکہدی گئی)

اور رسول اللہ نے خندق کو مسلمانون کے درمیان تقسیم کیا تہا۔ جب سلمان کے حصہ کی نوبت آئی تو مہاجرین اونہین اپنے ساتہ شریک کرتے تہے اور انصار اپنے ساتہ لیتے تہے اور کہتے تہے کہ وہ اونہین سے ہین۔ اس پر (دلدہی کے لئے) رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ سلمان ہم مین سے اور ہمارے اہل بیت مین سے ہے۔ رسول اللہ نے یہ قاعدہ مقرر کیا تہا۔ کہ ہر دس آدمیون مین چالیس گز خندق کہودنے کے لئے دی تہی۔ اس لئے سلمان حذیفہ نعمان بن مقرن عمرو بن عوف اور چہہ انصار ایک ہی جگہ کام کرتے تہے۔ اتفاقاً وہان ایک چٹان نکل آئی۔ کہ جس سے کدال ٹوٹ گیا اونہون نے نبی صلعم سے یہ حال بیان کیا۔ آپ وہان خندق مین اُترے۔ اور آپ کے ساتہ سلمان بہی اُترا پہر آپ نے کدال لیا اور ایسی زور سے چٹان پر مارا کہ اوسے توڑ دیا۔ اور اوسمین سے ایک بجلی چمکی کہ جس سے مدینہ کے دونو لابہ دکہائی دے گئے (لابہ سنگستانی زمین کو کہتے ہین۔ اور مدینہ کے پاس یہ دو قطعہ مشہور ہین) یہ دیکہکر رسول اللہ صلعم نے اور جو مسلمان حاضر تہے اونہون نے تکبیر کہی۔ پہر دوسری مرتبہ جب کدال مارا تو وہی ایسی ہی بجلی چمکی۔ اور ایسے ہی تیسری دفعہ بہی چمکی۔ پہر جب پتہر ٹوٹ گیا تو رسول اللہ صلعم اوپر نکل آئے۔ سلمان نے رسول اللہ سے پوچہا کہ آپ نے اس بجلی مین کیا دیکہا۔ فرمایا کہ مجہے اس کی پہلی روشنی مین حیرہ اور قصور کسری دکہائی دیے۔ اور جبریل نے مجہہ سے کہا کہ میری امت اُس پر قبضہ کرے گی

اور دوسری چمک مین مجھے شام اور روم کے سرخ قصور دکھائی دیے۔ اور جبریل نے کہا کہ یہ بھی آپ کی امت کو ملین گے۔ اور تیسری چمک مین صنعا کے قصور نظر آئے۔ اور جبریل نے کہا کہ یہ آپ کی امت کو دیے جائین گے۔ تم سب لوگ خوش ہو جاؤ۔ اس سے سلمان خوش ہو گئے مگر منافقین کہنے لگے لوگو تمہین محمد کے ان جھوٹے وعدون سے تعجب نہین آتا۔ وہ تم سے کہتا ہے کہ یثرب مین بیٹھے بیٹھے وہ حیرہ اور مدائن کسریٰ کو دیکھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ تم اونہین فتح کروگے۔ حالانکہ تم کو اتنی بھی طاقت نہین ہے کہ تم مدینہ سے نکل کر میدان مین دشمنون کا سامنا کرو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا وَیَسْتَاْذِنُ فَرِیْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِیَّ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۝ وَمَا هِیَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۝ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَیْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا یَسِیْرًا ۝ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا یُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۝ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ۝ قُلْ لَّنْ یَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۝ وَلَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۝ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِیْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَیْنَا ۝ وَلَا یَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ اَشِحَّةً عَلَیْكُمْ ۝ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ كَالَّذِیْ یُغْشٰی عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَی الْخَیْرِ اُولٰٓئِكَ لَمْ یُؤْمِنُوْا ۝ فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ

وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۔ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْۤا اِلَّا قَلِيْلًا ۠ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ؕ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ؗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ؕ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۙ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۚ (اور جب کہ منافق اور وہ لوگ جن کے دل مین شک کی بیماری تہی کہنے لگے کہ خدا اور اوس کے رسول نے جو ہم سے وعدہ کیا تہا وہ بالکل دہوکا ہی دہوکا تہا - اور جب اون مین سے ایک گروہ نے کہا کہ مدینہ کے لوگو تم سے اس جگہ دشمن کے مقابلہ مین نہین ٹہیرا جاوے گا - تو بہتر ہے کہ لوٹ چلو - اور اون مین سے لگے کچھ لوگ پیغمبر سے اجازت مانگنے اور کہنے کہ ہمارے گہر غیر محفوظ ہین - حالانکہ وہ غیر محفوظ نہین - بلکہ اون کا ارادہ تو صرف بہاگنے کا ہی ہے - اور اگر ایسے ہی لشکر مدینہ کے اطراف وجوانب سے ان پر آگہسین اور اون سے فساد برپا کرنے کو کہا جاوے تو بے تامل فساد برپا کر دین - اور اپنے گہرون مین کچہ یون ہی سا توقف کرین تو کرین حالانکہ یہی لوگ اس سے پہلے خدا سے عہد کر چکے تہے - کہ ہم دشمن کے مقابلہ مین پیٹہ نہ پہیرین گے - اور ان لوگون نے جو خدا کے ساتہ عہد کیا تہا اوس کی تو ان سے باز پرس ہو کر ہی رہے گی -

اے پیغمبر تم اون لوگون سے کہو اگر تم موت یا قتل کے خوف سے بہاگتے ہو تو یہ بہاگنا
تم کو ہرگز کچہہ فائدہ نہ دے گا - اور اگر بہاگ کر بچ بہی گئے - تو بس یہی تاکہ دنیا مین چند روز
اور رہ لوگے - اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ اگر خدا تمہارے ساتہہ برائی کرنی چاہے تو
کون ایسا ہے جو تم کو اوس سے بچا سکے - یا تم پر اپنا فضل کرنا چاہے تو کون ایسا ہے جو
اوسے روک سکتا ہے - اور خدا کے سوا نہ تو کسی کو اپنا حمایتی ہی پائینگے اور نہ کسی کو اپنا
مددگار ہی پائین گے مسلما تو خدا تم مین سے اون منافقون کو خوب جانتا ہے - جو دوسرون
کو لڑائی مین شریک ہونے سے روکتے اور اپنے بہائی بندون سے کہتے ہین - کہ لڑائی
سے الگ ہو کر ہمارے پاس چلے آؤ - اور وہ خود بہی تمہارے ساتہہ بخیلی رکہتے ہین جنگ
مین حاضر نہین ہوتے - مگر تہوڑی دیر کے لئے - تو اے پیغمبر جب کوئی خوف کا موقع پیش
آتا ہے تو اونکو دیکہتے ہو کہ تم کو دیکہتے ہین - اون کی آنکہین ہین کہ چارون طرف گہومی چلی
جاتی ہین - جیسے کسی پر سکرات موت کی بیہوشی طاری ہو - پہر جب خوف دور ہو جاتا ہے
اور مسلمانون کی فتح ہو جاتی ہے تو مال غنیمت پر گرے پڑتے ہین اور دلخراش باتین کرکے
تم پر طعنہ مارتے ہین - یہ لوگ شروع سے ایمان لائے ہی نہین - تو اللہ نے جو کچہہ عمل انہون
نے کئے بہی تہے اونہین اکارت کر دیا - اور اللہ کے نزدیک یہ ایک آسان بات ہے -
یا وجود دیکہ محاصرہ کرنے والے لشکر محاصرہ اٹہا کر چل بہی دیئے ہین مگر یہ ابہی تک یہی خیال کر رہے
ہین کہ یہ لشکر ابہی نہین گئے - اور اگر دشمنون کے لشکر پہر آموجود ہون تو یہ چاہین گے کہ کسی طرف
دیہات مین نکل جائین اور بیٹہے بیٹہے تمہارے حالات دریافت کرتے رہین - اور اگر کسی مجبوریلا
سے اون کو تم مین رہنا پڑے تو دشمنون سے نہ لڑین مگر تہوڑی دیر کیلئے مسلمانون تمہارے لئے اور خاصکر
اون کے لئے جو اللہ اور آخرت کے عذاب سے ڈرتے اور کثرت سے یاد الہی کیا کرتے تہے -

پیروی کرنے کو رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود تھا۔ اور جب سچے مسلمانون نے دشمنون کے گروہون کو دیکھا تو بول اوٹھے یہ تو وہی موقع ہے۔ جو خدا اور اوس کے رسول نے ہمین پہلے سے بتا رکھا تھا اور اللہ اور اوس کے رسول نے سچ فرمایا تھا۔ اور اوس موقع کے پیش آنے سے لوگون کا ایمان اور شیوۂ فرمان برداری اور بھی زیادہ ہوگیا ان ہی مسلمانون مین کچھہ تو ایسے ہین کہ خدا کے ساتھہ جو اونہون نے عہد کیا تھا اوس مین سچے اترے سو بعض تو اون مین ایسے تھے کہ اپنی منت پوری کر گئے یعنی شہید ہوگئے۔ اور بعض ان مین ایسے ہین جو شہادت کے منتظر ہین۔ اور اونہون نے اپنی بات مین ذرا سا بھی ردو بدل نہین کیا الغرض یہ لڑائی اس لئے پیش آئی کہ خدا سچے مسلمانون کو اونکے سچ کا عوض دے۔ اور منافقون کو چاہے سزا دے اور چاہے اونہین توبہ کی توفیق دے۔ اور وہ توبہ کرین اور خدا اونکی توبہ قبول کرے۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور خدا نے اپنی قدرت سے کافرون کو مدینہ سے ہٹا دیا۔ اور وہ اپنے غصہ مین بھرے ہوئے ہٹ گئے۔ اور اون کو اس مہم سے کچھہ بھی فائدہ نہ پہونچا۔ اور خدا نے اپنی مدد سے مسلمانون کو لڑنے کی نوبت نہ آنے دی اور اللہ زبردست اور غالب ہے۔

۵ قریش وغیرہ کا اور مسلمانون کا مورچہ باندھ کر مقابلہ پر پڑنا غرض قریش آئے۔ اور آکر رومہ کے مقام مین جہان سیل کا پانی اکٹھا ہوا کرتا ہے فروکش ہوئے۔ اور جرف اور زغابہ کے درمیان اترے اون کی کل تعداد دس ہزار تھی۔ ان مین قریش کے سوا احابیش اور اون کے توابع کنانہ اور تہامہ بھی تھے۔ اور غطفان بھی آئے تھے اور اپنے توابع کو بھی لائے تھے۔ اور وہ کوہ احد کے بازو مین اترے تھے۔

اس واسطے رسول اللہ اور مسلمان بھی مدینہ سے نکلے۔ اور اپنی پشت کوہ سلع کی طرف کرکے

زدوکش ہوے۔ مسلمانون کی تعداد اِس وقت تین ہزار تھی۔ اور رسول اللہ نے بچون اور عورتون کو گڑھیون مین چھپا دیا تھا۔

حیی کا کعب بن اسد کو بہکا کر رسول اللہ کے برخلاف کر لینا

اور حُیَیّ بن اخطب اپنے مقام سے نکلا اور کعب بن اسد قریظہ کے سید کے پاس آیا۔ اور کعب نے اپنی قوم کی طرف سے رسول اللہ صلعم سے مصالحت کر لی تھی اِس واسطے اوس نے اپنے قلعہ کا دروازہ نہین کھولا۔ اور حیی کو اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دی۔ اور اوس سے کہا کہ تو بڑا منحوس و شوم شخص ہے مین نے محمدؐ سے معاہدہ کر لیا ہے۔ اور اوس نے مجھ سے کسی طرح خلاف عہد کوئی کام نہین کیا ہے۔ جو مین اوس سے معاہدہ توڑون۔ حیی نے کہا مین تیرے پاس ایسے کام کے لئے آیا ہون کہ جس سے تجھے دنیا کی عزت حاصل ہو گی۔ اور ایسے لوگون کو لایا ہون کہ جو مُتَلَاطِم سمندر کی طرح صاحب قدرت و شوکت ہین۔ مین قریش کو اوس کے سپہ سالارون اور سردارون سمیت اور غطفان کو اوس کے سپہ سالارون سمیت لیکر آیا ہون۔ اونہون نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک محمدؐ اور اوس کے اصحاب کو بیخ و بنیاد سے اکھیڑ کر نہ پھینکدین گے تب تک وہ نہین ہٹین گے۔ کعب نے اِسکے جواب مین کہا تو ایسے کام کے لئے آیا ہے کہ جس سے دنیا بھر مین ذلت ہوگی۔ اور ایسے خشک ابر کو لایا ہے جسمین پانی نہین وہ گرجتا ہی ہے اور اوسمین بجلی بھی چمکتی ہے مگر اِسکے سوا اوسمین اور کچھ نہین ہے۔ مجھے تو چھوڑ اور یہان سے چلا جا۔ مگر حیی اوسکے پیچھے لگا ہی رہا۔ اور بہکاتے بہکاتے اوسے ایسا بہکا لیا کہ آخر کار وہ نبی صلعم سے غدر کرنے اور عہد توڑنے پر راضی ہو گیا۔ اور اوس نے عہد توڑ دیا۔ اور حیی نے اوس سے یہ عہد کر لیا۔ کہ اگر قریش اور غطفان محمد کا کام تمام کئے بغیر چلے جائین گے تو مین تیرے حصن مین آرہون گا۔ پھر جو کچھ تجھ پر گزرے گی وہی مجھ پر بھی گزرے گی۔

رسول اللہ کا غطفان کو مدینہ کی پیداوار دیکر لوٹانے کا ارادہ اور سعد بن معاذ کا اس سے منع کرنا

اس سے مسلمانون پر بڑی بلا نازل ہوئی - اور انہین نہایت خوف ہوگیا اور دشمن نے انہین چارون طرف آگے پیچھے سے دبا لیا - اور بعض منافقین جو اب تک چھپ کر نفاق کرتے تھے ظاہرمین باتین بنانے لگے - اسی لئے رسول اللہ صلعم اور مشرکین بیس روز سے زیادہ کوئی ایک مہینے کے قریب تک ایک دوسرے کے سامنے پڑے رہے - اور بجز دور کی تیراندازی کے اور کوئی لڑائی نہ ہوئی - جب مسلمانون پر نہایت سختی ہوئی تو رسول اللہ نے عُیَینَۃ بن الحصن اور حارث بن عوف المری کے پاس جو غطفان کے قائد تھے آدمی بھیجا - اور کہا کہ ہم تم کو مدینہ کی ایک ثلث پیداوار دیتے ہین بشرطیکہ تم اپنے ہمراہیون کو لیکر لوٹ جاؤ - اور ہم سے کچھہ پرخاش نہ کرو - اونہون نے اس امر کو قبول کرلیا -

پھر رسول اللہ صلعم نے سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کو مشورہ کے لئے بلایا - اونہون نے پوچھا یارسول اللہ - یہ راے جو ہے یہ آپ کی مرضی کے موافق ہے یا خدا تعالی کے یہان سے ایسا ہی حکم آیا ہے - یا آپ یہ اس لئے کرتے ہین کہ ہمارا اسمین کچھہ فائدہ ہے - رسول اللہ نے کہا یہ میری راے ہے - مین دیکھتا ہون کہ تمام عرب قوس واحد کی طرح سے تمہارے مقابلہ مین تیراندازی کے لئے کھڑے ہوگئے ہین - مین چاہتا ہون کہ اس طرح اونکی قوت وشوکت کو توڑ ڈالون سعد بن معاذ نے کہا کہ جب ہم اور وہ مشرک تھے تو اوسوقت بھی ان لوگون کو کبھی اتنا حوصلہ نہ ہوا - کہ ہمارے یہان کا ایک پھل بھی سواے ضیافت اور فروخت کے اونھون نے لیا ہو - پھر اب جب کہ اللہ تعالی نے ہمین اسلام کی شرافت وکرامت بخشی ہے کیا ہو اچھی کہ ہم اونکو اپنا مال دیدین - ہماری تلوار ہی اور وہ ہین پھر آگے اللہ تعالی ہمارے اور اونکے درمیان جو چاہے کرے اوسے اختیار ہے - اس واسطے رسول اللہ صلعم نے اس خیال کو چھوڑ دیا -

۸ قریش کے سواروں کا حملہ اور مسلمانوں کا اونکو ہٹا دینا

پہر کچہہ سواران قریش جن مین عمرو بن عبدود من بنی عامر بن لوی اور عکرمتہ بن ابی جہل او رہبیرہ بن ابی وہب اور نوفل بن عبد اللہ اور ضرار بن الخطاب الفہری بہی تہے اپنے گہوڑون پر سوار ہوکر لشکر سے نکلے اور بنی کنانہ پر ہوتے ہوئے چلے۔ اور اون سے کہا لڑائی کے لیے تیار ہو جاؤ۔ تم آج دیکہہ لوگے کہ کون بڑا دلاور ہے

عمرو بن عبدود بدر مین کافرون کی طرف سے لڑائی مین آیا تہا۔ اور خوب لڑا تہا۔ اور کثرت جراحت کی وجہ سے جنگ احد مین نہین شامل ہو سکا تہا۔ لیکن اب اس وقت جنگ خندق مین موجود تہا۔ اور ایک علامت اپنے اوپر لگالی تہی۔ کہ جس سے اوس کا مکان معلوم ہو جائے۔

غرض وہ اور اوس کے ساتہی آئے اور آگے بڑہ کر خندق پر پہونچے۔ اور پہر ایک تنگ مقام کی طرف بڑہ کر اوسمین کود پڑے اور جہان کچہہ چٹیل زمین تہی وہان اونکے گہوڑے خندق اور سلع پہاڑ کے درمیان بڑہ آئے۔ اودہر سے علی بن ابی طالب کچہہ مسلمانون کو لیکر نکلے۔ اور سرحد کی حفاظت کے واسطے جا ڈٹے۔

عمرو نے اپنے اوپر ایک علامت لگالی تہی۔ علی نے اوس سے کہا کہ عمرو تو نے یہ عہد کر لیا ہے کہ اگر قریش کا آدمی تجہہ سے دو باتون کی درخواست کرے تو تو اون مین سے ایک ضرور قبول کرے گا۔ عمرو نے کہا ہان۔ علی نے کہا۔ تو مین تجہہ سے یہ درخواست کرتا ہون کہ تو مسلمان ہو جا اور اللہ کی طرف رجوع کر۔ اوس نے کہا مجہے اس کی تو حاجت نہین۔ علی نے کہا تو پہا دوسری بات یہ ہے کہ ہم تم لڑین۔ کہا مین یہ نہین چاہتا کہ تجہے مار ڈالون۔ علی نے کہا مین تو یہ چاہتا ہون کہ تجہے مار ڈالون۔ اس سے عمرو گرم ہو گیا۔ اور اپنے گہوڑے سے اوتر پڑا اور اوسکی کونچین کاٹ دین۔ پہر علی کی طرف آیا۔ اور دونو پیچ ہونے لگے۔

حضرت علیؑ نے اوسے مار ڈالا- اور اونکے گھوڑے بہاگ گئے- عمرو کے ساتھ دو اور آدمی
بہی مارے گئے- ایک کو تو علی نے ہی قتل کیا تہا- اور ایک کے تیر لگا تہا جس سے
وہ مکہ مین جاکر مر گیا-

۹ سعد بن معاذ کی ایک تیر سے رگ ہفت اندام کٹ جانا | اور سعد بن معاذ کے ایک تیر آکر لگا- کہ جس سے
اونکے ہاتہہ کی رگ ہفت اندام کٹ گئی یہ تیر حبان بن قیس بن العرقہ بن عبد مناف نے
جو بنی ہصیص بن عامر بن لوی مین سے تہا مارا تہا- عرقہ اوس کی مان کا لقب ہے عرقہ
اوسے اِس لئے کہتے تہے کہ اوسکے عرق اور پسینہ مین خوشبو آتی تہی - اور اوسکا نام قلابتہ
بنت سعید بن سہم تہا - اور یہ بی بی خدیجہ کی دادی اور اونکے باپ کی مان تہی جو حبان
کے باپ کا دادا تہا- جب اوس نے سعد کے تیر مارا تو کہا- یہ لے مین ابن العرقہ ہون- نبی
صلعم نے کہا اللہ تعالیٰ آتش دوزخ مین تیرے منہ کو پسینے پسینے کرے کسی کی رگ
ہفت اندام جب کٹ جاتی ہے تو مر ہی جاتا ہے- اِس لئے سعد نے کہا- اے اللہ
اگر قریش کی لڑائی ابہی اور باقی ہو تو تو اوسکے لئے مجہے زندہ رکہہ- کیونکہ مجہے تمام لوگون کی
بہ نسبت اون سے لڑنا زیادہ مرغوب ہے جنہون نے تیرے نبی کو ستایا اور جہٹلایا ہے
اور اگر اون کی اور ہماری لڑائی اسی وقت ختم ہو جاتی ہے تو تو مجہے ابہی اِس زخم سے شہادت دیدے
مگر مجہے اوس وقت تک زندہ رکہہ- کہ بنی قریظہ کی طرف سے میرا دل ٹہنڈا ہو جاے- یہ لوگ
ایام جاہلیت مین سعد کے حلفا اور موالی تہے- بعض کہتے ہین کہ جس نے سعد کے تیر مارا تہا اوسکا نام
ابو اسامتہ الجشمی حلیف بنی مخزوم تہا جب سعد نے یہ دعا مانگی تو اونکا خون تہم گیا- اور رگ مین سے
خون نکلنا بند ہو گیا-

۱۰ صفیہ کا یہودی کو قتل کرنا اور حسان کی نامردی | بی بی صفیہ نبی صلعم کی پہوپی حسان بن ثابت کے حصن

قارع مین تہین - اور حسان بہی وہان عورتون مین ہی ستھے کیونکہ وہ بڑے جبان اور نامرد تھے صفیہ کہتی ہین - کہ وہان ایک یہودی ہماری طرف آیا - مین نے حسان سے کہا یہ یہودی ہمین دیکہتا پہرتا ہے - مجہے خوف ہے کہ کہین وہ ہمارے بہید نہ تاڑ جائے - تو جا اور اوسے مار ڈال - حسان نے کہا مین اس کام کا آدمی نہین ہون - صفیہ کہتی ہین اس پر مین نے خود ایک لکڑی لی - اور اوس یہودی کی طرف جا کر اوسے مار ڈالا - پہر مین لوٹ کر آئی - اور حسان سے کہا جا اس کے کپڑے اوتار لے - یہ مرد ہے مین اس کے کپڑے شرم کی وجہ سے نہین اوتار سکتی ہون حسان بولے کہ مجہے تو اس کے کپڑون کی کچہ حاجت نہین ہے -

۱۱ نعیم کا مسلمان ہو کر بنی قریظہ قریش اور غطفان مین پہوٹ ڈالنا پہر نعیم بن مسعود الاشجعی نبی صلعم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ مین مسلمان ہو گیا ہون اور میری قوم کو یہ بات معلوم نہین ہے - جو آپ حکم دین وہ مین بدل وجان بجا لاؤن - رسول اللہ نے اوس سے کہا تو اکیلا شخص ہے اور تجہ سے کیا ہو سکتا ہے - اگر تجہ سے ہو سکے تو اون مین جا کر پہوٹ ڈالدے - کیونکہ الحرب خدعۃ کی مثال بہت صحیح ہے اس لئے وہ نکلا اور بنی قریظہ کے پاس گیا - جاہلیت کے زمانہ مین وہ اون مین بہت اوٹہتا بیٹہتا تہا - اون سے کہا کہ تم مجہے جانتے ہو مین تمہارا ایک دوست اور ہوا خواہ ہون - اونہون نے کہا بے شک ہم نے تیری کوئی بات بیجا نہین دیکہی نعیم نے کہا تم نے قریش اور غطفان کو محمد کی لڑائی مین مددی ہے - وہ لوگ تو تمہاری طرح نہین ہین - یہ ملک تمہارا ملک ہے اسی جگہ تمہارے اموال اور بچے اور عورتین ہین - یہان سے تم کہین دوسری جگہ نہین جا سکتے ہو - اور قریش اور غطفان کا یہ حال ہے کہ اگر اونہون نے دیکہا کہ موقع ہے اور غنیمت مل سکتی ہے تو تو وہ آکر ہاتہ مارین گے اور اگر دیکہین گے کہ موقع

نہین ہے تو اپنے ملک کو چلتے بنینگے - اور یہ تمہین اور محمد کو چھوڑ جائینگے - جس کے مقابلہ کی تم مین طاقت ذرا بہی نہین ہے اس لئے تم کو چاہئیے کہ جب تک تم اونکے اشراف مین سے کچھ آدمی بطور رہن کے نہ لے لو ہرگز قتال مت کرو اور انہین رہن مین اوسوقت تک رکہو کہ محمد سے لڑائی ختم نہ ہو جاسے - بنی قریظہ نے کہا بات تو تو نے بہت ہی اچہی کہی ہے ایسا ہی ہمین کرنا چاہئیے -

پہر نعیم وہان سے نکلا اور قریش کے پاس آیا - اور ابوسفیان اور اوسکے ہمراہیون سے کہا - تم یہ تو خوب جانتے ہو کہ مین تمہارا دوست ہون - اور یہ بہی جانتے ہو کہ محمد سے مجھے کچھ تعلق نہین ہے - مین نے سنا ہے کہ قریظہ جو تم سے مل گئے تہے اونہین اپنے اس ملجانے سے ندامت ہوی ہے - اور محمدؐ کو رضامند کرنے کے لئے اونہون نے اوس سے ٹہیرایا ہے کہ ہم قریش اور غطفان کے اشراف پکڑ کر تجھے دے دیتے ہین تو اون کی گردن مار دے اور ہم سے مصالحت کر لے اسکے بعد جو دشمن باقی رہ جائینگے اونکی لڑائی کے لئے ہم تیرے ساتھ ہو جائینگے - اور اسے محمد نے بہی قبول کر لیا ہے - اس لئے آپ کو چاہئیے کہ اگر وہ آپ لوگون سے کچھ سردار رہن کے طور پر مانگین تو آپ اون کو ایک شخص بہی نہ دین -

پہر وہ غطفان کے پاس آیا اور اون سے کہا تم میرے اہل و میرے عشیرہ والے ہو اور پہر جو باتین قریش سے کہی تہین وہ سب اون سے بہی کہین - اور اونہین بہی بنی قریظہ سے ڈرا دیا -

پہر جب شوال کے مہینے مین سبت کی رات آئی - تو رسول اللہ کے لئے خدا کی قدرت کا	۲	بنی قریظہ کا قریش اور غطفان سے رہن طلب کرنا اور اونمین نااتفاقی اور ناامیدی سے اونکی پریشانی -

یہ کرشمہ ہوا۔ کہ ابوسفیان اور سرداران غطفان نے قریظہ کے پاس قریش اور غطفان کے کچھہ آدمی و دیگر عکرمۃ بن ابی جہل کو بہیجا۔ اور کہا۔ کہ ہم لوگ تو یہان کے رہنے والے ہین ہی نہین۔ ہمارے گھوڑے اور اونٹ ہلاک ہو چلے۔ آپ لوگ قتال کے لئے تیار ہو جائیے بنی قریظہ نے اِسکے جواب مین کہا۔ کہ آج تو سبت کا دن ہے ہم کچھہ آج نہین کر سکتے سواے اِسکے ہم اوسوقت تک آپ کے ہمراہ ہو کر نہین لڑ سکتے جب تک کہ آپ لوگ کچھہ آدمیون کو ہمارے پاس بطور رہن کے نہ بہیج دین۔ کیونکہ ہمین اندیشہ ہے کہ تم لوگ اپنے اپنے بلاد کو چلے جاؤ گے اور ہمین اور اس شخص کو چہوڑ جاؤ گے۔ ہم اوسی کے ملک مین رہتے ہین۔ او محمد یہان کا مالک ہے۔ جب قاصدون نے یہ بات اون سے جا کر کہی تو قریش اور غطفان نے کہا واللہ نعیم بن مسعود سچ کہتا تہا۔ اِس لئے اونہون نے جواب دیا۔ کہ ہم تو ایک آدمی بہی تم کو نہین دین گے۔ قریظہ نے یہ سنکر کہا جو بات نعیم بن مسعود نے کہی تہی وہ بالکل سچ معلوم ہوتی ہے۔ اِس سے دشمنون مین اللہ نے پہوٹ ڈالدی اور اونکے دل مین فرق آگیا۔

اسی مین اللہ تعالیٰ نے اون پر ایک ایسی آندہی بہیجی۔ جسنے جاڑے کی سخت ٹھنڈی راتون مین چولہون پر سے اونکی ہانڈیان گرادین۔ اور اونکے خیمہ اکہیڑ ڈالے۔ اور اونہین بالکل گہبرا دیا۔

۴۴ | قریش اور غطفان کی واپسی اور حذیفہ کا اونکی خبر لانا

جب نبی صلعم کو معلوم ہوا۔ کہ مشرکین مین اختلاف پڑ گیا تو آپ نے حذیفہ بن الیمان کو رات کے وقت بلایا۔ اور کہا کہ دشمن کے لشکر مین جا۔ اور دیکھہ کہ اونکے کیا ارادے ہین۔ مگر کچھہ اور حرکت وہان نہ کرنا اور سیدہا میرے پاس چلے آنا۔ حذیفہ کہتا ہے۔ کہ مین گیا اور جا کر اون مین داخل ہو گیا۔ وہان آندہی چل رہی تہی اور اللہ کا غیبی لشکر اون کا کام تمام کیے دیتا تہا۔ نہ تو کوئی ہانڈی اپنی جگہ پر رہتی تہی اور نہ کوئی ڈیرا ہی کہڑا

رہ سکتا تھا اور نہ آگ ہی جل سکتی تھی۔

یہ حالت دیکھکر ابوسفیان کھڑا ہوا۔ اور بولا یا معشر قریش تمہیں چاہیئے کہ ہر شخص تم مین سے اپنے جلیس کا ہاتھہ پکڑ لے۔ حذیفہ کہتا ہے کہ مین نے اوس شخص کا ہاتھہ پکڑا جو میرے برابر تھا۔ اور مین نے اوس سے کہا تو کون ہے کہا مین فلان شخص ہون۔ پھر ابوسفیان نے کہا دیکھو ہمارے اونٹ گھوڑے ہلاک ہو گئے۔ اور قریظہ نے ہم سے اختلاف کیا ہے۔ اور یہ جو آندہی چل رہی ہے تم دیکھتے ہو کیسی تکلیف دے رہی ہے۔ اس لئے سب کو چاہیئے کہ یہان سے کوچ کر چلو اور مین بھی کوچ کرتا ہون۔ پھر اپنے اونٹ کی طرف گیا۔ جس کے ڈھنگنا دلا ہوا تھا۔ اور اوس پر سوار ہوا۔ اور اوسے مارا جس سے اونٹ اٹھا۔ اور تین پیر دن سے کودنے لگا۔ اس وقت اگر رسول اللہ صلعم کے فرمان کا خلاف نہوتا کہ مین وہان کوئی حرکت نکرون تو مین ابوسفیان کو قتل کر دیتا۔

پھر حذیفہ کہتا ہے کہ مین لوٹ آیا۔ نبی صلعم اس وقت نماز پڑہ رہے تھے۔ اور اپنی کسی بی بی کی چادر اوڑہے ہوے تھے مجھے آپ نے اپنے سامنے کر لیا۔ اور اپنی چادر کا ایک کونا مجہ کو اوڑھا لیا۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو مین نے سارا حال عرض کیا۔

اسکے بعد جب غطفان نے سنا کہ قریش چلدیئے تو وہ بھی اپنے ملک کو لوٹ گئے جب یہ لوگ چلے گئے تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا اب ہم اونپر چڑھائی کرینگے اور وہ کبھی ہم پر آیندہ چڑہ کر نہ آئینگے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ اور اللہ تعالی نے مکہ فتح کرا دیا۔

غزوہ بنی قُرَیظہ

سنہ ۵ رسول اللہ کا بنی قریظہ پر حصار	جب یہ رات گزر گئی اور صبح ہوئی تو رسول اللہ صلعم مدینہ کو لوٹ گئے

اور مسلمانون نے ہتیار کہول ڈالے - اور سعد بن معاذ کے لئے مسجد مین ایک قبہ استادہ کیا گیا - تاکہ وہ وہان مسجد سے جلد لوٹ آیا کرے - جب ظہر کا وقت ہوا تو جبرئیل نبی صلعم کے پاس آئے - اور کہا آپ نے کیا ہتیار رکہدیے - کہا ہان جبرئیل نے کہا - فرشتون نے تو ہتیار ابہی نہین رکہے - اللہ تعالی نے حکم دیا ہے - کہ آپ بنی قریظہ کی طرف جائین - اور مین بہی اونکی طرف جاتا ہون - اسواسطے رسول اللہ نے ایک منادی کو حکم دیا - اور اوس نے ندا کی کہ جو لوگ سامع اور مطیع ہین او نہین چاہیئے کہ عصر کی نماز بنی قریظہ مین چلکر پڑہین - اور علی کو رایت دیکر آگے آگے روانہ کردیا - اور پیچہے سے اور لوگ بہی اون سے ملنا شروع ہوگئے - اور رسول اللہ صلعم قریظہ کے پاس جا کر اترے - وہان لوگ عشاء اخیرہ کے بعد تک آتے اور عصر کی نماز پڑہتے رہے - اور رسول اللہ صلعم نے اس پر کوئی اعتراض نہین کیا - پہر رسول اللہ بنی قریظہ پر ایک مہینے تک یا پچیس روز تک حصار کیے پڑے رہے -

۱۵ بنی قریظہ کا ابو لبابہ سے مشورہ اور اپنے آپ کو رسول اللہ کے حوالہ کرنا

جب اون پر حصار کی بہت سختی ہوئی - تو اونہون نے رسول اللہ کے پاس آدمی بہیجا - کہ ہمارے پاس ابو لبابہ بن عبد المنذر کو جو بنی اوس مین کا ایک انصاری تہا بہیج دیجئے ہم اوس سے مشورہ کرینگے رسول اللہ نے اوسے بہیجدیا - جب اونہون نے اوسے دیکہا - تو اوسکے مرد اوسکے پاس آئے - اور عورتین اور بچے اوسے دیکہ کر رو دئے - اس سے ابو لبابہ کو اون پر ترس آگیا - اونہون نے اوس سے پوچہا کہ کیا ہم اپنے آپ کو رسول اللہ کے حوالہ کردین - اوس نے کہا ہان حوالہ کردو - اور اپنے حلق کی طرف ہاتہ سے اشارہ کیا - کہ ذبح کئے جاؤ گے -

ابو لبابہ کہتا ہے - کہ مین نے کہنے کو تو کہدیا کہ ذبح کئے جاؤ گے - مگر میری قوم وہان سے ہٹی بہی نہین تہی کہ مجہے معلوم ہوگیا - مین نے اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتہ

خیانت کی ہے۔ پہر مین نے دل مین کہا کہ جس جگہ مین نے اللہ تعالیٰ کے ساتھہ عصیان
کیا ہے وہان ہرگز کہڑا رہنا نہ چاہیئے۔ اِس لئے وہان سے چلدیا (اور رسول اللہ کے
پاس شرم کی وجہ سے نہ آیا) مُنہ اُٹھائے آگے چلا گیا۔ اور جاکر مسجد نبوی مین ایک
ستون سے اپنے آپ کو باندہ دیا اور کہا جب تک خدا تعالیٰ میری خطا معاف نکرے
اوسوقت تک مین یہان سے کہین نہ جاؤنگا۔ اِس سے اللہ تعالیٰ نے اوسکی خطا معاف کی
اور رسول اللہ صلعم نے اوسے چہوڑ دیا۔

پہر بنی قریظہ رسول اللہ کے حکم سے اپنے قلعون سے اُتر آئے۔ اور مسلمانون کی قید
مین آگئے۔

۶ | قریظہ کی نسبت سعد کو حکم بنانا اور اونکا اونکی نسبت قتل کا فتویٰ دینا

تب بنی اَوس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ان ہمارے موالی کی نسبت وہی عمل کیجیے جو آپ نے
خزرج کے موالی بنی قینقاع کے ساتھہ کیا تہا اور جسکا ذکر اوپر آچکا ہے۔ رسول اللہ نے
فرمایا کیا آپ لوگ اِس بات پر راضی نہین ہین۔ کہ جو سعد بن معاذ اِس بات مین فیصلہ کرے
وہ کیا جائے۔ اونہون نے کہا کہ ہان ہم اوسکے فیصلہ پر راضی ہین۔ پہر سعد کی قوم کے لوگ
اونکے پاس آئے اور چونکہ زخمون سے اونکی حالت بڑی ابتر ہو رہی تہی اِس لئے
اونہین ایک گدہے پر سوار کرایا اور لیکر رسول اللہ صلعم کے پاس آئے۔ اور راستہ مین یہ لوگ
اون سے کہتے جاتے تہے۔ کہ تو اپنے موالی کے ساتھہ احسان کر جب انہون نے
بہت کہا۔ تو اونہون نے کہا کہ اب یہ وہ وقت ہے کہ اس وقت سعد اللہ کے کام مین کسی
لائم کی ملامت کا اندیشہ نہین کرے گا اِس سے بہت لوگون کو معلوم ہوگیا کہ وہ اونہین
قتل کرائینگے

جب سعد رسول اللہ کے پاس آئے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے سید کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ راوی کو شبہہ ہے سید کے بجاے خیر کا لفظ آپ نے فرمایا تھا۔ اس لئے سب لوگ اونکی تعظیم کو کھڑے ہو گئے۔ اور اونہین گدہے پر سے اُتارا۔ اور بولے اے ابو عمرو اپنے موالی پر احسان کر۔ رسول اللہ صلعم نے تجھے اس فیصلہ مین حکم مقرر کیا ہے سعد نے اون سے پوچھا۔ کیا آپ لوگ سچے دل سے مجھے اس معاملہ مین حکم بناتے ہین اور اللہ تعالیٰ کی قسم کہا کر یہ عہد کرتے ہین کہ مین کہون گا اوسے آپ لوگ مانین گے۔ سب نے کہا ہان ہم مانین گے۔ پہر اونھون نے دوسری طرف منہ پہیرا جدہر رسول اللہ صلعم تھے اور اجلالاً رسول اللہ صلعم سے نظر کترا کر کہا۔ کیا اودہر والے لوگ بہی یہی عہد کرتے ہین سب نے کہا ہان اور رسول اللہ صلعم نے بہی فرمایا ہان۔

تب سعد نے کہا تو مین حکم دیتا ہون۔ کہ آپ ان مین سے لڑائی لڑنے والون کو تو قتل کر دیجیے۔ اور بچون اور عورتون کو لونڈی غلام بنا لیجیے۔ اور اونکے اموال تقسیم کر دیجیے رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ جو حکم سات آسمانون کے اوپر سے آیا ہے تو نے بہی اوسی کے موافق فیصلہ کیا۔ اور یہی ٹہیک ہے۔

بنی قریظہ کا قتل اور مال غنیمت کی تقسیم پہر بنی قریظہ کو لیکر بنت الحارث کے گہر مین جو بنی النجار کی ایک عورت تھی محبوس کر دیا گیا۔ پہر رسول اللہ صلعم مکان سے نکلکر مدینہ کے بازار مین آئے۔ اور وہان خندقین کہدوائین۔ پہر اون کو بنت الحارث کے گہر سے نکلوا نکلوا کر اون خندقون مین اون کی گردنین مروا دین۔ انہین لوگون مین جن کی گردنین ماری گئین حیی بن اخطب اور کعب بن اسد یہود کے سردار بہی تھے۔ اور اون سب کی جن کی گردنین ماری گئین چھ سو یا سات سو تعداد تھی اور بعض کہتے ہین کہ سات سو اور آٹھ سو کے درمیان

اونکی تعداد تہی ۔

حیی بن اخطب جب مشکین بندہا ہوا آیا۔ اور اوس نے نبی صلعم کو دیکہا تو بولا۔ کہ مین نے جو تیرے ساتہہ عداوت کی اس سے مین اپنے آپ کو ملامت نہین کرتا۔ مگر جسے اللہ چہوڑدے اوسکا ساتہی کون ہے۔ پہر لوگون سے کہا اللہ کے حکم سے کچہہ چارہ نہین ہے۔ بنی اسرائیل کی قسمت مین تو ایسے ہی معاملات قدرت نے بہت لکہہ دیئے ہین۔ پہر اوسکو بٹہاکر گردن مار دی گئی۔

اون مین سے کوئی عورت قتل نہین کی گئی۔ صرف ایک عورت کسی حادثہ سے مرگئی اور ایک اور عورت ارقہ بنت عارضہ اونہین سے قتل ہوئی۔ اور ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسید بن عبید مسلمان ہوگئے۔

پہر رسول اللہ صلعم نے اونکے مال تقسیم کئے۔ سوار کو تین حصّے دیئے۔ گہوڑے کے دو حصّے اور سوار کا ایک حصّہ۔ اور پیادون کو جن کے پاس گہوڑے نہ تہے ایک ایک حصّہ دیا۔ اسوقت سوار کل چہتیس ۳۶ تہے۔

اور اوس مین سے رسول اللہ نے خمس نکالا۔ یہ پہلا ہی موقع تہا کہ مال غنیمت مین دو دو حصّے ملے۔ اور خمس نکالا گیا۔

۱۸ ریحانہ کا انتخاب اور سعد بن معاذ کی موت ان میودیون کی عورتون مین سے رسول اللہ صلعم نے ریحانہ بنت عمرو بن خنافہ کو اپنے واسطے پسند فرمایا۔ اور چاہا کہ اوس سے نکاح کرلین۔ مگر اوس نے کہا کہ مجھے اپنے ملک مین الگ ہی رہنے دیجئے یہ میرے لئے اور آپکے لئے بہتر ہے۔

جب یہ قریظہ کا معاملہ ہوچکا۔ تو سعد بن معاذ کا زخم پہوٹ گیا۔ اور اون کی دعا مقبول ہوئی

(یعنی اون کا انتقال ہوگیا) وہ ابہی تک اسپنے اوسی خیمہ مین ستہے جو مسجد مین اونکے لئے نصب کیا گیا تہا۔ اس زخم کی تکلیف کا حال سنکر رسول اللہ صلعم اور ابوبکر اور عمر اون کے پاس آئے۔ بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین نے ابوبکر اور عمر کی اسپنے حجرہ سے آواز سنی کہ وہ اون پر روتے تہے۔ لیکن نبی صلعم کا یہ حال تہا۔ کہ آپ کسی پر کبہی نہین روتے تہے۔ اگر آپ کو بڑا ہی صدمہ ہوتا تو آپ اپنی ڈاڑہی پکڑ لیا کرتے تہے۔

قریظہ کی فتح ذی القعدہ اور شروع ذی الحجہ مین ہوی تہی۔ اور خندق کی لڑائی مین چہ مسلمان اور قریظہ کے واقعہ مین تین مسلمان مارے گئے تہے۔

سنہ ۶ ہجری

غزوہ بنی لحیان

۱۹ رسول اللہ کا بنی لحیان پر جانا اور عسفان مین پہونچکر مکہ والون کو دہمکی دینا

اِس سال کے مہینے جمادی الاولے مین رسول اللہ صلعم بنی لحیان کی طرف روانہ ہوے تاکہ اصحاب رجیع خبیب بن عدی اور اوس کے ہمراہیون کا اون سے انتقام لین۔ مگر ظاہر مین یہ مشہور کیا کہ آپ شام کو جاتے ہین۔ تاکہ دشمنون پر بے خبری مین جا پڑین۔ غرض چلتے چلتے غران مین پہونچے جہان بنی لحیان کے مساکن تہے۔ یہ مقام امج اور عسفان کے بیچ مین ہے۔ لیکن وہان معلوم ہوا۔ کہ اون لوگون کو آپ کے آنے کی خبر لگ گئی۔ اور وہ بہاگ کر پہاڑون کی چوٹیون پر جا چہپے۔

جب رسول اللہ کو یہ لوگ نہ ملے۔ تو آپ نے دوسو شتر سوار لئے۔ اور مکہ والون کی

تخویف کے واسطے عسفان مین جاکر اُترے اور اپنے اصحاب مین سے دو سوارون (حضرت ابوبکر اور ایک اور شخص) کو بھیجا یہ دونون شخص کراع الغمیم تک پہونچے۔ اور پھر رسول اللہ صلعم مدینہ کو واپس چلے آئے۔

غزوہ ذی قرد

۲۰ بنی فزارہ کا رسول اللہ کے اونٹ لوٹنا اور سلمہ کا اون کے تعاقب مین جانا۔

پھر رسول اللہ صلعم مدینہ واپس تشریف لائے۔ مگر کچھ بہت روز نہین ہوئے تھے۔ کہ عیینہ بن حصن الفزاری نے غطفان کے کچھ سوار لئے۔ اور نبی صلعم کے شیر دار اونٹ آکر پکڑ لے چلا۔ جب یہ لوگ اونٹ لے چلے تو سب سے اوّل اونہین سلمہ بن الاکوع الاسلمی نے دیکھا۔ اسطرح پر ابوجعفر نے ابن اسحٰق سے غزوہ بنی لحیان کے بعد اس غزوہ کا ذکر کیا ہے۔ مگر صحیح روایت سلمہ سے اس طرح پر آئی ہے۔ کہ جب رسول اللہ صلعم واقعہ حدیبیہ سے لوٹ کر آگئے ہین تو اوسوقت یہ واقعہ ہوا ہے۔ اِن دونون واقعات مین بڑا تفاوت ہے۔

سلمہ بن الاکوع کہتا ہے کہ جب ہم صلح حدیبیہ سے نبی صلعم کے ساتھ مدینہ کو آئے۔ تو رسول اللہ صلعم نے مجھے اپنے غلام رباح کے ساتھ اپنی سواری کے اونٹ لیکے کو بھیجا مین طلحہ بن عبید اللہ کے گھوڑے پر رباح کے ساتھ روانہ ہوا۔ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمٰن بن عیینہ بن حصن الفزاری آیا۔ اور رسول اللہ کی سواری کے اونٹ سب کے سب غنیمت مین لیکر چلدیا۔ اور رسول اللہ کے راعی کو قتل کر ڈالا۔ مین نے رباح سے کہا کہ یہ گھوڑا لے اور اوسے جاکر طلحہ کو دیدے اور رسول اللہ صلعم کو اطلاع کردے۔ کہ مشرکین نے آپکے اونٹ لوٹ لئے۔

پھر وہ کہتا ہے۔ کہ مین ایک پہاڑی پر چڑھا۔ اور وہان سے تین مرتبہ چلا کر کہا۔ یا صباحاہ۔ پھر مین

اون لوگون کے پیچھے چلا اور تیر مارنا شروع کئے اور یہ رجز پڑھنے لگا ۔

خذها وانا ابن الاکوع	والیوم یوم الرضع
یہ تیر ہے۔ اور میرا نام یاد رکھو مین ابن الاکوع ہون	اور آج کا دن دودھ پینے والون کا دن ہے

وہ کہتا ہے کہ مین برابر تیر مارتا اور اونکو لنگڑا کرتا چلا جاتا تھا۔ اور جب کبھی کوئی سوار میری طرف آتا۔ تو مین کسی درخت کی جڑ کے اوٹ مین ہوجاتا۔ اور وہان سے تیر مار کر اوسے لنگڑا کر دیتا تھا۔ اور جب وہ پہاڑ کی تنگ گھاٹیون مین جاتے تو مین اونکے اوپر سے پتھر پھینکتا تھا۔ آخرکار جتنے رسول اللہ کی سواری کے اونٹ تھے اون سب کو کھید کھید کر مین نے اپنے پیچھے کرلیا۔ اور اب وہ لوگ اور مین رہ گیا ۔ اونہون نے کوئی تیس نیزہ اور چادرون سے زیادہ پھینکدین کہ ہلکے ہوجائین ۔ مگر میرا یہ حال تھا کہ جب کوئی چیز اونکی مجھے ملتی تو مین اسپر ایک علامت کردیتا۔ کہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب اوسے پہچان جائین ۔

۲۱ اخرم کا عبدالرحمن کے ہاتھ سے قتل ہونا ابوقتادہ کا عبدالرحمن کے برچھا مارنا اور نبی صلعم کا ذی قرد پر پہونچنا

رفتہ رفتہ وہ لوگ ایک ٹیلے کے پاس ایک تنگ مقام مین پہونچے وہان عیینۃ بن حصن بن خدیفہ بن بدر اون کی مدد کو آگیا۔ اور وہ سب بیٹھکر دوپہر کا کھانا کھانے لگے۔ جب عیینۃ نے مجھ کو دیکھا تو لوگون سے پوچھا۔ یہ کون ہے ۔ بولے کہ اس شخص نے ہم کو بڑا تنگ کیا ہے ۔ جتنے اونٹ تھے اسنے ہم سے واپس لے لئے ۔

مین ابھی اسی جگہ پر تھا۔ کہ مین نے رسول اللہ کے سوارون کو آتے دیکھا ۔ کہ وہ درختون کے بیچ مین دور سے دکھائی دیئے ان مین سے سب سے اوّل اخرم الاسدی تھا جسکا نام محرز بن نضلہ تھا اور اسد بن خزیمہ کے بطن سے تھا۔ اور اخرم کے پیچھے ابوقتادہ اور اوسکے پیچھے مقداد بن الاسود الکندی تھا۔ جب اخرم میرے پاس کو آیا تو مین نے اوسکے گھوڑے کی لگام پکڑلی۔ اور کہا کہ

ان لوگون کے پاس نہ جا - نہ معلوم رسول اللہ صلعم اور اصحاب رسول اللہ کب آئین اور اوسوقت تک یہ لوگ تجھے کہین کاٹ کر نہ پہینکدین - اخرم نے کہا سلمہ اگر تو اللہ تعالی پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو میرے اور شہادت کے درمیان حائل نہو - سلمہ کہتا ہے کہ اوس نے جب یہ لفظ کہا تو مین نے اوسے چھوڑ دیا - اور وہ عبدالرحمن بن عیینہ سے جا بھڑا اور اوس کے گھوڑے کی کوچین کاٹ دین - مگر عبدالرحمن نے اوسکے ایک برچھا مارا اور اوسے مار ڈالا - اور اخرم کے گھوڑے پر سوار ہوگیا - اسی مین ابوقتادہ رسول اللہ صلعم کا سوار اوسکے پاس جا پہونچا - اور عبدالرحمن کے جاکر ایک نیزہ مارا اس سے وہ لوگ بہاگ نکلے -

سلمہ کہتا ہے کہ جس نے محمد صلعم کو اکرام دیا ہے - اوسی کی مجھے قسم ہے کہ مین برابر اپنے پانون سے دوڑتا چلا جاتا تہا - اور اوسکا پیچھا نہین چھوڑتا تہا یہانتک کہ چلتے چلتے مین اتنا نکل گیا کہ اصحاب محمد صلعم کا میرے پیچھے کوئی نشان نہ رہا - اور اونکا غبار بہی دکھائی دینا موقوف ہوگیا - یہان پرینی فزارہ غروب آفتاب کے قریب ایک غار کی طرف کو پہرے جسمین پانی تہا - اور جسے ذوقرد کہتے تہے تاکہ وہان جاکر وہ پانی پئین - اور جو مدت سے پیاسے ہورہے تہے اپنی پیاس بجہائین - مگر یہان بہی اونہون نے مجھے دیکہا کہ مین اونکی تعاقب مین چلا جاتا ہون - وہان سے بہی مین نے اونہین ہٹادیا اور ایک قطرہ پانی کا اونہین نہ چکہنے دیا -

سلمہ کہتا ہے کہ وہ لوگ بیت ذی ابہر مین پہونچ کر بہت تہک گئے سبب مین اونکے تیر مارتا تہا تو اون کے شانون کی ہڈیون مین لگتا تہا اور مین کہتا تہا ؎

خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ ۔۔۔ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

اور اونہون نے ایک ٹیلہ پر دو گہوڑے چھوڑ دیئے (تاکہ سلمہ اونکے لالچ مین آکر ہمارا پیچھا چھوڑ دے) مین نے اونکو پکڑ لیا اور نبی صلعم کے پاس لے آیا - اسوقت مجھے راستہ مین میرا چچا عامر ملا جو ایک

سطیحہ (تھیلے) مین دودہ کی لسی اور ایک سطیحہ مین کچھہ پانی لئے آرہا تھا۔ مین نے اوس پانی سے وضو کیا اور نماز پڑہی اور لسی پی لی۔ پہر مین نبی صلعم کے پاس چلا۔ آپ اوس چشمہ پر آکر مقیم ہوگئے تھے جہان سے مین نے بنی فزارہ کو نکالا تھا اور جسکا نام ذی قرد تھا۔

۲۲ رسول اللہ کا ذی قرد سے واپس ہونا اور سلمہ کی دوڑ۔

جسب مین رسول اللہ کے پاس پہونچا تو دیکھتا کیا ہون۔ کہ مین نے دشمن سے جو اونٹ چھڑاے تھے اور جو نیزہ اور چادرین دشمنون نے پھینکی تہین وہ سب رسول اللہ نے لے لی ہین۔ اور بلال نے اون اونٹون مین سے ایک اونٹنی ذبح کی ہے اور وہ اوسے بہون رہے ہین۔ مین نے رسول اللہ سے عرض کیا۔ کہ رسول اللہ مجھے سو آدمی منتخب کر لینے دیجئے۔ اور دشمنون کے پیچھے جانے دیجئے۔ مین اونہین سب کو خاک مین ملا دیتا ہون۔ رسول اللہ صلعم یہ سنکر مسکراے اور فرمایا کہ وہ لوگ اب غطفان کی مہمانیان کہا رہے ہین۔ (یعنی اب امن کی جگہ پہونچ گئے ہین وہان نہ جانا چاہئیے)۔

پہر ایک غطفان کا آدمی آیا۔ اور کہنے لگا کہ فلان شخص نے اونکے لئے اونٹ ذبح کیا تہا۔ اور لوگ ابہی اونٹ کو ذبح کرکے کہال ہی اوتار رہے تہے کہ دور سے غبار اوٹہتا ہوا دکھائی دیا۔ غبار کو دیکھکر وہ یکایک بول اوٹہے۔ کہ محمد آپہونچا اور نکلکر بہاگ گئے۔

جب رات گزر گیئی اور صبح ہوئی تو رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ اِس موقع پر ابو قتادہ ہمارے اچہے سوارون مین اور سلمہ بن الاکوع ہمارے اچہے پیادون مین نکلے۔ پہر مجہے رسول اللہ نے دو حصّے دیے ایک سوار کا حصّہ اور ایک پیادہ کا حصّہ اور پہر جب واپس چلے تو خاص اپنے اونٹ پر مجہے ردیف کر لیا۔ آپ عضبا اونٹنی پر سوار تہے۔

جب ہم راستہ مین لوٹے مدینہ کو جارہے تہے تو مین نے ایک انصاری کو دیکھا کہ بہت ہی

تیز دوڑتا تہا۔ اور کوئی بہی اوس سے آگے نہ چل سکتا تہا۔ اور کہتا جاتا تہا بہلا کوئی ایسا ہے جو میرے ساتہہ دوڑے۔ جب کئی مرتبہ اوس نے کہا تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مجہے اذن دین تو مین اسکے ساتہہ دوڑون۔ فرمایا اچہا اگر تیری مرضی ہے تو دوڑ۔ سلمہ کہتا ہے کہ مین اونٹ پر سے اُتر پڑا۔ اور دوڑا اور کوئی ایک دو کوس اوسکے پیچہے لگا چلا گیا۔ پہر کچہہ دم لیا۔ پہر اوسکے پیچہے دوڑا اور ایک دو کوس اور چلا گیا۔ پہر مین نے اپنی رفتار اور تیز کردی اور جا کر اوسے پکڑ لیا۔ اور اوسکے شانون پر ہپہا مار کر کہا کہ تجہہ سے مین نکل گیا۔ اوس نے کہا میرا بہی یہی خیال ہے۔ پہر مین اوس سے آگے مدینہ جا پہونچا۔ وہان ہم تین ہی دن ٹہیرے اور پہر خیبر کو کوچ کر دیا۔

اِس غزوہ مین یا خیل اللہ ارکبی (اے خدا کے سوارو سوار ہو جاؤ) پکارا گیا تہا۔ اِس سے پہلے ایسی منادی نہین ہوا کرتی تہی۔

خزاعہ کے بنی المصطلق کا غزوہ

۴۳ - رسول اللہ کا بنی المصطلق پر جانا اور ہشام کا عبادہ کے ہاتہہ سے دہوکے سے قتل۔

اس غزوہ کا ذکر مین نے غزوہ ذی قرد کے بعد کیا ہے مگر یہ سنہ ۶ ہجری کے ماہ شعبان مین ہوا ہے۔

رسول اللہ صلعم نے سنا تہا۔ کہ بنی المصطلق جمع ہوئے ہین۔ اور آپ کے برخلاف کچہہ کارروائی کرنا چاہتے ہین۔ اِن کا سردار حارث بن ابی ضرار تہا۔ جو رسول اللہ کی بی بی جویریہ کا باپ تہا۔

غرض جب آپ نے سنا تو آپ بہی اونکی طرف نکل کر روانہ ہوئے۔ اور ایک چشمہ پر جسکا نام مریسیع تہا اور قدید کی طرف واقع تہا فریقین کا مقابلہ ہوا۔ وہان دونون مین لڑائی ہوئی۔ اور مشرکین

شکست کہا کہا کر بہاگ گئے اور اونکے کچھہ لوگ مارے گئے مسلمانون مین صرف ایک شخص
مارا گیا - جو بنی لیث بن بکر سے تہا اور جسکا نام ہشام بن صبابہ تہا اور مقیس بن صبابہ کا بہائی تہا
اوسے ایک انصاری نے عبادہ بن الصامت کے آدمیون مین سے مار دیا تہا - وہ سمجہا تہا کہ
یہ دشمن کا آدمی ہے - یہ قتل صرف دہوکے سے ہوگیا تہا -

۲۴ رسول اللہ کا نکاح جویریہ بنت الحارث سے رسول اللہ صلعم کو اس وقت سبایا بہت ملے تہے۔
اور اونہین آپ نے مسلمانون مین تقسیم کر دیا تہا - انہین مین جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار بہی
تہی - اور ثابت بن قیس بن شماس کے یا اوسکے ابن عم کے حصّہ مین آئی تہی - اوسکے
حصّہ وارسے اور اوس سے مکاتبت پر تصفیہ ہوگیا - اِس سے وہ رسول اللہ صلعم کے
پاس آئی - اور اپنی کتابت ادا کرنے کے لئے آپ سے مدد چاہی - آپ نے فرمایا کہ مین تجھے
ایک بات اِس سے بہی بہتر بتاؤن اگر تو اوسے قبول کرے تو بہت ہی اچہا ہے - اوسنے
عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ مین تیری کتابت دیئے دیتا ہون اور تجہ سے
نکاح کئے لیتا ہون - کہا اچہا یا رسول اللہ آپ نے ایسا ہی کیا - جب لوگون نے سنا کہ
آپ نے جویریہ بنت الحارث سے نکاح کر لیا - تو اونہون نے جو اسیر حصّہ مین پائے تہے
اونہین آزاد کر دیا - کہ یہ لوگ رسول اللہ کے سسرالی ہین انہین لونڈی غلام بنانا نہ چاہیے -
اِس طرح بنی المصطلق کے کوئی سو آدمی آزاد ہوگئے - اور جویریہ اپنی قوم کے واسطے نہایت
ہی برکت کا باعث ہوئی - کہ کوئی عورت ایسی نہ ہوئی ہوگی -

۲۵ چہاہ اوسنان کے جھگڑے پر انصار اور مہاجرین کی تکرار اور عبداللہ بن ابی کا مہاجرین کے برخلاف کلمات کہنا اور رسول اللہ کی دانائی

ابہی لوگ اِسی چشمہ پر ہی ٹہیرے ہوئے تہے -
اور لوگ جا جا کر اون سے پانی لاتے تہے - کہ اسی
مین ایک نیا واقعہ اُٹھہ کہڑا ہوا حضرت عمر بن الخطاب

کا ایک نوکر تہا جو بنی غفار مین سے تہا اوسکا نام جہجاہ تہا - اور ایک شخص سنان الجہنی تہا جو خزرج
کے بطن بنی عوف کا حلیف تہا - ان دونون آدمیون مین پانی پر کچہہ تکرار ہوئی - اور قتال کی نوبت پہونچ
گئی - جہنی نے پکارا یا معشر الانصار اور جہجاہ نے آواز دی یا معشر المہاجرین اس سے
عبد اللہ بن ابی بن سلول کو غصہ آیا - اوسکے پاس اس وقت اوسکی قوم کے کچہہ آدمی تہے اور ان
مین زید بن ارقم ایک کم عمر لڑکا بہی تہا - عبد اللہ نے کہا کہ کیا یہان تک نوبت پہونچ گئی - ہمارے
ہی ملک مین وہ ہمپر زور جتانے لگے - واللہ جب ہم مدینہ جائینگے - تو جو کوئی عزیز و غالب
ہوگا تو وہ ذلیل کو نکال باہر کرے گا - پہر اپنی قوم کی طرف متوجہ ہوا - اور اون سے کہنے لگا کہ
یہ تمہارا ہی اپنا قصور ہے - تم نے ہی اونہین اپنے ملک مین ٹہیرایا - اور اپنے اموال مین
اونہین اپنا شریک بنایا - اگر اب بہی جو کچہہ تمہارے ہاتہون مین ہے روک لو تو اونہین کسی اور
ملک مین جانا پڑے گا - زید نے یہ سب باتین سنین اور نبی صلعم کے پاس آیا اور سب حال
بیان کردیا - یہ اوسوقت کا ذکر ہے کہ رسول اللہ اس غزوہ سے فارغ ہو چکے تہے -

اوسوقت حضرت عمر بن الخطاب آپ کے پاس موجود تہے - اونہون نے عرض کیا -
یا رسول اللہ عباد بن بشر کو حکم دیجیے کہ وہ جا کر عبد اللہ کو قتل کردے - آپ نے فرمایا یہ کیونکر مناسب
ہوسکتا ہے - لوگ کہین گے کہ محمد اپنے ہی اصحاب کو مارڈالتا ہے - مگر اسوقت کوچ
کی منادی کردینا چاہیئے - چنانچہ آپ اوسی وقت چلدیئے - حالانکہ وہ وقت کوچ کا نہ تہا -
اس سے یہ غرض تہی - کہ اس بحث کو فریقین ترک کردین - اور اپنے کوچ مین مصروف ہوجائین

اس وقت اسید بن حضیر رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - اور سلام علیکم کرکے عرض کیا
یا رسول اللہ آپ نے ایسے وقت کوچ کیا ہے کہ پہلے کبہی ایسے وقت نہین کیا کرتے
تہے - آپ نے فرمایا کیا تو نے وہ بات نہین سنی جو عبد اللہ بن ابی نے کہی ہے - اسید نے کہا وہ کیا

ہے۔ کہا وہ کہتا ہے۔ کہ جب وہ مدینہ جائیگا تو جو عزیز اور غالب ہوگا وہ ذلیل اور مغلوب کو وہان
سے نکال باہر کرے گا۔ اسید نے کہا تو آپ واللہ اوسے نکال باہر کرینگے۔ کیونکہ آپ
عزیز اور وہ ذلیل ہے۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ آپ اوسکے ساتھ نرمی کیجیے۔ اللہ تعالے
نے آپ پر احسان کیا ہے۔ عبد اللہ کی قوم والے موتیون کو پروتے تھے کہ اوسکے لئے
تاج بنا دین۔ وہ دیکھتا ہے کہ آپ نے اوسکا ملک چھین لیا ہے۔

جب عبداللہ بن ابی نے سنا کہ جو کچھ اوسنے کہا تھا اوسکا سب حال زید نے جا کر
رسول اللہ سے کہدیا۔ تو وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور قسم کھائی کہ جو کچھ زید نے کہا وہ
مین نے نہین کہا تھا۔ اور اِس قسم کا ایک لفظ بھی مین نے مُنہ سے نہین نکالا تھا۔ عبداللہ
اپنی قوم کا ایک شریف آدمی تھا۔ اِس سے اور لوگ اُس کی سفارش مین کہنے لگے۔ یا
رسول اللہ اِس لڑکے نے غلطی کی ہوگی۔ پھر اِس باب مین اللہ تعالیٰ کے بیان سے یہ
آیت نازل ہوئی وَاِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُولُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُولُهُ ط وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ اتَّخَذُوا اَيْمَانَهُمْ
جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ط اِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ط وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ
تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ط وَاِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ط كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ
يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ط هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ط قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى
يُؤْفَكُونَ ط وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ
وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ط سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ
لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ط لَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ط

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ط
وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ط
يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ط وَ
لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط اے پیغمبر
جب تمہارے پاس منافق آتے ہین تو تمہین خوش کرنے کے لئے کہہ دیتے ہین کہ ہم تو
پکارے کہتے ہین کہ آپ بے شک خدا کے رسول ہین - اور اگرچہ اللہ تو جانتا ہے کہ تم
بیشک اوسکے رسول ہو مگر اللہ تم کو یہ بھی جتائے دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹ بولتے ہین کیونکہ
وہ سچے دل سے نہین کہتے ان لوگون نے اپنی قسمون کو ڈھال بنا رکھا ہے تو اوسکی آڑ مین
لوگون کو راہ خدا سے روکتے ہین - کیا ہی برے کام ہین جو یہ لوگ کر رہے ہین - کس لئے
یہ لوگ پہلے ایمان لائے پھر مکر گئے یہان تک کہ انکے دلون پر مہر کر دی گئی - تو اب یہ حق
بات کو سمجھتے ہی نہین - اور اے پیغمبر تم انکے ظاہری حال کو دیکھو تو ان کے ڈیل ڈول
تمہاری نظر مین کھپ جائین اور بات کرین تو تم ان کی بات کو توجہ سے سنو - تمہارے سامنے
اس طرح پر ٹیک لگا لگا کر بیٹھے ہین کہ گویا وہ لکڑیون کے بوتے ہین جو دیوارون کے سہارے
لگے رکھے ہین ہر ایک زور کے آواز کو سمجھتے ہین کہ ان ہی کو للکارا - اے پیغمبر یہی لوگ
تمہارے جانی دشمن ہین - تو ان سے بچتے رہو ان کو خدا کی مار کدھر بہکے چلے جا رہے ہین
اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آو رسول خدا کی خدمت مین چلین کہ وہ تمہارے لئے مغفرت
کی دعا کرین تو وہ سنتے ہی اپنے سر پھیر لیتے ہین اور اے پیغمبر تم اسوقت ان کو دیکھو تو ایسے
مغرور ہوتے ہین کہ تمہاری طرف رخ بھی نہین کرتے - ان لوگون کے لئے تم دعائے مغفرت
کرو یا نہ کرو ان کے حق مین دونو باتین یکسان ہین خدا تو انکے گناہ معاف کرنے والا ہی نہین

بیشک خدا نافرمان لوگون کو ہدایت نہین دیا کرتا یہی تو ہین جو لوگون کو بہکایا کرتے ہین کہ جو لوگ رسول خدا کے پاس آجمع ہوئے ہین اپنا پیسہ اون پر نہ خرچ کرو۔ کہ عاجز آکر آخر کو آپ تتر بتر ہو جائین حالانکہ آسمانون مین اور زمینون مین جتنے خزانے ہین سب اللہ ہی کے ہین۔ مگر منافقون کو اتنی سمجھ نہین۔ یہ منافق کہتے ہین۔ کہ اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو جو عزت رکھتا ہے ذلیل کو وہان سے نکال باہر کرے گا۔ حالانکہ اصلی عزت اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور مسلمانون کی ہے۔ مگر منافق اِس بات سے واقف نہین ہ اور اس سے زید کے بیان کی تصدیق ہوگئی۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ نے زید کے کان پکڑے اور کہا یہ وہ شخص ہے کہ جسکے کانون کی اللہ تعالیٰ تصدیق کرتا ہے۔

جب عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی بن سلول نے اپنے باپ کی باتین سنین۔ تو وہ نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے سنا ہے کہ آپ میرے باپ کو قتل کرانا چاہتے ہین۔ اگر آپ کا واقعی یہ ارادہ ہے تو آپ مجھ سے ارشاد فرمایئے مین اوسکا کاٹ کر خدمت مین حاضر کردون گا۔ مگر آپ اور کسی سوا اوسے نہ قتل کرایئے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کہین آپ کسی غیر کو حکم دین اور وہ جا کر اوسے قتل کردے۔ تو جب کبھی مین اوس قاتل کو دیکھون گا کہ وہ زندہ لوگون مین پھرتا ہے تو مجھ سے ہرگز صبر نہو سکے گا۔ اور مین اوسے مار ڈالون گا۔ اور پھر مین مسلمان ہو کر ایک کافر کے بدلے مارا جاؤن گا۔ اور جہنم مین داخل ہوؤن گا۔ نبی صلعم نے کہا۔ کہ نہین ہم اوسکے ساتھ نرمی کرین گے اور جب تک وہ ہمارے ساتھ ہے حق صحبت تو ادا کرتے ہی رہین گے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بعد مین جب کبھی کوئی حادثہ ہوتا تو اوسکی قوم خود اوسے برا بھلا کہتی اور اوسی کو ڈراتی دھمکاتی اسی بات کو دیکھکر رسول اللہ نے حضرت عمر بن الخطاب سے فرمایا۔

عمرؓ دیکھو اِس نرمی کا نتیجہ کیسا اچھا ہوا۔ جس روز کہ تمنے اوسے مارڈالنے کو مجھہ سے کہا تھا اگر مین اوس روز اوسے مارڈالتا تو اوسکی قوم کیسی بھڑک اوٹھتی۔ اور اگر اب مین اوسی کے لوگون سے اوسکے قتل کو کہون تو وہ اوسے ابھی مارڈالین گے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کے افعال مین میرے افعال کی بہ نسبت بڑی خیر و برکت ہے۔

۲۶ مقیس کا دہوکہ سے مسلمان بنکر عباده کو قتل کرکے مرتد ہوجانا۔

اسی سال مقیس بن صبابہ آپ کی خدمت مین آیا۔ اور اصلی حال دل کا تو نہ کہا بلکہ عرض کیا یارسول اللہ مین مسلمان ہو کر آیا ہون۔ اور اپنے بہائی کی دیت چاہتا ہون جو دہوکہ سے مارا گیا ہے۔ آپ نے ہشام بن صبابہ کی دیت دینے کے لیے حکم دیدیا۔ جسکے قتل کا ذکر ابھی اوپر آچکا ہے۔ پہر مقیس رسول اللہ کے پاس کوئی چند عرصہ تک رہا کیا۔ اور اپنے بہائی کے قاتل پر حملہ کرکے اوسے مارڈالا۔ اور مرتد ہو کر مکہ کو بہاگ گیا۔ اور یہ اشعار کہے۔

شفی النفس ان قد بات فی القاع مسندا	تضرج ثوبیہ دماء الاخادع

اِس بات سے دل ٹھنڈا ہوگیا۔ کہ وہ میدان مین اونکو سہارے یعنی مقتول پڑا رہا۔ اور اوسکے گردن کی رگون کی خون سے اوسکے دونون کپڑے سرخ ہو گئے

وکانت هموم النفس من قبل قتلہ	تلم فتحمینی وطاء المضاجع

اوسکے قتل سے پیشتر دل مین رنج والم جمع ہو رہا تھا — اور سب مجھے بستر ون پر پاؤن نہین رکھنے دیتا تھا

حلت بہ نذری وادرکت ثاری	وکنت الی الاصنام اول راجع

اب مین نے اوسکے قتل سے اپنی نذر پوری کرلی۔ اور خون کا انتقام لے لیا۔ اِسلیئے اب مین بتو نکی طرف سب سے اول رجوع کرتا ہون

بی بی عائشہ پر بہتان

۲۷ رسول اللہ کا اپنی بیبیون کو قرعہ ڈالکر سفر مین لیجانا اور بی بی عائشہ کا لشکر سے تنہا پیچھے رہ جانا۔

بی بی عائیشہ پر اِفک اور بہتان کا واقعہ اوسوقت ہوا کہ

کہ جب رسول اللہ صلعم غزوہ بنی المصطلق سے واپس آرہے تھے۔ اِسی راستہ مین کسی مقام پر بہتان والون نے وہ باتین کہین جو مشہور ہین۔ اِس واقعہ کا بیان بی بی عائیشہ کی زبانی اسطرح پر ہے کہ رسول اللہ صلعم جب کبھی سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی عورتون مین قرعہ ڈالا کرتے تھے جسکے نام کا قرعہ نکلتا اوسی کو اپنے ساتھہ سفر مین لیجایا کرتے تھے۔ غزوہ بنی المصطلق مین جب آپ نے اپنی بیبیون مین قرعہ ڈالا تو میرا قرعہ نکلا۔ اِس لئے آپ مجھے اپنے ساتھہ لے گئے۔ اوس زمانہ مین عورتین بہت تھوڑا کھاتی تھین اور گوشت کا استعمال نہین کرتی تھین۔

اور میرا قاعدہ تھا کہ جب میرا اونٹ آتا تو مین اپنے ہودج مین بیٹھہ جاتی۔ پھر اونٹ ہانکنے والے لوگ آتے۔ اور میرے ہودج کو اُٹھاتے جسمین مین بیٹھی ہوتی تھی اور اوسے اونٹ کی پیٹھہ پر رکھدیتے اور اونٹ کی نکیل پکڑ کر چلدیتے تھے وہ کہتی ہین کہ جب رسول اللہ صلعم اِس سفر سے مدینہ کو واپس ہوے اور مدینہ کے قریب پہونچے تو وہان ایک مقام پر رات کو کچھہ دیر تک سو رہے۔ پھر رسول اللہ اور سب لوگ چلدیئے۔

اِس وقت اتفاقاً مین کسی حاجت کے واسطے (یعنی طہارت کے لئے) باہر گئی ہوئی تھی۔ اور میرے گلے مین اظفار کی (خوشبودار) پوتون کا ایک ہار تھا۔ میرے گلے مین سے وہ کہین نکل گیا مجھے معلوم بھی نہ ہوا۔ جب مین لوٹ کر آئی تو مین نے اوسے تلاش کیا اور جب نہ ملا تو اوسی جگہ جہان رفع حاجت کے لئے گئی تھی اوسے ڈہونڈنے کو گئی۔ وہان وہ مجھے مل گیا۔ ادہر اتنے مین میرے اونٹ لے چلنے والے آگئے اور ہودج کو لیکر حسب دستور یہ سمجھکر کہ مین اوس مین سوار ہوگئی ہون اٹھایا اور اونٹ پر رکھہ کر چلدیے جب مین لوٹ کر لشکر گاہ مین آئی تو دیکھتی کیا ہون کہ وہان تو ایک چڑیا تک بھی نہین۔ اِس لئے مین اپنی چادر اوڑھہ کر اپنی جگہ پر لیٹ گئی۔ اور مین نے جان لیا کہ جب وہ مجھے

نہ پائین گے تو ضرور میری تلاش مین آئین گے۔

۲۸ صفوان کا عائشہ کو اونٹ پر بٹھا کر لانا اور لوگون کا اون پر صفوان سے ناجایز تعلق ہونے کا بہتان لگانا

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین وہان پڑی ہوئی تہی کہ اسی مین صفوان بن المعطل السلمی ادہر آگیا۔ وہ لشکر سے کسی کام کے لئے رہ گیا تہا۔ اور رات کو لشکر والون مین نہ تہا۔ جب اوس نے مجہے دیکہا تو میری طرف کو آیا۔ اور وہان ٹہیرا۔ اور مجہے پہچان لیا۔ جب پردہ کا حکم نہین ہوا تہا تو اس سے پیشتر اوس نے مجہے دیکہا تہا۔ جب اوس نے مجہے دیکہا تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا۔ اور پوچہا کہ آپ کیسے رہ گئین مین نے اوسے کچہہ جواب نہ دیا۔ پہر اوس نے اپنا اونٹ نزدیک کیا۔ اور مجہ سے کہا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ مین اوس پر سوار ہو گئی پہر اوس نے اونٹ کی نکیل پکڑ لی۔ اور جلدی جلدی روانہ ہوا۔

وہان جب لوگ اپنے مقام پر پہونچے اور اطمینان سے بیٹہے۔ تو میرے اونٹ والے آدمی اونہین دکہائی دیا۔ اسپر بہتان باندہنے والون نے وہ باتین بنائین جو بنائین (اور مجہہ پر بہتان لگایا) اور سارا لشکر لوٹ پڑا اور مجہے اسکا کچہہ علم بہی نہین۔ پہر ہم مدینہ آئے۔ اور مین بیمار ہو گئی اور بیماری بہی بشدت بڑہ گئی۔ اور اس بہتان کا حال رسول اللہ صلعم کے اور میرے ماں باپ کے کانون مین بہی پہونچا۔ مگر میرے والدین نے مجہ سے اوسکا کچہہ ذکر نہ کیا۔ البتہ رسول اللہ کی طرف سے مجہے کم التفاتی کے آثار نظر آئے۔ جب آپ گہر مین آتے اور دیکہتے تو مجہ سے اور میری ماں سے جو میری تیمارداری کرتی تہین پوچہتے کہ تم کیسے ہو۔ اور اس کے سوا اور کچہہ نہین کہتے۔ اس بے لطفی سے مجہے رنج ہوا۔ اور مین نے آپ سے عرض کیا کہ اگر آپ اجازت دین تو مین اپنی تیمارداری کے واسطے اپنی ماں کے گہر چلی جاؤن۔ آپ نے اجازت دیدی۔ اور مین وہان چلی گئی۔ مجہے ابتک کچہہ نہین معلوم تہا میری بیماری کو بیس ۲۰ روز سے

زیادہ ہو گئے تھے - اور مین نقیہ ہو گئی تھی -

۲۹ بی بی عائشہ کو اپنے بہتان کی خبر مسطح کی مان سے معلوم ہونا اور عربون مین گھر مین پاخانے کا دستور نہ ہونا -

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ ہم عرب لوگون مین یہ دستور تہا کہ گھرون مین پاخانہ نہین بناتے تھے - اوس کو مکان مین رکھنا ہم برا سمجھتے تھے - عورتین ہر روز رفع حاجت کے لئے باہر جایا کرتی تہین - چنانچہ مین بہی ایک روز رفع حاجت کے لئے باہر گئی - اوسوقت میرے ساتھہ مسطح کی مان بہی تہی - جو ابو رہم بن المطلب کی بیٹی تہی - اور مسطح کی مان کی مان حضرت ابوبکر الصدیق کی خالہ تہی - عائشہ کہتی ہین کہ مسطح کی مان جارہی تہی کہ اوس کی چادر مین میرا پانون اُلجھ گیا - وہ بولی خدا کرے مسطح اجڑ جائے - عائشہ کہتی ہین مین نے اوس سے کہا کہ تم ایسے آدمی کو جو مہاجرین مین سے ہے اور بدر کی لڑائی مین شریک تہا ایسے برُے الفاظ سے یاد کرتی ہو - وہ کہنے لگی - کیا تم نے اوس کی وہ بات نہین سنی - مین نے کہا کونسی بات جب اوس نے مجہ سے ساری داستان سنائی (کہ مسطح نے تمہاری نسبت کہا ہے کہ صفوان سے تمہارا کچہہ تعلق ہے) عائشہ کہتی ہین کہ یہ سنتے ہی میری یہ حالت ہو گئی کہ رفع حاجت کی مجہہ مین طاقت نہ رہی - اور فوراً گھر جا کر بے اختیار رونے لگی - اور اسقدر روئی کہ مین نے جانا میرا جگر پہٹ جائے گا - اور مین نے اپنی مان سے کہا کہ لوگون نے ایسی ایسی باتین کہین اور تم نے مجہ سے اوس کا کچہہ بہی ذکر نہین کیا - اونہون نے کہا بیٹی ذرا اس قدر گہبراؤ نہین - دل کو تسلی سے رکہو - یہ قاعدہ کی بات ہے کہ اگر کوئی عورت کسی شخص کے پاس ہو اور وہ اوسے بہت پیار کرے اور اوس عورت کی سوتین بہی ہون تو وہ سوتین ایسے ہی برا بہلا کہا کرتی ہین یا اور لوگ بہی ایسے ہی افواہین اڑایا کرتے ہین -

۳۰ رسول اللہ کا خطبہ اور اوس و خزرج کی تکرار

عائشہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلعم نے اسی مین ایک روز لوگون کے سامنے خطبہ کیا۔ مجھے اس کا علم نہ تھا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ ایہا الناس یہ کیسے لوگ ہین جو میرے خانہ داری کے معاملات مین مجھے ستاتے ہین اور میری بیبیون کی نسبت باتین بناتے ہین۔ اور بالکل حق کے خلاف بولتے ہین۔ اور یہ بہتان جو (میری بی بی پر) لگاتے ہین ایک ایسے شخص کے ساتھ لگاتے ہین کہ مین اوسے ہر طرح اچھا سمجھتا ہون۔ اور میرے کسی مکان مین وہ کبھی میرے بغیر نہین جاتا ہے۔

یہ بات عبد اللہ بن ابی بن سلول کے یہان خزرج کے لوگون مین بہت مشہور ہوئی تھی اور مسطح اور حمنہ بنت جحش نے کہی تھی۔ اس حمنہ کے کہنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ بی بی زینب کی بہن تھی۔ جو رسول اللہ صلعم کے نکاح مین تھین۔ اس نے یہ بات اس وجہ سے پہیلائی تھی کہ اپنی بہن کی خاطر کسی طرح مجھے ضرر پہونچائے۔

غرض جب رسول اللہ نے یہ بات لوگون مین کہی۔ تو اسید بن حضیر نے کہا یا رسول اللہ اگر ایسے بہتان لگانے والے اوس مین ہون تو ہم اونکو روکین گے۔ اور اگر ہمارے خزرج بہائیون مین ہون تو اونکی نسبت جو آپ حکم کرین وہ ہم بجا لائین سعد بن عبادہ نے کہا۔ کہ یہ بات تو اس وجہ سے کہتا ہے کہ تجھے معلوم ہے کہ اس بہتان کے کہنے والے خزرج ہین اگر تیری قوم ہوتی تو ایسی بات کبھی نہ کہتا۔ اسید نے کہا تو جہوٹا ہے اور منافق ہے۔ اور منافقون کی طرفداری کرتا ہے۔ اور پہر آپس مین لوگون مین تکرار ہونے لگی۔ اور یہ نوبت پہونچ گئی کہ کچھہ نہ کچھہ فساد ہو جائے۔ اس لئے رسول اللہ صلعم منبر پر سے اوتر پڑے۔ اور خطبہ موقوف کر دیا۔

۳۱ رسول اللہ کا بریرہ سے اور نیز عائشہ سے تحقیقات کرنا اور علی کا بریرہ کو مارنا اور رسول اللہ کو طلاق کا مشورہ دینا اور رسول اللہ پر عائشہ کی پاکدامنی کی نسبت وحی کا نازل ہونا اور وحی کی حالت اور حسان مسطح اور حمنہ پر حد لگایا جانا

پہر رسول اللہ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا۔ اور اون سے مشورہ لیا۔ اسامہ

سنے تو بیری بھلائی کی۔ مگر علی نے کہا کہ عورتین بہت ہین (عائشہ کو نکالکر اور بہت کر سکتے ہین) عائشہ کی خادمہ سے پوچھو وہ سچ سچ کہدے گی۔ پہر رسول اللہ نے بریرہ کو بلایا (جو بی بی عائشہ کی خادمہ تھی) اور اوس سے میرا حال پوچھا (کہ عائشہ کا چال چلن کیسا ہے۔ اور صفوان کو تو نے اوسکے پاس آتے جاتے دیکھا ہے یا نہین) اور علی اوسکے پاس آئے۔ اور اُسے خوب مارا پیٹا۔ اور نہایت ہی اوس پر سختی کی۔ اور کہا جو سچ سچ بات ہو وہ بتادے۔ اور رسول اللہ سے اصلی بات کہدے۔ اوس نے کہا مین تو اور کچھہ نہین جانتی۔ جہان تک مجھے علم ہے وہ ہر طرح نیک اور صالح بی بی ہین۔ اور مین نے اونکی اور کوئی بُری بات کبھی نہین دیکھی۔ اگر اون مین کوئی عیب ہے تو اتنا ہے کہ وہ سو جاتی ہین۔ اور آٹا کھلا چھوڑ دیتی اور گھر کی بکریان آکر اوسے کہا جاتی ہین۔

پہر رسول اللہ صلعم میرے پاس آئے۔ اِس وقت میرے مان باپ بھی میرے پاس تھے۔ اور ایک عورت انصار کی بھی تھی اور مین روتی تھی اور وہ بھی روتی تھی۔ پہر رسول اللہ نے اللہ کی حمد و ثنا کی۔ بعد ازان مجھ سے کہا عائشہ تو نے وہ باتین سنی ہین جو لوگ کہتے ہین۔ اگر تو نے کسی بُرے کام کا ارتکاب کیا ہے تو تو اللہ سے توبہ کر۔ عائشہ کہتی ہین کہ اِسوقت میرے آنسو ایسے جاری تھے کہ مجھے کچھہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ مین نے اپنے مان باپ کی طرف دیکھا کہ وہ رسول اللہ کو اِس کا جواب دین مگر اونہون نے کچھہ جواب نہ دیا۔ تب مین نے اون سے کہا کہ تم دونون کیون جواب نہین دیتے۔ اونہون نے کہا ہم کیا جواب دین ہمین کیا معلوم اصلی حال تو تجھے معلوم ہے۔ وہ کہتی ہین کہ مین نے کسی گھر والون پر ایسا رنج کبھی نہ دیکھا تھا جیسا کہ اِن ایام مین ابوبکر پر ہو رہا تھا جب وہ دونون نہ بولے تو مین رو پڑی۔ اور پہر مین نے کہا کہ مین تو اللہ سے توبہ کبھی نہ کرون گی۔ اگرچہ مین اِس الزام سے بالکل بری ہون لیکن

اگر مین اقرار کرون تو تم مجھے سچا جانو گے اور اگر مین انکار کرون تو تم مجھے جھوٹا سمجھو گے ۔ پھر مین نے دل مین حضرت یعقوب کا نام یاد کیا مگر مجھے اون کا نام بھی اوس وقت یاد نہ آیا ۔ تو مین نے اس طرح ہی کہدیا ۔ مین اسکے جواب مین وہی کہتی ہون جو یوسف کے باپ نے کہا تہا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ط

مین ابھی دل مین اپنے آپ کو اتنا بڑا نہین سمجھتی تھی کہ اللہ تعالی میرے باب مین قرآن کی آیتین نازل کرے گا اور اون کی تلاوت کی جائے گی ۔ صرف مین یہ خیال کرتی تھی کہ رسول اللہ کوئی خواب دیکھین گے اور اللہ تعالی میرے تہمت کی اوس مین تکذیب کردے گا ۔ وہ کہتی ہین کہ رسول اللہ ابھی اسی مقام پر تھے ۔ کہ آپ پر وحی نازل ہوئی ۔ اور اون پر کپڑا اڑہا دیا گیا ۔ اس وحی کے آنے کے وقت نہ تو مین گھبرائی اور نہ کچھ مجھے اوس سے اندیشہ ہوا ۔ مین جانتی تھی کہ مین گناہگار نہین ہون ۔ اور اللہ مجھ پر ظلم نہین کرے گا لیکن جب تک کہ رسول اللہ کو حالت وحی سے افاقہ نہین ہوا میرے ماں باپ کی یہ حالت تھی کہ اون کی جان نکلنے کی نوبت آگئی تھی کہ کہین اللہ تعالے اون باتون کی تصدیق تو نہ کردے جو لوگون نے مشہور کی تہین ۔ وہ کہتی ہین کہ پھر رسول اللہ صلعم کو افاقہ ہوگیا اس وقت آپ پر پسینہ کی بوندین ایسی تہین کہ جیسے موتی کے دانہ ہون ۔ اور آپ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے اور کہتے جاتے تھے کہ عائشہ خوش ہوجا ۔ کہ اللہ تعالی کے یہان سے تیری برأت کی آیتین نازل ہوئین ۔ مین نے کہا الحمد للہ ۔ پھر آپ باہر نکل کر لوگون کے پاس گئے ۔ اور وہان جاکر خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور میرے باب مین جو قرآن نازل ہوا تھا اوسکا سب ذکر کیا ۔ پھر حکم دیا کہ مسطح بن اثاثہ اور حسان بن ثابت اور حمنہ بنت جحش کے حد ماری جاوے ۔ انہین لوگون نے یہ فحش باتین بیان کی تہین پھر اون پر حد لگائی گئی ۔

۲۲ حضرت ابوبکر کو مسطح پر رحم دلانے کے لیے اللہ تعالیٰ کا حکم۔

اور حضرت ابوبکر نے قسم کھائی کہ مسطح کو جو اون کا بھانجا تھا جو تنخواہ مین دیا کرتا ہون اب کبھی نہ دون گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی۔ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ (اور تم مین سے جو لوگ بزرگ منش اور صاحب مقدور ہین قرابت والون اور محتاجون اور اللہ کی راہ مین ہجرت کرنے والون کو مدد خرچ نہ دینے کی قسم نہ کھا بیٹھین۔ بلکہ چاہیئے کہ اونکے قصور بخشدین اور درگزر کرین۔ کیا تم نہین چاہتے کہ خدا تمہارے قصور معاف کرے) اس پر حضرت ابوبکر نے کہا کہ مین چاہتا ہون اللہ تعالیٰ مجھے مغفرت عطا فرماے اور میری خطا معاف کرے۔ اور مسطح کی جو تنخواہ تھی پھر جاری کر دی۔

۲۳ صفوان کا حسان کو مارنا اور رسول اللہ کا حسان کو بیرحا اور ایک لونڈی دینا اور صفوان کا نامرو ہونا۔

پھر کہین صفوان بن المعطل کو حسان بن ثابت مل گیا۔ صفوان نے اوسکے ایک تلوار کا وار کیا۔ اور کہا۔

تَلَقَّ ذُبَابَ السَّيْفِ عَنِّي فَإِنَّنِي	غُلَامٌ إِذَا هُوجِيتُ لَسْتُ بِشَاعِرِ

اے حسان تو مجھ سے تلوار کا پیلا لے کیونکہ جب کوئی میری ہجو کرے تو مین شاعر تو ہون ہی نہین جو اوسکی جواب مین شعر کہکر اپنے دل کو ٹھنڈا کرون مین تو ایک جوان ہون۔ اور تلوار کے سوا میرے پاس اور کچھ نہین ہے

یہ دیکھکر ثابت بن قیس بن شماس جھپٹا اور صفوان کے دونون ہاتھ اوسکی گردن سے باندھ لیے۔ اور حارث بن الخزرج کے پاس لیکر چلا۔ راستہ مین عبداللہ بن رواحہ سے ملا۔ کہا یہ کیا ہے۔ ثابت نے کہا اس نے حسان کو مارا ہے۔ مین جانتا ہون کہ وہ مرگیا ہوگا

عبد اللہ نے کہا کہ کیا یہ کام تو نے رسول اللہ کے حکم سے کیا ہے۔ اور آپ کو اسکا علم ہے
کہا نہین تو کہا تو نے بڑی جرأت کی۔ اوسے چھوڑ دے۔ اِس لئے اوس نے اوسے
چھوڑ دیا۔

جب یہ ذکر رسول اللہ کے سامنے آیا۔ تو آپ نے حسان اور صفوان بن المعطل کو بلایا
صفوان نے کہا یا رسول اللہ اس نے میری ہجو کی تھی۔ اور مجھے ستایا تھا اس لئے مین نے
اوسے مارا۔ رسول اللہ نے فرمایا حسان اسے معاف کر حسان نے کہا یا رسول اللہ جو آپ
فرماتے ہین تو مین معاف کرنے کو موجود ہون۔

پہر رسول اللہ صلعم نے اِسکے عوض مین حسان کو بیر حا دیا جو بنی جدیلہ کا قصر تھا۔ اور ایک
قبطی لونڈی بھی عنایت کی جو بی بی ماریہ ام ابراہیم ابن رسول اللہ صلعم کی بہن تھی۔ اِس کے
پیٹ سے حسان کے ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام عبد الرحمن تھا۔ اور صفوان نامرد تھا۔ عورتون
کے کام کا ہی نہ تھا۔ پہر چند مدت کے بعد شہید ہوگیا۔

عمرۂ حدیبیہ

۳۴ رسول اللہ صلعم کا عمرہ کے ارادہ سے مکہ کو روانہ ہونا اور حدیبیہ پہونچنا۔

اِسی سنہ ۶ ہجری کے ذی قعدہ مہینے مین آپ عمرہ کے واسطے روانہ ہوے۔ لڑائی کا کچھ ارادہ
نہ تھا۔ اِس وقت آپ کے ساتھ مہاجرین اور انصار اور دیگر اعرابی تابعین چودہ سو ۱۴۰۰ اور بعض کہتے
ہین پندرہ سو ۱۵۰۰ اور ایک قول مین ہے کہ تیرہ سو ۱۳۰۰ تھے۔ اور آپنے اپنے آگے ہی ستر بدنہ بھی
قربانی کے لئے روانہ کیے تھے تاکہ لوگون کو معلوم ہو جائے کہ آپ بیت اللہ کی زیارت کی
واسطے آئے ہین۔ لڑائی کے لئے نہین آئے ہین۔

جب آپ عسفان مین پہونچے۔ تو بسر بن سفیان الکعبی آپ کو ملا (جسے آپ نے قریش کا حال دریافت کرنے کے لئے آگے بھیجا تھا) اور بولا یا رسول اللہ قریش نے سنا ہے آپ مکہ کو چلے ہین۔ اِس لئے وہ ذی طوی مقام مین جمع ہوے ہین۔ اور آپس مین محالفہ کیا ہے۔ کہ آپ کو مکہ مین ہرگز داخل نہین ہونے دین۔ اور خالد بن الولید کو کراع الغمیم پر آپ کی روک کے واسطے بھیجا ہے۔ بعض کہتے ہین کہ خالد اِسوقت رسول اللہ کے ساتھ تھے اور مسلمان ہوگئے تھے اور آپ نے اونہین آگے روانہ کیا تھا۔ اور عکرمہ بن ابی جہل سے اون کی لڑائی ہوئی تھی۔ اور اونہون نے اوسے شکست دی تھی۔ مگر پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

غرض جب بسر نے قریش کے اِس ارادہ کے حال سے رسول اللہ کو خبر دی۔ تو آپ نے فرمایا قریش پر افسوس ان کو لڑائی کی لت نے تباہ کر دیا۔ اون کا کیا بگڑتا تھا۔ اگر وہ مجہ کو اور اور تمام مخلوق کو چھوڑ دیتے۔ اِس مین اگر اور لوگ مجہ پر غالب آجاتے تو اون کے دل کی مراد پوری ہوجاتی۔ اور اگر اللہ تعالی مجھے غالب کر دیتا تو قریش خوشی خوشی اگر چاہتے تو اسلام کے دائرہ مین داخل ہوجاتے اور اسطرح مسلمانون کی تعداد اور بڑہا دیتے۔ خیر مین بھی اون سے اوس بات کیلئے برابر لڑتا ہی رہون گا جسکے لئے اللہ تعالی نے مجھے بھیجا ہے۔ یہین یا تو اللہ مجھ کو اونپر غالب کر دے گا اور اسلام کا بول بالا ہوجائے گا۔ یا یہ گردن ہی بدن سے اُتر جائے گی۔

پھر آپ دوسرے راستہ سے چلے جدھر قریش تھے اوس راستہ کو چھوڑ دیا۔ اور دہنے طرف کو ہوکر ثنیۃ المرار تک جا پہونچے جہان وہ پشتہ تھا جس پر سے حدیبیہ جاتے ہین وہان آپ کی اونٹنی بیٹھہ گئی۔ لوگون نے کہا یہ بہت تہک گئی۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ تھکی نہین۔ بلکہ اوسے اوسنے روک لیا جس نے فیل کو روک لیا تھا (یہ اصحاب فیل کی طرف اشارہ ہے جنکا قصہ اوپر گذر چکا ہے) آپ نے فرمایا قریش مجہ سے آج جو کوئی خواہش

ایسی کرین گے جس مین صلہ رحم ہو اوسے مین بہت خوشی سے قبول کرلون گا۔
پہر آپ نے فرمایا کہ لوگ یہان قیام کرین۔ اونہون نے کہا یہان وادی مین پانی نہین۔
آپ نے اپنے ترکش مین سے ایک تیر نکالا۔ اور اپنے اصحاب مین سے ایک شخص
کو دیا۔ پہر وہ یہان کے کنوون مین سے ایک کنوین مین گیا۔ اور اوس کے اندر اوسے گہسیڑا۔
گہسیڑنے کے ساتہہ ہی پانی جوش مارکر نکلنے لگا۔ اور تمام لوگ اوس سے سیراب ہوگئے
جو شخص کہ یہ تیر لے کر گیا تہا اوس کا نام ناجیۃ بن عمیر تہا۔ اور وہ نبی صلعم کے اونٹون کا
ہانکنے والا تہا۔

۳۵ بدیل الخزاعی کا رسول اللہ کے پاس آنا اور قریش کی مخالفت کا بیان کرنا۔

یہان لوگ ابہی اُترتے ہی تہے کہ اسی مین دیکہتے کیا ہین کہ بدیل بن ورقاء الخزاعی اپنی قوم خزاعہ کے
کچہہ لوگ ہمراہ لئے ہوے آیا۔ خزاعہ تہامہ مین رسول اللہ صلعم کے بڑے خیر خواہ تہے اُسنے آکر
آپ سے بیان کیا کہ کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو مین حدیبیہ کے کنوون پر چہوڑ کر آیا ہون۔
وہ آپ سے لڑنے کو اور بیت اللہ سے روکنے کو آئے ہین۔ تبہی صلعم نے اوس سے کہا
کہ ہم کسی سے لڑنے نہین آئے ہین ہم تو فقط عمرہ کی نیت سے آئے ہین۔ اگر قریش چاہین تو
ہم اون سے ایک مدت معین کے لئے مصالحت کرنا چاہتے ہین۔ اونہین چاہیئے کہ
وہ مجہہ سے کچہہ تعرض نکرین۔ مین جانون اور تمام اہل عرب جانین۔ اور اگر وہ اس بات پر مجہہ سے
مصالحت نکرین گے۔ تو واللہ مین اون سے اپنے معاملہ کے واسطے اوس وقت تک
لڑونگا جب تک کہ میرے دم مین دم ہے۔

۳۶ عروہ کا نبی صلعم کے پاس آنا اور ابوبکر اور مغیرہ سے اور عروہ سے گفتگو اور اصحاب نبی صلعم کا نبی صلعم کی تعظیم کرنا اور عروہ کا تعجب

پہر بدیل قریش کے پاس لوٹ گیا۔ اور جو کچہہ نبی صلعم نے اوس سے کہا تہا وہ سب حال

اون سے بیان کیا - یہ سنکر عروہ بن مسعود ثقفی اُٹھا اور اون سے کہنے لگا - کہ اس شخص نے (یعنی محمد نے) جو بات تمہارے روبرو پیش کی ہے وہ بہت ہی اچھی ہے اوسے چاہیئے کہ تم قبول کرلو - اور مجھے اجازت دو تو مین محمد کے پاس خود جاتا ہون - قریش نے کہا اچھا تو جا وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - اور گفتگو کرنے لگا - اور رسول اللہ سے کہا - اے محمد تو نے چند بے سامان آدمی جمع کرلئے ہین - اور اونہین لیکر یہان آیا ہے کہ کچھ اپنا مطلب نکالے - یہ جان لے کہ قریش مکہ سے نکلکر آئے ہین اور قریب النتاج اونٹنیون کو ہمراہ لائے ہین - اور چیتون کی پوستین پہنے ہوئے ہین - اور آپسمین خدا کی قسم کہا کر عہد کیا ہے کہ تجھے کسی طرح مکہ مین نہ گھسنے دین گے - اور مین قسم کہا کر کہتا ہون - کہ یہ سب تیرے ساتھی تجھے چھوڑ دین گے - اور میرے پاس آجائینگے -

حضرت ابوبکر جو وہان موجود تھے کہنے لگے - کہ اے بیہودہ لات کی فلان چوسنے والے کیا ہم رسول اللہ کو چھوڑ دین گے (عروہ نے پوچھا کہ یہ کون ہے جو ایسے کہتا ہے) رسول اللہ صلعم نے فرمایا - کہ یہ ابوبکر بن ابی قحافہ ہے - عروہ نے کہا - واللہ اگر تیرا ایک احسان مجھ پر نہ ہوتا تو مین تجھے اس کہنے کا مزہ چکھاتا (حضرت ابوبکر نے عروہ کا کچھ قرض اوسکے عوض ادا کردیا تھا) -

پھر عروہ رسول اللہ صلعم سے باتین کرنے لگا - اور باتون باتون مین رسول اللہ کی ڈاڑھی تک ہاتھ سے چھونے لگا اسوقت مغیرہ بن شعبہ زرہ پہنے اور ہتیار لگائے رسول اللہ صلعم کے سر پر کھڑا تھا - اور جب عروہ رسول اللہ کی ڈاڑھی چھونے کو ہاتھ چلاتا تو مغیرہ تلوار کی کوتھی سے اسکا ہاتھ ہٹا دیتا تھا اور کہتا تھا کہ ادب کر اور اپنا ہاتھ رسول اللہ کی ڈاڑھی سے الگ کہ ورنہ تجھ پر بھی ہاتھ پہونچے گا - (یعنی تلوار سے تیرا کام تمام کردیا جائیگا عروہ نے پوچھا کہ یہ کون ہے نبی صلعم نے کہا کہ یہ تیرے بھائی کا بیٹا مغیرہ ہے عروہ بولا ارے بیوفائی کل تو مین نے

شرمگاہ وبلائی ہے (یعنی تیری رسوائی کو چھپایا ہے) اس کا قصہ اسطح ہے کہ مغیرہ نے بنی مالک کے تیرہ آدمی مار ڈالے تھے۔ اور بھاگ گیا تھا۔ اِس سے بنی مالک مقتولین کے لوگون مین اور احلاف مغیرہ کے لوگون مین بڑا جھگڑا اُٹھہ کھڑا ہوا۔ مگر عروہ نے مقتولین کی تیرہ دیتین اپنے پاس سے دے دین۔ اور اس جھگڑے کو رفع کرا دیا۔ مغیرہ اور عروہ مین بڑی طول کلامی ہو گئی۔

لیکن نبی صلعم نے عروہ کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ اور اوس سے وہی سب باتین بیان کین جو آپ نے بدیل سے کہی تھین۔ عروہ نے کہا محمدؐ کیا تیرے نزدیک یہ اچھی بات ہے کہ تو اپنی قوم کا استیصال کر ڈالے۔ تو نے اپنے سے پہلے کسی عرب کو سنا ہے کہ اوسنے اپنی ہی قوم کا استیصال کیا ہو۔

اِس وقت جب کہ عروہ نبی صلعم کے پاس تھا تو کن انکھیون سے دیکھتا جاتا تھا۔ اوس نے دیکھا کہ رسول اللہ جب بینی پاک کر کے پھینکتے ہین۔ تو اوسے کوئی نہ کوئی اصحاب مین سے اپنے ہاتھہ مین لے ہی لیتا ہے نیچے نہین گرنے دیتے اور لے کر اپنے مُنہہ کو اور اپنے بدن کو مل لیتے ہین۔ اور جب آپ کسی کام کو کہتے ہین تو لوگ نہایت ہی فرتی سے اوس کی تعمیل کرتے ہین۔ اور جب آپ وضو کرتے ہین تو وضو کے مستعمل پانی کے لینے پر لوگ لڑے مرتے ہین اور تعظیم کے سبب سے کوئی شخص آپ کے روبرو نگاہ نہین اُٹھاتا ہے۔

یہ دیکھکر جب عروہ لوٹا۔ تو اپنے لوگون مین گیا۔ تو اوسنے کہا بھائیو مین بارہا کسریٰ قیصر اور نجاشی کے پاس گیا ہون واللہ مین نے کسی کو اپنے بادشاہ کی ایسی تعظیم کرتے نہین دیکھا کہ جیسے محمدؐ کے اصحاب محمدؐ کی کرتے ہین۔ اور جو اوس نے دربار نبوی کا حال دیکھا

تھا اور جو رسول اللہ نے اوس سے کہا تہا وہ سب بیان کیا۔

۷۴ حلیس کا نبی صلعم کے پاس آنا اور قربانی دیکہہ کر لوٹ جانا اور پہر مکرز اور سہیل کا آنا۔

پہر قریش مین ایک اور شخص کنانہ کا جسکا نام حلیس بن علقمہ تہا اور احابیش کا سید تہا بولا کہ مین محمد کے پاس جاتا ہون۔ جب نبی صلعم نے اوسے دیکہا تو فرمایا کہ یہ شخص اون لوگون مین سے ہے جو بدن اور قربانی کے جانورون کی تعظیم کرتے ہین۔ قربانی کے جانور اسکے سامنے کردو۔ جب اوس نے قربانی کے جانورون کو دیکہا تو بغیر اسکے کہ نبی صلعم کے پاس آئے قریش کی طرف لوٹ گیا۔ اور اون سے جاکر کہا کہ مین نے ہدی کو دیکہا کہ اون کے گلون مین قلادہ پڑے ہوے ہین ایسے لوگون کو روکنا ہرگز روا نہین ہے۔ قریش بولے بیٹہہ تو ایک اعرابی اور دیہاتی آدمی ہے ان باتون کو کیا سمجہتا ہے اوسنے کہا کہ ہم نے تمسے اس بات پر حلف نہین کیا ہے۔ کہ جو شخص بیت اللہ کی تعظیم کے واسطے آئے اوسے ہم روک دین۔ واللہ یا تو تم محمد کو آنے دو۔ اور بیت اللہ کی زیارت کرنے دو نہین تو مین اپنے احابیش کو پکارتا ہون وہ سب کے سب یک جان و دو قالب ہو کر میری تائید مین اوٹہہ کہڑے ہونگے۔ قریش بولے چپ حلیس ذرا ٹہیرو ہم ذرا آپس مین مشورہ کرلین۔ اسی مین ایک اور شخص جسکا نام مکرز بن حفص تہا کہڑا ہوا۔ اور بولا مین محمد پاس جاتا ہون۔ اونہون نے کہا اچہا جاؤ۔ جب وہ نبی صلعم کو دور سے دکہائی دیا تو فرمایا۔ کہ یہ فاجر آدمی ہے۔ پہر وہ نبی صلعم سے آکر گفتگو کرنے لگا۔ وہ گفتگو کر ہی رہا تہا۔ کہ اسی مین سہیل بن عمرو قریش کی طرف سے نبی صلعم کے پاس آیا۔ رسول اللہ صلعم نے یہ دیکہکر فرمایا کہ اب تمہارا کام سہولت کے ساتہہ درست ہو جائیگا

۷۵ رسول اللہ کا خراش کو اور پہر عثمان کو قریش کے پاس بہیجنا اور قریش کا خراش کے اونٹ کو مارنا اور عثمان کو قید کر لینا۔

ابن اسحاق کہتا ہے کہ قریش نے سہیل کو اوس وقت بہیجا ہے کہ رسول اللہ صلعم عثمان

بن عفان کو قریش کے پاس بہیج چکے تہے۔ وہ کہتا ہے کہ جب عروہ بن مسعود قریش کی طرف لوٹ گیا۔ تو رسول اللہ صلعم نے خراش بن امیۃ الخزاعی کو قریش کے پاس ثعلب نام ایک اونٹ پر سوار کراکر بہیجا۔ اور اوسکے ہاتہہ پیغام کہلا بہیجا۔ مگر قریش نے اوس اونٹ کی کونچین کاٹ دین۔ اور خراش کو چاہا۔ کہ مار ڈالین۔ لیکن احابیش بیچ مین آگئے۔ اور اونہون نے قریش کو اوسکے قتل سے منع کیا۔ اور چہڑاکر اوسے روانہ کردیا۔

جب وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ تو آپ نے عمر سے کہا کہ تم مکہ جاؤ۔ حضرت عمر نے کہا کہ مکہ مین بنی عدی نہین ہین جو میری حمایت کرین۔ اور آپ جانتے ہین کہ قریش سے میری کیسی عداوت ہے۔ مجہے اندیشہ ہے کہ اگر مین جاؤن تو وہ مجہے مار ڈالین گے۔ آپ عثمان کو وہان بہیجدیجیے۔ اون کی وہان میری بہ نسبت زیادہ عزت ہے۔

اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے حضرت عثمان کو وہان بہیجا۔ کہ قریش سے جاکر وہ آپ کا پیغام کہدین۔ حضرت عثمان گئے۔ اور ابان بن سعید بن العاص سے جاکر ملے۔ اور ابان نے اونہین پناہ دی۔ پہر عثمان ابوسفیان کے اور اور عظماے قریش کے پاس گئے۔ اور اون سے جاکر رسول اللہ کا پیغام بیان کردیا۔ جب عثمان رسول اللہ کا پیغام پہونچا چکے تو اون سے قریش نے کہا۔ اگر تجہے بیت اللہ کے طواف کی ضرورت ہے تو تو طواف کرلے اونہون نے کہا مین اوس وقت تک طواف نکرون گا کہ نبی صلعم اوس کا طواف نہ کرلین۔ اِس لئے قریش نے اونہین قید کیا۔ اور نبی صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ عثمان کو قریش نے مار ڈالا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم قریش سے اب لڑے نہین جائین گے۔ پہر لوگون کو بلاکر لڑائی کے لئے بیعت طلب کی۔ اور سب لوگون نے بجز ایک جد بن قیس کے ایک درخت سمرہ کے نیچے بیعت کی۔ اون مین جس نے سب سے اول بیعت کی اوسکا نام ابوسنان تہا اور بنی اسد سے تہا۔ پہر

خبر آئی کہ عثمان کو قریش نے قتل نہین کیا بلکہ صرف قید کر رکھا ہے۔

۳۹ رسول اللہ صلعم کی صلح قریش سے اور عہدنامہ کے شرائط -

پہر قریش نے سہیل بن عمرو کو جو بنی عامر بن لوی سے تہا نبی صلعم کی طرف بہیجا - کہ وہ نبی صلعم سے اس بات پر اگر مصالحت کرے - کہ آپ اس سال تو حدیبیہ سے بغیر مکہ جاے لوٹ جائین چنانچہ سہیل نبی صلعم کے پاس آیا - اور آپ سے بہت گفتگو رہی - اور خوب جواب سوال ہوئے پہر اونہین صلح ہو گئی -

پہر رسول اللہ صلعم نے علی بن ابی طالب کو بُلایا - اور فرمایا لکہہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل نے کہا یہ تو ہم نہین جانتے بلکہ یہ لکہو باسمک اللّہم - حضرت علی نے لکہا باسمک اللّہم -

پہر رسول اللہ نے فرمایا لکہہ یہ وہ شرائط ہین جو محمد رسول اللہ نے سہیل بن عمرو سے کی ہین - سہیل نے کہا اگر ہم جانتے کہ آپ رسول اللہ ہین تو ہم آپ سے لڑتے ہی نہین اس لئے آپ رسول اللہ نہ لکہوائیے - بلکہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکہوائیے - اسلئے رسول اللہ نے علی سے کہا - کہ رسول اللہ کا لفظ محو کرو - علی نے کہا مین تو یہ لفظ کبہی محو نہ کرون گا اس واسطے رسول اللہ نے قلم لیا اور اگرچہ آپ لکہنا پڑہنا نہ جانتے تہے مگر رسول اللہ کی جگہ محمد بن عبد اللہ (نہین بلکہ صرف ابن عبد اللہ) لکہدیا -

اور علی سے فرمایا - کہ تجہے بہی ایسا ہی ایک معاملہ پیش آئے گا (اس سے لوگ وہ معاملہ مراد لیتے ہین جو حضرت علی اور حضرت معاویہ کے درمیان عہدنامہ لکہتے وقت خلیفہ کے لفظ کی نسبت گزرا تہا اور جسکا بیان آیندہ اپنے موقع پر آئے گا) پہر رسول اللہ نے فرمایا - کہ ہم دونون فریق نے اس بات پر صلح کی ہے کہ دس برس تک ہم دونون

مین لڑائی نہ ہوگی -

اور جو کوئی قریش مین سے اپنے ولی کے اذن بغیر رسول اللہ کے پاس چلا آئے گا تو آپ اوسے قریش کو واپس دیدین گے - اور اگر کوئی رسول اللہ کے ساتھ کے آدمیون مین سے قریش کے پاس چلا جائے گا تو وہ اوسے واپس نہ کرینگے -

اور جو شخص چاہے گا کہ رسول اللہ کے عہد مین داخل ہو وہ رسول اللہ کے ساتھ شریک ہو سکتا ہے اور جو شخص چاہے قریش کے عہد مین داخل ہو وہ قریش کے عہد مین داخل ہو سکتا ہے اس پر خزاعہ رسول اللہ کے عہد مین داخل ہوے اور بنی بکر قریش کے عہد مین داخل ہوے

اور رسول اللہ نے (قریش کی طرف سے) لکھوایا کہ رسول اللہ اس سال قریش کے یہان سے (بغیر بیت اللہ جائے) لوٹ جائین گے -

اور سال آیندہ مین ہم الگ ہو جائین گے اور رسول اللہ اپنے اصحاب کو لیکر مکہ مین داخل ہونگے - اور تین دن وہان رہین گے - اور سوارون کے ہتیار صرف تلوارین ہون گی جو میان مین پڑی ہوئی رہین گی -

۲۸ ابوجندل کا مسلمان ہوکر رسول اللہ پاس آنا اور عہدنامہ کے موافق سہیل کو اوسکا واپس دیا جانا اور عہدنامہ کا اختتام

یہان یہ شرائط لکہی ہی جا رہی تہین - اور رسول اللہ صلعم یہ عہدنامہ لکھوا ہی رہے تہے کہ ابوجندل ابن سہیل بن عمرو بکڑا اور زنجیرون مین بندہا ہوا آیا - جو بہاگ کر رسول اللہ صلعم کی طرف چلا آیا تہا - اور جو خواب رسول اللہ صلعم نے دیکھا تہا اوس سے تمام اصحاب کو خیال ہو گیا تہا کہ اونکی فتح ہوگی اور اس مین اونکو کچھ شک باقی نہین رہا تہا - جب اونہون نے دیکھا کہ صلح ہوئی - اور فتح نہین ہوئی تو اون کو یہ بات نہایت گران گزری اور ہلاک ہونے کے قریب ہو گئے -

جب سہیل نے اپنے بیٹے ابوجندل کو دیکھا تو اوسے لے لیا - اور بولا - کہ محمد میرے

اور تمہارے درمیان مین اس کے آنے سے پیشتر قضیہ فیصل ہو چکا ہے اور عہدنامہ
ٹھیر چکا ہے (کہ جو کوئی قریش کا آدمی اپنے ولی کے بلااذن آوے گا اوسے واپس دینگے)
فرمایا تو سچ کہتا ہے - اور سہیل نے اوسے قریش کی طرف لیجانے کے واسطے پکڑا - ابوجندل
چلایا یامعشر المسلمین - مجھے مشرکین کی طرف لیجانے دیتے ہو کہ وہ مجھے میرے دین سے
پھیر دین - اور میرے ساتھہ فتنہ برپا کرین ایک تو مسلمان صلح نامہ سے دل شکستہ ہورہے تھے اور
اب اوس سے مسلمان لوگون مین اور بھی جوش پیدا ہوا -

رسول اللہ نے ابوجندل سے کہا - کہ تو صبر کر اور خدا تعالی سے اجر کا امیدوار رہو - اللہ تعالی
تیرے لئے اور اور جو کمزور مسلمان تیرے ساتھہ ہین اونکے لئے کوئی سبیل بہتری کی ضرور پیدا
کرے گا - ہم نے تو واسپ ہیجد ینے کا قریش سے اقرار کیا ہے ہم اون سے اپنے عہد کے
خلاف نہین کرینگے -

ابن اسحاق کہتا ہے کہ عمر بن الخطاب یہ دیکھکر اوٹھے - اور ابوجندل کے ساتھہ ساتھہ چلدیئے
اور اوس سے کہنے لگے - کہ صبر کر اور خدا سے اجر کی امید رکھہ - یہ لوگ مشرکین ہین - ان مین
سے کسی کا خون کر دینا کتے کے خون سے زیادہ نہین ہے - اور اپنی تلوار اوسکے پاس
کو کی - اس خیال سے کہ وہ تلوار کو لے اور اپنے باپ کو اوس سے مار ڈالے - مگر ابن اسحاق
کہتا ہے کہ اوس نے اپنے باپ کے قتل سے جی چرایا - اور اوسے قتل نہ کیا -

پھر صلح نامہ پر مسلمانون کی طرف سے کتنے ہی آدمیون کی شہادت لکھی گئی - جنمین ابوبکر عمر
عبدالرحمن بن عوف وغیرہ تھے اور مشرکین کی طرف سے کئی لوگونکے دستخط ہوے -

۱۸ رسول اللہ اور مسلمانون کا قربانی کرنا اور بال منڈوانا اور اس صلح کے عمدہ نتایج -	پھر جب رسول اللہ صلعم اس قضیہ سے فارغ ہو گئے - تو آپ نے مسلمانون کی طرف مخاطب

ہو کر کہا - اُٹھو - اور قربانی کرو - اور سر منڈاؤ - مگر کسی نے اس حکم کی تعمیل کے لیئے حرکت نہ کی اس لیئے رسول اللہ نے یہ بات کئی مرتبہ کہی - لیکن جب کوئی حکم کی تعمیل کے لیئے نہ اُٹھا - تو آپ آزردہ خاطر ہو کر اپنے مکان مین بی بی ام سلمہ کے پاس گئے اور اون سے جا کر اسکا ذکر کیا - اونہون نے (ایک نہایت دانائی کی تدبیر بتائی اور) کہا یا نبی اللہ آپ باہر جایئے اور کسی سے کچھ نہ کہیئے - اور خود اپنے بدنون کو قربان کر دیجئے - اور اپنے بال منڈاڈالیئے چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا -

جب مسلمانون نے دیکھا کہ آپ نے قربانی کی اور بال منڈوائے تو سب اُٹھے اور قربانیان ذبح کین اور بال منڈوا ڈالے اور ایسے جوش مین بھرے کہ جلدی مین ازدحام کے سبب ایک دوسرا ایک دوسرے کو قتل کرنے لگا -

پھر اس صلح کے نتائج ایسے اچھے ہوے - کہ اسلام مین اس سے پیشتر جتنی فتحین ہوئی تھین اون مین سے کوئی فتح اس کے برابر مفید نہین ہوئی تھی - اس سے مخلوق امن چین سے ہوگئی - اور ان دو سال آیندہ مین اتنے مسلمان ہوے کہ اب تک اس قدر لوگ مسلمان نہین ہوے تھے - بلکہ اس سے کہین زیادہ لوگ مسلمان ہو گئے -

۴۲ ابو بصیر کا مسلمان ہو کر مدینہ آنا اور قریش کے طلب کرنے پر بھاگنا اور ساحل بحر پر مسلمانان مکہ کو جمع کر کے قزاقی کا پیشہ کرنا اور قریش کی تحریک پر نبی صلعم کے پاس چلا آنا -

پھر جب رسول اللہ صلعم حدیبیہ سے واپس ہو کر مدینہ تشریف لائے - تو ایک شخص ابو بصیر عتبہ بن اسید بن جاریۃ الثقفی آپ کے پاس آیا جو مسلمان ہو گیا تھا اور اون لوگون مین سے تھا کہ جنھین قریش نے محبوس کر لیا تھا - جب قریش کو معلوم ہوا - کہ وہ رسول اللہ کے پاس آیا - تو ازہر بن عبد عوف اور اخنس بن شریق نے رسول اللہ کے پاس اپنی طرف سے بنی عامر بن لوی کے ایک آدمی کے ہاتھ

ایک خط بھیجا اور اوس کے ساتھ اپنے ایک مولی کو بھی کر دیا۔ اور ابو بصیر کو عہد نامہ کے بموجب واپس طلب کیا۔

رسول اللہ نے ابو بصیر سے کہا۔ تجھے معلوم ہے کہ ہم اون لوگون سے عہد کر چکے ہین اور ہمارے دین مین خلاف عہد کوئی کام کرنا روا نہین ہے۔ تو ان دونون آدمیون کے ساتھ جو تیرے لینے کو آئے ہین ذی الحلیفہ تک (جہان تک کہ ہمارا علاقہ ہے) چلا جا۔ (اسیر ابو بصیر اونکے ساتھ ذی الحلیفہ کو چلا گیا) اور وہان جاکر وہ سب لوگ آرام کے لئے بیٹھے۔ اور ابو بصیر نے ان دونون مین سے ایک کی تلوار لے لی۔ اور اوس سے اوسے مار ڈالا۔ اور دوسرا جو مولی تھا اوسکے ہاتھ سے بچ گیا۔ وہ رسول اللہ صلعم کے پاس بسرعت تمام بھاگ آیا۔ اور آپ سے یہ حال بیان کر دیا۔ کہ ابو بصیر نے میرے ساتھی کو مار ڈالا ہے۔

پھر ابو بصیر بھی رسول اللہ کے پاس آیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اپنا عہد پورا کر دیا۔ اور خدا تعالی نے مجھے اون لوگون سے بچا دیا ہے۔ رسول اللہ نے کہا ابو بصیر تو آتش جنگ کو مشتعل کرنے والا ہے۔ اگر اوس مقتول کے کوئی اور آدمی ہوتے تو کیا نتیجہ ہوگا جب ابو بصیر نے آپ کا یہ کلام سُنا تو وہ جان گیا کہ آپ اوسے قریش کی طرف پھر واپس کر دین گے اس لیئے ابو بصیر وہان سے بھاگا۔ اور سیدھا بھاگ کر ساحل بحر پر ذو المروہ کے اطراف مین جاکر رہنے لگا جہان سے قریش کے قافلے شام کو آیا جایا کرتے تھے۔

جب ابو بصیر کا حال مکہ کے اون مسلمانون نے سنا جو وہان رہتے تھے تو وہ لوگ بھی ابو بصیر کے پاس چلے گئے۔ جنمین ابو جندل بھی تھا۔ اور رفتہ رفتہ کوئی ستر آدمی اوسکے پاس جمع ہو گئے۔ اور قریش کے قافلے جو اودہر سے ہو کر گزرتے اونہین لوٹتے اور تنگ کرنے لگے۔

جب قریش نے یہ کیفیت دیکھی - اور اون سے نہایت تنگ ہو گئے تو اونھون نے رسول اللہ صلعم سے پیغام سلام کئے اور آپ کو اللہ کے واسطے دلانے اور صلہ رحم کی درخواستیں کین کہ مسلمانون کو کسی طرح روکین اور لوٹ کھسوٹ سے منع کرین - تب رسول اللہ نے اونہین کہلا بھیجا کہ جو شخص ہمارے پاس چلا آئیگا اوسکو امن دی جاوے گی (اور قریش کے پاس نہین بھیجا جاویگا) اسلئے وہ لوگ آپ پاس چلے آئے اور آپ نے اونہین اپنے پاس رکھہ لیا -

سنہ ۶ھ رسول اللہ کا مسلمان عورتون کو کفار کو نہ دینا اور مشرکون اور مسلمانون کے نکاح کی حلت و حرمت

اسی سنہ ۶ ہجری مین سورہ فتح بھی نازل ہوئی ہے اور چند مسلمان عورتین بھی ہجرت کرکے رسول اللہ کے پاس آئی تہین - اون مین ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بھی تہی - اس واسطے اوس کے بھائی عمارہ اور ولید دونون اوسکے مانگنے کے واسطے آئے مگر جب اللہ تعالی کے بیان سے اس باب مین یہ آیت نازل ہوئی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جَآءَکُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُھٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْھُنَّ ؕ اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِھِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْھُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْھُنَّ اِلَی الْکُفَّارِ ؕ لَا ھُنَّ حِلٌّ لَّھُمْ وَلَا ھُمْ یَحِلُّوْنَ لَھُنَّ ؕ وَاٰتُوْھُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنْکِحُوْھُنَّ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِکُوْا بِعِصَمِ الْکَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْیَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ مسلمانو جب تمہارے پاس عورتین ہجرت کرکے آیا کرین تو تم اوسکے ایمان کی جانچ کر لیا کرو یون تو اونکے ایمان کو اللہ ہی خوب جانتا ہے - تاہم جانچ کر لینا ضرور ہے - سو اگر جانچنے سے تم اونکو سمجہو کہ مسلمان ہین تو اونکو کافرون کی طرف واپس نہ کرو - نہ تو یہ عورتین کافرون کو حلال ہین اور نہ کافر ان عورتون کو حلال - اور جو کچہہ کافرون نے ان پر خرچ کیا ہے وہ اون کافرون کو ادا کردو - اور اسمین بہی تم پر کچہہ گناہ نہین کہ اون عورتون کو اونکے مہر دے کر تم خود نکاح کرلو - اور اون کافر

عورتون کے ناموس پر قبضہ نرکہو جو تمہارے نکاح مین ہون اور جو تم نے اون پر خرچ کیا ہو وہ کافرون سے مانگ لو اور جو اونہون نے اپنی عورتون پر خرچ کیا ہے وہ اپنا خرچ کیا ہوا تم سے مانگ لین) تو رسول اللہ نے کسی عورت کو مکہ کو واپس نہین کیا - اور حضرت عمر بن الخطاب نے اپنی دو عورتون کو طلاق دیدی یہ دونون مشرک تہین - اون مین سے ایک کا نام ام کلثوم بنت عمرو بن جرول تہا اوس سے ابو جہم بن حذیفہ بن غانم نے نکاح کرلیا - اور دوسری کا نام قریبہ بنت ابی امیہ تہا -

۴۴ سریہ عکاشہ و محمد بن مسلمہ و ابوعبیدۃ بن الجراح اسی سنہ ہجری مین کتنے ہی سریہ اور غزوات ہی ہوے ہین -

جن مین سے ایک سریہ عکاشہ بن محصن کا ہے - جو چالیس آدمیون کے ساتہ غمر کو گیا تہا - مگر چونکہ وہان کے لوگون کو خبر ہوگئی - وہ بہاگ گئے - لیکن جب طلائع لشکر نے اونکے پیچہے دوڑ لگائی تو دو سو اونٹ اونہین مل گئے - انہین کو وہ پکڑ کر مدینہ لے آئے - یہ واقعہ ربیع الاخر کے مہینے کا ہے -

انہین سرایا مین سے ایک سریہ محمد بن مسلمہ کا ہے - جسے رسول اللہ صلعم نے دس سوار دیکر ربیع الاول کے مہینے مین بنی ثعلبہ بن سعد پر بہیجا تہا - مگر دشمن ایک کمین مین چہپ رہے اور یہ لوگ غافل ہوکر ایک مقام پر سب سو گئے - پہر اونہون نے نکلکر اونکے سب ہمراہیون کو قتل کردیا صرف محمد بن مسلمہ بچ گیا اور وہ بہی زخمی ہوکر -

انہین مین ایک ابو عبیدۃ بن الجراح کا سریہ ہے - جو ذی القصہ کی طرف ماہ ربیع الاخر مین چالیس آدمیون کے ساتہ گئے تہے - مگر ذی القصہ کے لوگ اونکی خبر پاکر بہاگ گئے - اور مسلمان اونکے اونٹ پکڑ لائے - اور ایک شخص جو گرفتار ہوگیا تہا مسلمان ہوگیا - اِس واسطے

رسول اللہ صلعم نے اوسے چھوڑ دیا -

۴۵ زید بن حارثہ کے سریہ اور بنی جذیمہ کے مسلمانوں کا مال و اسباب واپس کرنا

انہین مین ایک سریہ زید بن حارثہ کا جموم پر ہے - جہان اونہین قبیلہ مزنیہ کی ایک عورت ملی جسکا نام حلیمہ تہا - اوسنے مخبری کر کے بنی سلیم کا ایک مقام زید کو ایسا بتا دیا - کہ جہان سے انہین بہت اونٹ اور بکریان مل گئین - اور وہ اوسکے شوہر کو بہی رات مین پکڑ لائے - لیکن رسول اللہ صلعم نے اوس عورت کو اور نیز اوسکے شوہر کو چہوڑ دیا -

اور ایسے ہی ایک سریہ زید کا عیص پر ماہ جمادی الاولی مین ہوا ہے - اسمین اونہون نے ابو العیص بن الربیع کا مال و اسباب چہین لیا تہا - اور ابو العیص مدینہ آکر زینب بنت النبی صلعم کے پاس پناہ گیر ہوا تہا جسکا ذکر غزوہ بدر مین اوپر ہو چکا ہے -

ایسے ہی زید کا ایک اور سریہ بہی ہے جسمین وہ ثعلبہ پر پندرہ آدمیون سے جمادی الآخری مین گئے تہے مگر اون مین سے وہ لوگ بہاگ گئے - اور زید اونکے بیس اونٹ پکڑ لائے -

اسی ماہ جمادی الاخرہ مین زید بن حارثہ نے حسمی پر ایک سریہ کیا ہے - اوسکا سبب اسطرح ہوا تہا - کہ رفاعہ بن زید الجذامی جو بطن ضبی سے تہا نبی صلعم کے پاس صلح حدیبیہ مین آیا تہا - اور رسول اللہ صلعم کو مدینہ مین ایک غلام دیا تہا وہ مسلمان ہو گیا - اور اسلام مین بہت پکا نکلا - پہر رسول اللہ صلعم نے اوس کی قوم کے لوگون کو ایک خط لکہا اور اونہین اسلام کی طرف بلایا - وہ بہی مسلمان ہو گئے پہر وہ حرۃ الرجلا کو چلے گئے -

اسی زمانہ مین دحیہ بن خلیفہ الکلبی جسے رسول اللہ صلعم نے قیصر روم کے پاس سفارت پر بہیجا تہا وہ قیصر کے پاس سے شام کے ملک مین ہو کر واپس آ رہا تہا جب وہ سرزمین جذام

مین پہونچا - تو ہنید بن عوص اور اوسکا بیٹا عوص الہنید الضلیعی جو جذام کا ایک بطن ہے اوسپر
چڑہ دوڑے - اور جو کچہہ مال و اسباب اوسکے پاس تہا وہ سب چہین لیا -
جب یہ خبر بنی خنیب کو پہونچی جو رفاعہ کی قوم کے آدمی تہے اور مسلمان ہو گئے تہے تو
وہ اکٹہے ہو کر ہنید پر اور اوسکے بیٹے عوص پر حملہ آور ہوے اور اون سے لڑے - اور بنی
خنیب کی فتح ہوئی - اور جسقدر اونہون نے وحیہ کا مال و اسباب لیا تہا وہ سب اونہون نے
ہنید سے چہین لیا - اور وحیہ کو وہ سب لیکر دیدیا - پہر وحیہ وہان سے نبی صلعم کے پاس آیا
اور یہ سب حال آپ سے عرض کر دیا -
اس واسطے رسول اللہ صلعم نے ایک لشکر دیکر اونکی طرف زید بن حارثہ کو بہیجا اور اون لوگون نے فضا فض
پر تاخت کی اور جو مال وہان پایا اوسے جمع کیا - اور ہنید اور اوسکے بیٹے کو قتل کر ڈالا -
جب یہ خبر بنی خنیب کو پہونچی - جو رفاعہ بن زید کے لوگ تہے - تو اون مین کے کچہہ
لوگ زید بن حارثہ کے پاس آئے اور کہا ہم تو مسلمان ہین - ہمین تم نے کیونکر لوٹا - زید نے
کہا اگر تم مسلمان ہو تو ام الکتاب قران شریف کو پڑہ کر سناؤ - اون مین سے حسان بن ملہ
نے قرآن پڑہ کر سنایا - زید نے جب قرآن اون سے سن لیا - تو حکم دیا کہ لشکر مین منادی
کر دین کہ جو کچہہ ہمنے اون لوگون سے لیا ہے جہان سے یہ لوگ آئے ہین وہ ہم پر
حرام ہے - اور یہہ ارادہ کیا کہ جو اونکے قیدی ہین وہ اونہین واپس کر دیے جائین - مگر
اسی مین زید کے ہمراہیون مین سے بعض نے یہ رائے دی کہ احتیاط کرنا چاہیے کہین کچہہ
یہ لوگ ہمین دہوکا نہ دیتے ہون - اس لیے زید نے تسلیم سبایا مین توقف کیا اور کہا - کہ اونکا
واپس کرنا اللہ تعالی کے حکم پر منحصر ہے (یعنی جب رسول اللہ حکم دینگے تو وہ واپس
کیے جائینگے) مگر لشکر کو حکم دیدیا کہ وہ بنی خنیب کی وادی مین نہ جائین -

اس پر جذامیون کے سوار رفاعہ بن زید کے پاس گئے جو اسوقت کراع ربہ مین تہا - اور اوسے اس وقت تک اسکا کچھہ حال معلوم نہ تہا - اور اس سے جا کر کہا - کہ تو تو یہان بیٹہا ہوا بکریون کا دودہ دوہ رہا اور چین کر رہا ہے - اور وہان جذام کی عورتین قید ہوگئی ہین تجھے اوس خط سے بڑا دہوکا ہوا جو تیرے پاس آیا ہے - تو اوسی پر پہولا بیٹہا ہے -

جب رفاعہ نے یہ حال سُنا تو وہ اپنی قوم کے کچھہ آدمی لیکر مدینہ آیا - اور رسول اللہ صلعم کا خط آپ کے روبرو پیش کیا - آپ نے فرمایا مین اور تو سب کچھہ تلافی کر سکتا ہون مگر جو لوگ مارے گئے اونکی نسبت کیا کیا جائے - بنی ضبیب بولے کہ جو لوگ زندہ ہین وہ لوگ ہمارے پاس ہین اور جو مارے گئے وہ ہمارے قدمون کے نیچے ہین یعنی انہین ہم نہین مانگتے اور انکی نسبت کچھہ بحث نہین کرتے جو ہو گیا ہو گیا اون کی بھی کا چارہ نہین ہے) رسول اللہ نے اسے منظور کر لیا - اور علی بن ابی طالب کو زید بن حارثہ کے پاس انکے ساتھہ بھیجا زید بن حارثہ نے اونکا تمام مال اونکو واپس دیدیا - یہانتک کہ جو کسی عورت کی ننده کجاوہ کے نیچے تہا وہ بہی نکالکر اونکے حوالہ کر دیا - اور قیدی بہی سب چھوڑ دیے -

اور ایسے ہی ایک سریہ زید بن حارثہ کا ماہ رجب مین وادی القریٰ کی طرف ہوا ہے -

۷۶ عبد الرحمن بن عوف کا سریہ دومۃ الجندل پر

انہین سرایا مین سے ایک سریہ عبد الرحمن بن عوف کا دومۃ الجندل کی طرف ہے - جو شعبان مین ہوا تہا - وہان کے لوگ مسلمان ہو گئے اور عبد الرحمن نے تماضر بنت الاصبغ سے جو اونکا رئیس تہا نکاح کیا - یہی عورت ابو سلمہ کی مان تہی -

۷۷ سریہ علی بن ابی طالب فدک پر

انہین سرایا مین سے علی بن ابی طالب کا فدک پر ماہ شعبان مین سریہ ہوا ہے وہ سو آدمی لے گئے تہے - اور اسکی وجہ یہ ہوئی تہی - کہ رسول اللہ صلعم کو یہ خبر ملی تہی کہ بنی سعد کا ایک جتہا اکٹہا ہوا ہے اور وہ چاہتے ہین کہ خیبر والون کی مدد کرین

علی نے اون سے ایک جاسوس کو پکڑ لیا - اوس نے اونہین خبر دی کہ یہ خیبر والون کی طرف گیا ہے اور اون سے کہا ہے کہ ہم تمہاری اس شرط پر مدد کرین گے کہ خیبر کے میوہ جات کچھہ ہمین دو -

۴۸ زید بن حارثہ کا یا ابو بکر کا سریہ بنی فزارہ پر اور بدر کے پوستے کے عوض مسلمانان مکہ کا چھڑانا

اور انہین سرایا مین سے ایک سریہ زید بن حارثہ کا ام قرفہ پر ماہ رمضان مین ہوا ہے جو ایک بڑی بوڑہی عورت تہی - زید یہان سے گئے - اور وادی القریٰ مین پہونچکر بنی فزارہ سے اونکا مقابلہ ہوا - مگر وہان اونکے ہمراہی مارے گئے - اور زید بہی مقتولین کے درمیان نہایت زخمی ہوکر گر گئے اور اونہین سے نکل کر آئے -

اِس پر زید نے قسم کہائی کہ جنابت کا غسل اوس وقت تک نہ کرون گا (یعنی بی بی کے پاس اوس وقت تک نہ جاؤنگا) جب تک کہ بنی فزارہ پر غزا نہ کرون - اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے اونہین بنی فزارہ کی طرف بہیجا - اور فریقین کا وادی القریٰ مین مقابلہ ہوا - زید نے اونکے بہت آدمی مارے اور پکڑے اور اُم قرفہ کو بہی اسیر کیا - اوسکا نام فاطمہ بنت ربیعہ بن بدر تہا اور وہ بہت بوڑہی عورت تہی اور اوسکے ایک بیٹی بہی تہی - زید نے اس ام قرفہ کو دو اونٹوں کے درمیان باندہ دیا جس سے اوسکے چیر کر دو ٹکڑے ہوگئے - پہر زید اوسکی بیٹی کو لیکر نبی صلعم کے پاس چلے آئے - اِس کی بیٹی سلمہ بن الاکوع کے حصّہ مین آئی تہی - رسول اللہ نے اوس سے اوسے مانگ لیا - اور حزن بن ابی وہب کے پاس اوسے بہیجدیا - پہر اِسکے پیٹ سے عبداللہ بن حزن پیدا ہوا -

مگر سلمہ بن الاکوع اِس سریہ مین ابو بکر کو سردار بتاتا ہے - اوس سے جو روایت آئی ہے وہ اِس طرح ہے کہ وہ کہتا ہے رسول اللہ صلعم نے ہم پر ابو بکر کو امیر بنایا - اور ہم بنی فزارہ پر چڑہکر گئے

اور نماز صبح کے وقت اون پر پہونچے۔ اور انہیں لوٹنا شروع کردیا۔ اور مین نے کتنے ہی آدمیون کو اون مین سے پکڑلیا۔ اور لیکر ابوبکر کے پاس آیا۔ انہیں بنی فزارہ کی ایک عورت تہی اور اوسکی بیٹی بہی اوسکے ساتہہ تہی جو عربون مین ایک نہایت خوبصورت لڑکی تہی۔ ابوبکر نے وہ لڑکی مجہہ کو عطا کردی۔ جب مین مدینہ کو آیا تو نبی صلعم مجہے سوق مدینہ مین ملے۔ اور مجہہ سے کہا ابو سلمہ اللہ کے واسطے یہ عورت تو مجہے دیدے۔ سلمہ کہتا ہے مین نے رسول اللہ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجہے اوسکا حسن بہت اچہا معلوم ہوتا ہے اور مین نے ابہی اوسے چہوا تک بہی نہین ہے۔ رسول اللہ خاموش ہوکر چلے گئے۔ جب دوسرا روز ہوا تو آپ نے پہر وہی فرمایا۔ مین نے وہ عورت آپ کو دیدی آپ نے اوسے مکہ کو بہیجدیا۔ اور جو مسلمان قیدی مکہ مین تہے وہ اوسکے عوض مین چہڑا لئے۔

۴۹ سریہ کرز اور عمر بن الخطاب کا بیاہ سے نکاح اور طلاق اور نماز استسقا۔

انہیں سرایا مین سے ایک سریہ کرز بن جابر الفہری کا تہا جنکی طرف سے عرنیون نے نبی صلعم کے راعی کو مار ڈالا تہا۔ اور آپ کے اونٹ نکال لے گئے تہے۔ یہ سریہ ماہ شوال مین بیس سوارون سے ہوا تہا۔

اسی سال مین عمر بن الخطاب نے جمیلہ بنت ثابت بن افلح عاصم کی بہن سے نکاح کیا تہا اوسکے بطن سے حضرت عمر کا بیٹا عاصم پیدا ہوا۔ پہر آپ نے اوسے طلاق دیدی۔ اور یزید بن حارثہ نے اوس سے نکاح کرلیا۔ یزید کا بیٹا اوسکے پیٹ سے عبدالرحمن بن یزید پیدا ہوا جو عاصم کا مادر زاد بہائی کہتا تہا۔

اسی سال عرب مین ایک سخت قحط پڑا تہا۔ اور لوگون کو اوس سے سخت تکلیف ہوئی تہی۔ اور رسول اللہ صلعم ماہ رمضان مین لوگون کو لیکر نماز استسقا کے واسطے تشریف لے گئے تہے۔

رسول اللہ صلعم کا پادشاہان اطراف کو خطوط لکھنا

۵۰ شاہان اطراف کے پاس رسول اللہ کا قاصدون کو بہیجنا

اِسی سال رسول اللہ صلعم نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی وغیرہ پادشاہان اطراف کے پاس قاصد بہیجے تہے - ان مین سے حاطب[1] بن بلتعہ کو مقوقس کی طرف مصر کو بہیجا تہا اور شجاع[2] بن وہب الاسدی کو حارث بن ابی شمر الغسانی کی طرف - اور دحیہ[3] کو قیصر کی طرف اور ایسے ہی سلیط[4] بن عمرو العامری کو ہوذہ بن علی الحنفی کی طرف روانہ کیا تہا - اور عبداللہ[5] بن حذافہ کو کسریٰ کے پاس بہیجا تہا - اور عمرو[6] بن امیہ الضمری کو نجاشی کے پاس اور علا[7] بن الحضرمی کو منذر بن ساوی کے پاس جو عبدالقیس سے تہا روانہ فرمایا تہا اور بعض نے بیان کیا ہے کہ یہ قاصد سنہ ہجری مین آپ نے بہیجے ہین - واللہ اعلم

۵۱ مقوقس کا رسول اللہ کے فرمان کا اعزاز کرنا

ان مین سے مقوقس والی مصر نے نبی صلعم کے نوشتہ کا بخوبی اکرام کیا اور بتحدست نبوی مین (اور تحفون کے ساتہہ) چار لونڈیان بہی روانہ کین - جنمین سے ایک بی بی ماریہ قبطیہ تہین جو رسول اللہ صلعم کے فرزند ابراہیم کی مان تہین (اور ایک شیرین تہی جو حسان بن ثابت کو رسول اللہ نے دیدی تہی -)

۵۲ ہرقل کا نبی صلعم کے خط کا اعزاز کرنا اور بطارقہ سے اتباع کو کہنا اور دحیہ کا ضغاطر کے پاس جانا - اور اوس کا قتل اور ہرقل کا ابوسفیان سے رسول اللہ کا حال پوچہنا اور نبوت کی تصدیق کرنا

رہا قیصر جس کا نام ہرقل تہا سو اوس نے بہی رسول اللہ کے خط کا خوب اعزاز کیا - اور اوسے اپنی رانون اور کولہ کے درمیان رکہہ لیا - اور رومیہ مین ایک شخص کو جو کتب مقدس پڑہا ہوا تہا ایک خط بہیجکر رسول اللہ کا حال دریافت کیا - اِس رومیہ والے نے ہرقل کو لکہا - کہ یہ وہ ہی نبی ہے جسکا ہم انتظار کر رہے ہین - اسکی نبوت مین کوئی شک نہین ہے - تجہے چاہیئے کہ تو اوسکا اتباع کر اور اوسکی نبوت کی تصدیق کر

اسواسطے ہرقل نے اون روم کے بطارقہ کو جمع کیا جو اوسکے قلعہ مین رہتے تھے۔ اور جہان مکان مین جمع کیا تھا اوسکے دروازے بند کرادئے۔ پہر آپ اپنے محل سرا سے ایک کہڑکی مین آیا۔ اور اون سے اونچا ہو بیٹھا۔ تاکہ اوس پر کسی کی دسترس نہو اوسے اپنی جان کا خوف تہا۔

اور اون سے کہا مجھے اس شخص (عربی) نے ایک خط بہیجا ہے۔ اور مجھے اپنے دین کی دعوت کرتا ہے۔ مین جانتا ہون کہ وہ وہی نبی ہے جسکا ذکر ہماری کتابون مین لکھا ہوا ہے کہ وہ آیندہ زمانہ مین پیدا ہوگا۔ آؤ ہم سب اوس کی تصدیق اور اوسکا اتباع کرین۔ جس سے ہماری دنیا بہی اچہی رہے اور آخرت بہی اچہی ہوجاے۔ یہ سنتے ہی اون سب نے ایکدم سے غل مچا دیا۔ اور سب وہان سے اُٹھکر دروازون کیطرف بہاگے۔ کہ باہر نکل جائین مگر ہرقل نے فوراً اپنی بات پلٹ دی۔ اور کہا کہ انہین میرے پاس لاؤ۔ اوسے اپنی جان کا خوف ہوا اونہین بُلاکر کہا۔ کہ مین نے یہ بات تمسے اس لئے کہی تہی۔ کہ دیکھون تم اپنے دین مین کیسے مضبوط ہو۔ اس سے مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ جیسا مین چاہتا تہا تم ویسے ہی نکلے۔ ہرقل کی یہ بات سنکر سبنے اوسے سجدہ کیا۔ اور پہر ہرقل اپنے مکان مین چلا گیا۔

اور دحیہ سے بلاکر کہا مین جانتا ہون کہ محمد نبی مرسل ہین۔ لیکن مجھے رومیون سے اپنی جان کا خوف ہے اگر مجھے یہ خوف نہوتا تو مین اونکا اتباع کرتا۔ تو ضغاطر کے پاس جو روم کا اسقف اعظم ہے جا اور اوس سے محمد کا حال بیان کر دیکہہ وہ اوس کی نسبت کیا کہتا ہے۔

اس واسطے دحیہ ضغاطر کے پاس گیا۔ اور اوس سے رسول اللہ صلعم کا سب حال بیان کیا۔ ضغاطر نے کہا یہ شخص تو نبی مرسل ہے ہم نے اِنکی صفت لکھی ہوئی دیکہی ہے۔

اور ہماری کتاب مین اوس کا ذکر ہے۔ پہر اپنا عصا لیا۔ اور رومیون کے سامنے گیا۔
ایک کنیسہ مین اسوقت جمع تہے۔ پہر اوسنے کہا یامعشر روم ہمارے پاس احمد کے
پاس سے ایک نوشتہ آیا ہے۔ اوس مین ہمین اللہ کی طرف بلاتا ہے اور مین تو یہ کلمہ
پڑہتا ہون اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ جو
کہتا ہے کہا اسکے سنتے ہی سب لوگ اوسپر جہپٹ پڑے اور اوسے قتل کر ڈالا۔
پہر دحیہ لوٹ کر ہرقل کے پاس آیا۔ اور اوسے یہ سب حال سنایا۔ ہرقل نے کہا کہ
مین اسی بات کا تو اندیشہ کرتا تہا۔ ہمین اپنی جانون کا خوف ہے۔
اور قیصر نے رومیون سے کہا۔ کہ ہم اسے جزیہ دین اور اسکے خراج گزار بنجائین۔
مگر رومیون نے اسے نہ مانا۔ پہر اوس نے کہا کہ اچہا سوریہ کی سرزمین یعنی شام کا علاقہ ہم
اوسے دیدین۔ اور اوس سے صلح کرلین۔ مگر اس سے بہی اونہون نے انکار کیا۔
اور قیصر نے ابوسفیان کو اپنے پاس بلایا جو صلح حدیبیہ کی وجہ سے شام کو تجارت کے
واسطے چلا گیا تہا۔ جب وہ اوسکے پاس گیا۔ اور اوسکے ساتہہ اور بہی قریش کے کچہہ آدمی
گئے تو اونہین ہرقل نے ابوسفیان کے پیچہے بٹہلایا اور اون سے کہا کہ مین ابوسفیان سے
کچہہ باتین پوچہتا ہون اگر وہ جہوٹ بولے تو تم مجہے بتادینا (اور پیچہے اس لئے بٹہایا تہا
کہ آنکہون کے سامنے اگر ہون گے تو وہ ابوسفیان کی جہوٹ بات کو جہوٹ نہ کہہ سکین گے
ابوسفیان کہتا ہے کہ مجہے محمد سے ایسی عداوت تہی کہ اگر میری جہوٹ کی لوگ گرفت نہ کرتے
اور مجہے جہوٹا مشہور ہونے کا خوف نہوتا تو مین ضرور جہوٹ بولتا۔
پہر قیصر نے اوس سے محمد صلعم کا حال پوچہا۔ ابوسفیان کہتا ہے کہ مین نے اون کو
تحقیر کے ساتہہ یاد کیا۔ مگر اوس نے میری بات پر کچہہ التفات نہ کیا۔ بلکہ پوچہا کہ اوسکا نسب

تمہاری قوم مین کیسا ہے۔ مین نے کہا کہ وہ ہم مین نسب کا شریف ہے۔ پہر ہرقل نے کہا کہ کیا کوئی اوسکے خاندان مین پہلے بہی ایسا شخص گزرا ہے جو ایسی باتین کہتا ہو۔ مین نے کہا نہین ایسا تو کوئی شخص پہلے نہین گزرا ہے۔ پہر اوس نے پوچہا کہ کیا وہ بادشاہ تہا اور تم نے اوسکا ملک چہین لیا ہے۔ مین نے کہا نہین پہر اوس نے پوچہا کہ کون لوگ اوسکا اتباع کرتے ہین۔ مین نے کہا ضعفا اور مساکین اور نوجوان۔ پہر اوس نے پوچہا۔ کہ جو لوگ اوس کا اتباع کرتے ہین وہ اوس سے محبت کرتے اور اوسکے ہو رہتے ہین۔ یا اوسے چہوڑ دیتے اور نکل بہاگتے ہین۔ مین نے کہا کوئی شخص ایسا نہین ہوا کہ اسکا تبع ہوا ہو اور پہر اوسے چہوڑ دیا ہو۔ پہر اوس نے پوچہا۔ کہ تم سے اور اوس سے جو لڑائی ہوتی ہے اوسکا کیا نتیجہ ہوتا ہے مین نے کہا کبہی وہ غالب رہتا ہے اور کبہی ہم اوس پر غالب رہتے ہین۔ پہر پوچہا۔ کیا وہ دہوکا بہی دیتا اور عہدشکنی بہی کرتا ہے یا نہین۔ ابوسفیان نے کہا کہ مین نے ہاتناک کسی جواب مین کچہہ لگاوٹ کی بات نہ کہی تہی۔ مگر یہان مین نے یہ کہدیا کہ اوس نے ہم سے اب تک تو خلاف عہد کوئی کام نہین کیا ہے۔ اور آج کل ہماری اوس سے صلح ہے مگر ہمین آیندہ کو اوس سے اطمینان نہین ہے تعجب نہین کہ خلاف عہد کرے۔ ابوسفیان کہتا ہے کہ اس پر اوسنے کچہہ التفات نہ کیا۔

ابوسفیان کہتا ہے کہ پہر ہرقل نے مجہہ سے کہا مین نے تجہہ سے اوس شخص کا نسب پوچہا تو تو نے کہا کہ وہ نسب کا شریف ہے تو انبیا ایسے ہی ہوا کرتے ہین۔ اور مین نے تجہہ سے پوچہا کہ کیا کسی نے اوس کے خاندان مین پہلے بہی ایسا دعوے کیا ہے کہ وہ بہی اوسی کی تقلید کرتا ہو تو تو نے کہا۔ کہ کسی نے ایسا دعوی نہین کیا۔ اور مین نے پوچہا کہ کیا تم نے اوسکا ملک چہین لیا ہے کہ اس پیرایہ مین وہ اپنا گیا ہوا ملک پہر حاصل کرنا چاہتا ہو

تو تو نے کہا نہین - پہر مین نے پوچہا کہ اوسکے اتباع اور متبعین کون ہین تو تو نے کہا ضعفا اور مساکین سو اسطرح کے لوگ انبیا کا اتباع کیا کرتے ہین - پہر مین نے پوچہا کہ اوس کے متبعین اوس سے محبت کرتے ہین یا چہوڑ بہاگتے ہین - تو تو نے کہا کہ لوگ اوس سے محبت کرتے ہین کوئی اوسکو نہین چہوڑتا - سو ایمان کی حلاوت ایسی ہی ہوا کرتی ہے - کہ جب کبہی وہ کسی کے دل مین جگہ پکڑتی ہے تو پہر کبہی نہین نکلتی - پہر مین نے پوچہا کہ وہ غدر اور خلاف عہد بہی کیا کرتا ہے تو تو نے کہا نہین - اگر تو نے مجہہ سے یہ باتین سچ کہی ہین - تو دیکہہ لینا کہ وہ کوئی دن مین اس سرزمین کا مالک ہو جائے گا جو اس وقت میرے قدمون کے نیچے ہے - کاش کہ مین اوس وقت اوس کے سامنے ہوون اور اوس کے قدم دہویا کرون - پہر مجہہ سے کہا اچہا جا تو تیرا جہان جی چاہے -

ابوسفیان کہتا ہے کہ مین ہرقل کے پاس سے نکلا - تو اپنے ہاتہہ پر ہاتہہ افسوس سے مارتا تہا اور دل مین کہتا تہا - کہ ابن کبشہ کا معاملہ ایسا بڑا ہوگیا کہ ملوک روم اپنی ایسی بڑی سلطنت ہونے پر بہی اوس سے ڈرتے ہین - راوی کہتا ہے کہ جو خط رسول اللہ صلعم کا دحیہ ہرقل کے پاس لے گیا تہا وہ یہ ہے - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ط اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ ط وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ عَلَيْكَ ط (یہ خط محمد رسول اللہ کی طرف سے ہرقل بادشاہ روم کے نام ہے - سلام ہو اوس شخص پر جو ہدایت کے راستہ کا اتباع کرتا ہے - تو مسلمان ہو جا - اوس سے تو سلامت رہے گا - اور اگر تو مسلمان ہوگیا تو تجہے اللہ تعالی دوہرا اجر عطا فرمائے گا - اور اگر تو ہماری بات نہ مانے گا تو رعایا اور مزارعین کا گناہ بہی تیرے اوپر پڑے گا)۔

(کفار لوگ رسول اللہ کو ابن ابی کبشہ کے نام سے پکارا کرتے تھے - ابو کبشہ بنی خزاعہ کے بطن بنی غبشان کا ایک شخص تھا جس نے بتون کی پرستش چھوڑ دی تھی - اور عربون کے برخلاف شعری ستارہ کو پوجتا تھا - چونکہ رسول اللہ نے بھی عربون کے بتون کو چھوڑ دیا تھا سبب اونہیں ابو کبشہ کا بیٹا ضد و نفسانیت سے کہتے تھے)

۵۳ حارث حاکم شام کا جواب رسول اللہ کے خلاف اب حارث بن ابی شمر الغسانی کا حال سنئے - اوسکے پاس رسول اللہ کا فرمان شجاع بن وہب لیکر گیا - جب اوسنے پڑہا تو (بہت ناراض ہوکر) کہا کہ مین خود ہی (حملہ آور ہوکر) اوس کے پاس جاؤن گا - رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اوسکی مملکت تباہ ہوگی (اور وہ اُجڑ جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا)

۵۴ نجاشی کا رسول اللہ کے فرمان کو دیکھکر ایمان لانا اور ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے رسول اللہ کا نکاح - رہا نجاشی بادشاہ حبش - جب اوسکے پاس رسول اللہ صلعم کا فرمان عالیشان پہونچا - تو وہ ایمان لایا اور آپ کا اتباع کیا - اور جعفر بن ابی طالب کے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا - اور ساٹھ آدمیون کے ساتھ اپنے بیٹے کو رسول اللہ کے پاس روانہ کیا - مگر یہ لوگ سمندر مین غرق ہو گئے اور اوسی نے رسول اللہ کے پاس ام حبیبہ بنت ابی سفیان کو بھی بھیجا تھا - کہ آپ اون سے نکاح کرلین - یہ بی بی اپنے شوہر عبید اللہ بن جحش کے ہمراہ حبش کو ہجرت کر گئی تھین - وہان عبید اللہ نصرانی ہوگیا اور حبش مین ہی مرگیا -

اب اسوقت نجاشی نے ام حبیبہ سے درخواست کی کہ وہ رسول اللہ سے نکاح کرلین - ام حبیبہ نے اوسے منظور کرلیا اور اوس نے آپ سے نکاح کرا دیا - اور خود ہی اپنے پاس سے چار سو دینار اونکا مہر بھی ادا کر دیا - جب ابو سفیان نے سنا کہ اُم حبیبہ سے رسول اللہ صلعم نے نکاح کرلیا - تو بہت خوش ہوا کہ جوڑا ٹھیک ہے -

۵۵ پرویز کا رسول اللہ کے فرمان کو چاک کرنا اور بازان کو لکھنا کہ محمد کو پکڑ کر بھیجدے اور بازان کے قاصدون کے ہاتھ رسول اللہ کا پرویز کے قتل کی خبر دینا اور بازان کا اسلام۔

اب رہا کسریٰ۔ جب اوس کے پاس عبداللہ بن خذافہ رسول اللہ کا فرمان لیکر پہونچا۔ تو اوس نے آپ کے فرمان کو چاک کر کے پھینکدیا۔ اور رسول اللہ نے اِس کو سنکر فرمایا۔ کہ اوس کی سلطنت چاک ہوگئی۔ رسول اللہ کا فرمان اس کے نام اِس طرح تہا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی کسریٰ عظیمِ فارس ۔ سلام علٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَاٰمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ وَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ بِدُعَاءِ اللّٰہِ وَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً لِاُنْذِرَ مَنْ کَانَ حَیًّا وَیَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَی الْکَافِرِیْنَ فَاَسْلِمْ تَسْلَمْ ۔ وَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَاِنَّ اِثْمَ الْمَجُوْسِ عَلَیْکَ (یہ خط محمد رسول اللہ کی طرف سے کسریٰ پادشاہ فارس کے نام ہے۔ سلام اوس شخص پر جو ہدایت کا اتباع کرتا ہے۔ اور اللہ پر اور اللہ کے رسول پر ایمان لاتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ کوئی معبود بجز خدا کے نہین اور محمد اوس کے بندہ اور اوس کے رسول ہین۔ مین تجھے اللہ کی طرف بُلاتا ہون۔ اور تمام جمہور انام کے واسطے اللہ کی طرف سے رسول کر کے بھیجا گیا ہون کہ جو زندہ ہین اور گوش شنوا رکھتے ہین اونہین آیندہ کے عذاب سے ڈراؤن۔ اور جو بات کافرون کے لئے کہی جاتی ہے وہ حق ہو کر رہے گی۔ تو مسلمان ہوجا تاکہ تو سلامت رہے اور اگر تو نے روگردانی کی تو جان رکھ کہ تمام مجوس کا گناہ تیرے سر پڑے گا۔)

جب اوس نے یہ خط پڑہا تو اوسے چاک کر ڈالا۔ اور کہا وہ تو میرا غلام ہے غلام ہوکر مجھے ایسا کہتا ہے پہر بازان کو جو اوس کی طرف سے یمن کا حاکم تہا لکھا کہ یہ شخص جو حجاز مین اُٹھہ کہڑا ہوا ہے اوس کے پاس تو دو دلاور آدمیون کو اپنے پاس سے بہیج کہ وہ اُسے پکڑ کر

میرے حضور مین حاضر کرین -

اس واسطے بازان نے نابوہ (یا بابویہ) کو جو ایک دبیر اور عقلمند آدمی تہا اور ایک درفارسی والے کو جس کا نام خرخرہ تہا رسول اللہ کے پاس روانہ کیا - اور ایک خط بہی لکہا آپ ان دونون شخصون کے ساتہ کسریٰ کے پاس جائیے - اور نابوہ کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ کی خبر لاکر اوس کو سنائے -

جب قریش نے سنا - کہ کسریٰ نے رسول اللہ کے خط کے جواب مین ایسا حکم دیا ہے تو بہت خوش ہوئے اور آپسمین مبارکبادیان دینے اور کہنے لگے - کہ کسریٰ شہنشاہ محمد کے مقابلہ مین اٹہہ کہڑا ہوا - اب تمہین محمد کے دفعیہ کی تدابیر کرنے کی کوئی ضرورت نہی

یہ دونون قاصد رسول اللہ کے پاس آئے - آپ نے دیکہا کہ اون کی ڈاڑہی اور مونچہین منڈی ہین - اس پر آپ نے اونہین بری نظر سے دیکہا - اور فرمایا کہ تمہین کس نے حکم دیا ہے کہا ہمارے پروردگار نے (یعنی ہمارے پادشاہ نے) آپ نے فرمایا مگر میرے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ ڈاڑہی چہوڑون اور مونچہین کترواؤن -

پہر اون دونون نے اوس غرض کا ذکر کیا کہ جس کے واسطے وہ آپ کے پاس آئے تہے - اور اوس کے ساتہ یہ بہی کہا - کہ اگر آپنے حکم کی اطاعت کی تو بازان آپ کی کسریٰ سے سفارش کرے گا - اور اگر آپ حکم نہ مانین گے تو کسریٰ آپ کو اور آپ کی قوم کو ہلاک کروائے گا - آپ نے اون دونون سے کہا کہ اچہا آج تو ٹہیرو - کل میرے پاس آنا اسکا جواب دیا جائیگا

پہر رسول اللہ صلعم کے پاس آسمان سے خبر آئی کہ اللہ تعالی نے کسریٰ پرویز پر شیرویہ کو مسلط کر دیا - اور بیٹے نے باپ کو مار ڈالا رسول اللہ نے صبح ہی قاصدون کو بلایا - اور اونہین خسرو پرویز کے قتل کی خبر سنائی - اور اون سے کہا کہ میرا دین اور میری سلطنت کسریٰ کے

ملک تک پہنچین گے۔ اور وہان پہیل جائین گے جہان تک اونٹ اور گہوڑے جا سکتے ہین۔ اور اون
سے کہا بازان سے جا کر کہدو۔ کہ تو مسلمان ہوجا۔ اگر تو مسلمان ہوجائے گا تو جو ملک کہ تیرے
تحت حکومت ہے مین اوسے تیرے اوپر بحال رکہون گا۔ اور تیری قوم پر تجہے حاکم بنا دونگا
پہر خرخسرہ کو ایک مذہب اور نقرہ کا منطقہ عنایت کیا۔ جو آپ کو کسی بادشاہ (یعنی مقوقس)
نے بہیجا تہا۔

پہر یہ لوگ رسول اللہ کے پاس سے روانہ ہوے اور بازان کے پاس آئے۔ اور اوس سے
سارا حال بیان کیا۔ بازان نے کہا کہ یہ باتین تو بادشاہون کی سی نہین ہین۔ میرے نزدیک تو
وہ کوئی نبی معلوم ہوتا ہے اچہا ہم اوسکی بات کو دیکہتے ہین۔ اگر وہ بات جو اوس نے کہی ہے
سچ نکلی۔ تب تو وہ نبی ہے اور خدا کی طرف سے بہیجا ہوا ہے۔ اور اگر سچ نہ نکلی تو جیسا مناسب
ہوگا اوس طرح ہم اوس سے پیش آئین گے۔ اِسکے بعد کچہہ بہت روز نہین گزرے تہے کہ
اوسکے پاس شیرویہ کا فرمان آیا جسمین لکہا تہا کہ خسرو پرویز مارا گیا۔ اور اوسے شیرویہ نے اہل
فارس کے سبب سے مار ڈالا۔ کیونکہ پرویز نے اون کے سردارون کو قتل کرڈالا تہا۔ اور شیرویہ
نے بازان کو یہ بہی لکہا تہا کہ یمن والون کو اوس کی اطاعت کی طرف مائل کرے اور نبی صلعم سے
کسی طرح کی پرخاش نہ کرے۔

اِس فرمان کے آتے ہی بازان اور جو اوسکے ساتہہ ابنار فارس تہے وہ سب مسلمان ہوگئے۔
خرخسرہ کو حمیر لوگ (رسول اللہ کے منطقہ کی وجہ سے) صاحب المعجزہ کہتے تہے۔ اور اونکی
زبان مین معجزہ منطقہ اور کمر بند کو کہا کرتے ہین۔

| ۱۸ ہوذہ کا جواب اور رجال کا اسلام اور مرتد ہونا | اب ہوذہ بن علی کا حال سنیئے۔ یہ یمامہ کا بادشاہ تہا۔

اور دین کا نصرانی تہا جب سلیط بن عمرو اوس کے پاس گیا۔ اور اوسے اسلام کی دعوت کی۔

تو اوس نے رسول صلعم کے پاس اپنے سفیر بھیجے جس مین مُجّاعہ اور رجّال با بجیم یا رحّال بالحا بن عنفوہ بھی تھے۔ اور یہ کہلا بھیجا کہ اگر آپ اپنی حکومت اپنے بعد مجھے دیدین تو مین مسلمان ہو جاؤن گا۔ اور آپ کے پاس آؤن گا۔ اور آپ کی مدد بھی کرون گا۔ اور اگر آپ اسے منظور نہ کرین گے تو مین آپ سے لڑائی لڑون گا۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ یہ کسی طرح نہین ہو سکتا۔ اور اللہ سے دعا مانگی کہ اے اللہ تو اوسکے مقابلہ مین میری مدد کر۔ اسکے چند مدت بعد وہ مر گیا۔

رہے مجاعہ اور رجّال یہ دونون مسلمان ہو گئے۔ اور اون مین سے رجّال رسول اللہ صلعم کے پاس ہی رہ گیا۔ اور سورۃ البقر وغیرہ اوس نے پڑہی اور دین کے معاملات خوب سیکہ کر فقیہ ہو گیا۔ اور یمامہ کو پھر چلا گیا۔ مگر وہان جاکر مرتد ہو گیا۔ اور یہ گواہی دی کہ رسول اللہ صلعم نے مسیلمہ کو اپنی نبوت مین شریک کر لیا تہا۔ اِس سے جو فتنہ پیدا ہوا وہ اوس سے بڑہ کر تہا جو مسیلمہ کے سبب سے پیدا ہوا تہا۔

| ۷ ھ منذر حاکم بحرین کا اسلام اور رعایا کا جزیہ |

منذر بن ساوی جو بحرین کا حاکم تہا اوس کے پاس علاء بن الحضرمی پہونچا اور اوسے اور جو لوگ بحرین مین اوس کے ساتہ تھے اونہین مسلمان ہونے کو کہا۔ اور کہا کہ اگر مسلمان نہون تو وہ جزیہ دین۔ بحرین کے مالک اہل فارس تہے۔

منذر بن ساوی اور اوس کے ساتہ جو عرب تہے اور بحرین مین رہا کرتے تھے وہ سب مسلمان ہو گئے۔ لیکن اہل البلاد یہود و نصارے اور مجوس مسلمان نہ ہوے۔ مگر اونہون نے علاء اور منذر سے جزیہ دینے پر مصالحت کر لی اور یہ قرار پایا کہ ہر ایک بالغ سے ایک دینار لیا جایے بحرین مین کسی طرح کی لڑائی نہین ہوئی۔ کچھ لوگ تو وہان کے مسلمان ہو گئے اور کچھ لوگون نے

جزیہ دینا قبول کرلیا۔

۵۸ ام رومان کی موت اِس سال بھی حج کے کارپرداز مشرک ہی رہے - اور اِسی سال اُم رومان مرگئی جو بی بی عائشہ زوجہ رسول اللہ صلعم کی ماں تھی۔

سنہ ۷ ہجری

غزوہ خیبر

۵۹ رسول اللہ کی چڑہائی خیبر پر اور غطفان کا سامنے آنا اور عامر کا حدا اور قتل اور رسول اللہ کی دعا۔ جب رسول اللہ صلعم حدیبیہ سے واپس ہوکر آئے - تو مدینہ مین ذی الحجہ مین محرم کے کچھہ دنون تک رہے - اور پہر چودہ سو آدمیون سے جن مین دو سو سوار بہی تھے خیبر کو روانہ ہوے - خیبر کو کوچ محرم سنہ ۷ ہجری مین ہوا ہے - اور مدینہ پر آپ اِس وقت سباع بن عرفطہ الغفاری کو خلیفہ کر گئے تھے۔

غرض آپ مدینہ سے روانہ ہوکر اپنے لشکر سمیت رجیع مین جاکر قیام پذیر ہوے - تاکہ خیبر والون کے اور غطفان کے درمیان مین حائل ہوجائین - اور ایک کو دوسرے فریق کی مدد نہ کرنے دین - کیونکہ غطفان رسول اللہ صلعم کے برخلاف اہل خیبر کی مدد پر تھے - چنانچہ غطفان نے قصد کیا - کہ یہود کی جاکر مدد کرین - مگر اونہین یہ خوف ہوا - کہ اگر وہ اُدہر چلے گئے تو کہین مسلمان اونکے گہرون پر نہ جا پڑین - اور اون کی عورتون اور مال واسباب کو نہ لوٹ لیجائین اِس واسطے وہ لوٹ گئے اور یہود کے پاس نہ گئے - لیکن یہود کے اور نبی صلعم کے درمیان حائل ہوگئے۔

پہر رسول اللہ صلعم آگے بڑہے - اور راستہ مین عامر بن الاکوع سے جو سلمہ بن عمرو بن الاکوع کا چچا تہا فرمایا - کہ ہمارے اونٹون کے ساتہ اونکے تیز چلنے کے لئے کچہہ اشعار پڑہو - اس لئے وہ اونٹ پر سے اوتر پڑا اور یہ گانے لگا ۵

واللہ لولا اللہ ما اہتدینا — ولا تصدقنا ولا صلینا

واللہ اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم کو ہدایت کا راستہ نہ ملتا — اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑہتے

فانزلن سکینۃ علینا — وثبت الاقدام ان لاقینا

اے اللہ جس وقت ہمارا دشمنون سے مقابلہ ہو تو اوسوقت ہم پر سکینہ اُتار (اور ہمین اوسان دے) اور لڑائی مقابلہ مین ہمکو ثابت قدم رکہہ

یہ سنکر رسول اللہ صلعم نے فرمایا - رحمک اللہ - حضرت عمر نے یہ کلمہ آپ کی زبان سے سنتے ہی ازراہ افسوس عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اوس سے فائدہ نہ اُٹہاوین اسکی وجہ یہ تہی کہ جب رسول اللہ کسی شخص کے حق مین رحمک اللہ فرماتے تو وہ قتل ہو جایا کرتا تہا - حضرت عمر کو اس سے یقین ہو گیا - کہ وہ اب مارا جائیگا اس سے انہین افسوس ہوا - اور چاہا کہ وہ جیتا رہتا تو ہم اوس سے فائدہ اُٹہاتے -

غرض جب خیبر پر جا کر اُترے تو عامر میدان جنگ مین نکلا اور مبارز طلب کیا وہان لڑنے مین اوس کی تلوار اُلٹ پڑی اور خود اپنی تلوار سے اوسکے ایک زخم لگ گیا - جو ایسا سخت زخم تہا کہ وہ اوس سے جان بر نہ ہوسکا - اس سے لوگ کہتے ہین کہ اوس نے خودکشی کی - اسپر اوسکے بہائی کے بیٹے سلمہ نے نبی صلعم کی خدمت مین جا کر عرض کیا - کہ لوگ ایسا کہتے ہین - آپ نے فرمایا - کہ ان کا خیال غلط ہے - بلکہ (وہ شہید ہوا) اوسے دوچند ثواب ملیگا -

پہر جب رسول اللہ صلعم اوس کے سامنے پہونچے - تو اپنے اصحاب سے فرمایا - ذرا ٹہیرو - پہر یہ دعا مانگی ۔ اللہم رب السموات وما اظللن ورب الارضین وما اقللن و

رب الشیاطین وما اضللن ورب الریاح وما اذرین نسالک خیر ھذہ القریۃ وخیر اھلھا ونعوذبک من شرھا وشر اھلھا وشر ما فیھا

اقدموا بسم اللہ (اے اللہ پروردگار آسمانون کے اور اون چیزون کے جن پر وہ سایہ ڈالے ہوے ہین اور پروردگار زمینون کے اور اون چیزون کے جن کو وہ اٹھائے ہوے ہین اور پروردگار شیاطین کے اور اونکے جنہین وہ گمراہ کرتے ہین - اور پروردگار ہواؤن کے اور جنہین وہ اڑا لئے پھرتی ہین ہم تجھ سے چاہتے ہین کہ اس قریہ مین اور یہان کے رہنے والون مین جو بھلائی ہے وہ ہمین دے - اور اس قریہ کے اور اس قریہ کے رہنے والون کے اور جو چیزین اوس مین ہین اون کے شر سے ہمین محفوظ رکھہ - اے مسلمانون بسم اللہ آگے بڑہو) رسول اللہ صلعم کا یہ قاعدہ تہا کہ جب کسی قریہ پر جاتے تو آپ اِس طرح دعا مانگا کرتے تھے -

> حصن ناعم اور حصن قموص کی فتح اور صفیہ اور گدہون کے گوشت کی حرمت -

رسول اللہ صلعم خیبر پر جب پہونچے تھے تو رات کا وقت تہا کسی کو آپ کا جانا وہان پر معلوم نہ ہوا - لیکن جب وہ صبح کے وقت کاروبار کے لئے اپنے بیلچہ لیکر نکلے - اونبی صلعم کو دیکھا تو فوراً لوٹ پڑے - اور بولے محمد محمد اور خمیس یعنی لشکر - اِس پر نبی صلعم نے فرمایا - اللہ اکبر خیبر اُجڑ جائے جب ہم کسی قوم کے گرد اُترتے ہین تو اون لوگون کی صبح جو ہم سے ڈرین (اور اطاعت نہ کرین) بہت ہی بُری ہوتی ہے یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ فرمائے پہر اون پر محاصرہ ڈالا - اور خوب تنگ پکڑا - اور اونکے مال واسباب جس قدر پائے تھوڑے تھوڑے لینا شروع کردیئے اور قلعہ پر قلعے فتح کرنے لگے -

چنانچہ پہلا حصن جو آپ نے فتح کیا اوسکا نام حصن ناعم تہا - اِسی مقام پر محمود بن سلمہ مارا گیا

اوس پر ایک چکی گر گئی اوس سے وہ مرگیا۔

پہر دوسرا قلعہ قموص نام ہی لے لیا۔ جو بنی ابی الحقیق کا حصن تہا۔ یہان آپ کو بہت سا مال و اسباب بہت ہاتہہ آئے۔ انہین مین ایک لڑکی صفیہ بنت حیی بن اخطب بہی تہی۔ اور کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کے نکاح مین تہی۔ اسے رسول اللہ صلعم نے اپنے واسطے پسند فرمایا۔ اور مسلمانون کے پاس سبایا بہت کثرت سے ہوگئے۔

اور اونہون نے پلاؤ گدہون کا گوشت کہایا۔ اس سے اونہین رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا۔

۱۶۱ زبیر بن باطا کو ثابت کا رسول اللہ سے چہڑا نا مگر اوسی کی درخواست پر اوسکا قتل کیا جانا۔

بعاث کی لڑائی زمانہ جاہلیت مین ہوئی تہی۔ (جسکا ذکر اوپر آچکا ہے) اس وقت زبیر بن باطا قرظی نے ثابت بن قیس بن شماس پر بڑا احسان کیا تہا۔ اور قید سے اوسے چہوڑ دیا تہا۔ اس وقت زبیر پکڑا آیا تو ثابت اوس کے پاس آیا۔ اور اوس سے کہا تو مجہے جانتا ہے۔ زبیر نے کہا تجہہ سے آدمی کو مجہہ سا آدمی نہین بہول سکتا ہے۔ ثابت نے کہا مین چاہتا ہون کہ تو نے مجہہ پر بڑا احسان کیا ہے مین اوس کا تجہہ سے بدلہ کرون زبیر نے کہا کریم کریم کے ساتہہ ایسے ہی کیا کرتے اور جزا دیا کرتے ہین۔

اس لئے ثابت رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا کہ زبیر نے مجہہ پر ایک مرتبہ بڑا احسان کیا ہے مین چاہتا ہون کہ اوسکا بدلہ اوسکے ساتہہ کرون۔ آپ اوسے مجہے دیدیجئے۔ رسول اللہ نے اوسے ثابت کو دیدیا کہ چاہے تو اوسے چہوڑ دے۔ پہر ثابت زبیر کے پاس آیا اور کہا رسول اللہ صلعم نے تیرا خون معاف کردیا۔ اور اب تو قتل نہین کیا جائے گا زبیر نے کہا مین ایک بوڑہا شخص ہون۔ مین جورو بچون بغیر کیسے رہ سکتا ہون۔ ثابت نے رسول اللہ

پاس گیا اور آپ سے اوس کے جورو بچے بھی چھوڑ دینے کی اجازت حاصل کرلایا - پھر زبیر نے کہا حجاز میں رہنا اور مال و اسباب وغیرہ نہ ہونا کسطرح گزر ہوگی - اِس لئے ثابت نے رسول اللہ سے اوسکا مال بھی طلب کیا - آپ نے وہ بھی اوسے دیدیا - اور کمال عطا فرما دیا -

پھر زبیر نے کہا کعب بن اسد کہان گیا - جسکا چہرہ انوہمارے حق کے کنواری لڑکیون کے لئے آئینہ مصقل کی طرح تھا - ثابت نے کہا وہ تو مارا گیا - پھر پوچھا سید الحضر والبادی حیی بن اخطب کیا ہوا - کہا وہ بھی مارا گیا پھر پوچھا غزال بن سموال کہان ہے - جو ہمارے حملون کے وقت آگے چلتا اور ہماری شکستون کے وقت ہماری حمایت کرتا تہا - کہا مارا گیا - پھر پوچھا بنی کعب بن قریظہ و بنی عمرو بن قریظہ کہان گئے - کہا وہ بھی اسی راستہ پر چلے گئے - تو زبیر نے کہا - کہ اے ثابت میں اوس احسان کے بدلے جو مین نے تیرے ساتھ کیا تہا یہ درخواست کرتا ہون - کہ تو مجھے بھی انہین کے پاس پہونچادی - اونکے مرنیکے بعد کچھ لطف زندگانی مجھے نظر نہین آتا - اِس لئے ثابت نے اوسے قتل کردیا -

۶۲ حصن صعب و حصن وطیح وسلالم کی فتح اور محمد بن مسلمہ کا مرحب کو اور زبیر کا یاسر کو قتل کرنا۔

پھر رسول اللہ صلعم نے حصن صعب کو بھی لے لیا - اِس قلعہ مین طعام اور گوشت چربی بہت تہی پھر آپ نے اونکے حصن وطیح اور سلالم پر توجہ کی - یہ سلالم حصن سب سے اخیر فتح ہوا ہے اوس حصن سے مرحب یہودی نکلا اور بولا -

قَدْ عَلِمَتْ خَیْبَرُ اَنِّی مَرْحَبُ		شَاکِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

خیبر (والوں) کو معلوم ہے کہ مین مرحب ہون اور ہتیارون سے خوب آراستہ دلاور (کہ میدان نکلتے ہی لڑائی میٹھ دیتا ہون) اور آزمودہ کار ہون

اَطْعَنُ اَحْیَانًا وَحِیْنًا اَضْرِبُ		اِذَا اللُّیُوْثُ اَقْبَلَتْ تَلَہَّبُ

جسوقت شیر (دلاور بہادر لوگ میدان مین) آتے ہین - اور آتش جنگ مشتعل ہوتی ہے تو اوسوقت کبھی تو مین بہالے مارتا ہون اور کبھی تلوار سے مارتا ہون

	اِنَّ حِمایَ لِحِمًی لَا یُقْرَبُ	

میری حمی ایسی حمی ہے کہ جس کے پاس کوئی پہٹک نہین سکتا

اور میدان مین نکلکر مبارز کی درخواست کی۔ اوس کے مقابلہ کے لئے محمد بن مسلمہ نکلا اور کہا مین موتور اور ثائر ہون (یعنی میرا آدمی مارا گیا ہے اور مین اوسکا انتقام لینا چاہتا ہون) کل میرے بہائی کو انہون نے مار ڈالا تہا۔ اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے اوس کی مبازرت قبول فرمائی اور اوس کے حق مین دعا کی۔ اے اللہ تو دشمن کے مقابلہ مین اس کی مدد کر۔ پہر محمد بن مسلمہ گیا اور بہت دیر تک دونون دلاور میدان مین لڑتے رہے۔ پہر مرحب نے محمد بن مسلمہ پر حملہ کر کے ایک تلوار کا وار کیا جسے محمد بن مسلمہ نے اپنی ڈہال پر لیا۔ اور تلوار ڈہال کاٹ کر اوس مین اٹک گئی اِس پر محمد بن مسلمہ کو موقع مل گیا۔ اور اوس نے ایک تلوار مین اوسکا کام تمام کر دیا پہر اِس کے بعد اوس کا بہائی یاسر نکلا اور کہا۔

قد علمت خیبرُ انّی یاسر		شاکی السلاح بطلٌ مغاور

خیبر والون کو معلوم ہے کہ مین یاسر ہون۔ اور پورے ہتیارون سے آراستہ دلاور اور حملہ کرنے والا ہون

اور مبارز کو میدان مین طلب کیا۔ اوس کے مقابلہ کے واسطے زبیر بن العوام نکلا۔ اور جاکر زبیر نے اوسے قتل کر دیا۔

۳۳ حصن قموص کا ایک روایت کے بموجب حضرت علی کے ہاتہ سے فتح ہونا۔

مگر اور لوگ کہتے ہین کہ جس نے مرحب کو مارا اور یہ حصن فتح کیا وہ علی بن ابی طالب تہے۔

اور یہی روایت زیادہ مشہور اور صحیح ہے (ابن اثیر نے اِس حصن کا نام جسے حضرت علی نے فتح کیا نہین بیان کیا ہے۔ مگر دوسری کتابون مین اوسکا نام قموص بیان کیا گیا ہے۔) بریدۃ الاسلمی کہتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم کے کبہی کبہی درد شقیقہ ہوا کرتا تہا۔ اور ایک دو روز

رہا کرتا تھا کہ جس سے آپ مکان سے باہر تشریف نہین لایا کرتے تھے۔ جب آپ
خیبر آئے ہین تو اوس وقت آپ کے یہی آدہا سیسی کا درد ہونے لگا۔ اور آپ مکان سے
باہر تشریف نہین لائے اِس لئے حضرت ابوبکر نے نبی صلعم کا رایت لیا۔ اور اُٹھے۔
اور میدان جنگ مین جاکر خوب شدت سے لڑائی کی۔ پہر لوٹ آئے۔ پہر حضرت عمر نے
رایت لیا۔ اور آپ جاکر اوس سے بہی شدت سے لڑے کہ جس قدر پہلے دن ایک مرتبہ
پہلے آپ لڑ چکے تھے۔ پہر لوٹ آئے۔ اور رسول اللہ صلعم کو اِسکی خبر دی گئی۔
پہر رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ مین کل کو یہ رایت ایسے شخص کو دونگا کہ جس سے اللہ اوسکا
رسول محبت کرتے ہین اور وہ بہی اللہ اور اوس کے رسول سے محبت کرتا ہے (یہ تعریف
دلدہی اور یاددہانی کے لئے تہی اور جتنے صحابہ تھے اون سب مین یہ صفت موجود تہی)
وہ اوس قلعہ کو زبردستی فتح کرے گا۔ اس وقت حضرت علی وہان نہ تھے بلکہ مدینہ مین آشوب چشم
کی وجہ سے رہ گئے تھے۔ پہر جب رسول اللہ صلعم نے یہ ارشاد فرمایا۔ تو قریش اسکا انتظار
کرنے لگے کہ کل دیکہئے رایت کسے ملتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت علی ایک اونٹ
پر سوار آئے۔ اور رسول اللہ کی خیبا کے پاس ہی آکر اونٹ کو بٹھایا۔ ابہی تک آشوب چشم دور
نہین ہوا تھا پٹی آنکھون سے بندہی تہی۔ رسول اللہ نے پوچہا کیا حال ہے۔ عرض کیا کہ آپ کی
تشریف آوری کے بعد مجھے آشوب چشم ہوگیا ہے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس آؤ اور
آنکھون پر لب لگادیا۔ کہتے ہین کہ پہر کبہی حضرت علی کی آنکھون مین آشوب چشم کی بیماری نہوئی
پہر رسول اللہ نے اونہین رایت دیا۔ اور وہ اوسے لیکر اوٹھے اور سرخ لباس پہنے خیبر
کی طرف گئے وہان سے اونہین ایک یہودی نے دیکہا۔ کہا تیرا کیا نام ہے کہا میرا نام علی
بن ابی طالب ہے۔ یہودی نے باآواز بلند کہا اے قوم یہود آج تم مغلوب ہوجاؤگے۔

پھر مرحب جو اس حصن کا حاکم تھا نکلا۔ اوس کے سر پر ایک مغفر یمانی تھا جسے اوس نے انڈے
سر پر بیضہ کی طرح رکھا تھا اور چہرہ کو اوس سے ڈھکے ہوئے تھا۔ اور کہتا آتا تھا

قد علمت خیبر انی مرحب	شاکی السلاح بطل مجرب

حضرت علی نے اسکے جواب میں کہا

أنا الذی سمتنی أمی حیدره	کلیث غابات کریه المنظره

میں وہ شخص ہوں کہ جسکا نام میری ماں نے حیدر رکھا ہے اور میں بیشہ کے شیر کی مانند ہوں ڈراونی صورت والا ہوں

أکیلکم بالسیف کیل السندره

اور دشمنوں کو میں تلوار سے سندرہ کی ناپ دیتا ہوں (سندرہ ایک درخت ہے جس سے کمان بنائی جاتی ہے تیر بناتے ہیں میں پاس جاکر تلوار سے وہی کام لیتا ہوں)

ان دونوں دلاوروں میں دو وار ہوئے مگر حضرت علی نے سبقت کر کے ایک تلوار ماری تو ڈھال اور مغفر اور سر کاٹ کر زمین پر پھینکدیا اور اوس شہر کو فتح کر لیا۔

ابو رافع جو رسول اللہ صلعم کا مولی تھا کہتا ہے۔ کہ جب رسول اللہ نے حضرت علی کو خیبر کی طرف بھیجا تو اوسوقت ہم بھی اونکے ساتھ تھے۔ جب حصن کے قریب پہونچے تو وہاں کے لوگ باہر نکلے۔ اور دونوں فریق میں لڑائی ہوئی۔ ایک یہودی نے حضرت علی کے ایک تلوار ماری۔ کہ جس سے علی کے ہاتھ میں سے ڈھال گر گئی۔ اس واسطے حضرت علی نے ایک دروازہ (کا کواڑ) اپنے ہاتھ میں اٹھا لیا جو وہاں کہیں حصن کے قریب پڑا تھا۔ اور اوسے اپنی ڈھال بنالیا۔ اور اوسی کو ہاتھ میں لئے اوسوقت تک لڑتے رہے کہ یہ لڑائی تمام نہیں ہوئی۔ اور اللہ تعالی نے اونکے ہاتھ سے یہ قلعہ فتح کرادیا۔ جب قلعہ فتح ہوگیا تو دروازہ ... اوسے پھینکدیا۔ اوسوقت میں نے دیکھا کہ سات آدمی تھے اور میں آٹھوان تھا۔ ہم نے ہرچند کوشش

کی کہ اوسے پلٹ دین مگر یہ دروازہ ایسا بھاری تھا کہ ہم اوسے پلٹ بھی نہ سکے - جسے حضرت علی نے اٹھاکر اپنی ڈھال بنالیا تھا (لیکن یہ کوئی کرامت کی بات نہین ہے - کیونکہ اسی بیان مین یہ بھی موجود ہے کہ ایک یہودی کے وار سے حضرت علی کی ڈھال گرگئی تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہودی آپ سے بھی قوی تھا) - یہ خیبر کی فتح صفر کے مہینے مین ہوئی ہے -

۴۷ بی بی صفیہ کا رسول اللہ سے نکاح اور کنانہ کا قتل جب خیبر فتح ہوگیا - تو بلال نے صفیہ کو اور اوس کے ساتھ کی ایک اور عورت کو اپنے ساتھ لیا - اور کسی ضرورت کی وجہ سے یہود کے مقتولون کی طرف گئے - جب بی بی صفیہ کے ساتھ کی عورت نے مقتولون کو دیکھا تو چیخین مارنے اور اپنا منہ نوچنے کھسوٹنے اور اپنے سر پر دھول ڈالنے لگی - اس واسطے رسول اللہ صلعم نے صفیہ کو تو اپنے لئے پسند کرلیا اور دوسری عورت کو الگ کردیا - اور اوس کی حرکتون کے سبب فرمایا کہ وہ شیطان ہے اور بلال سے کہا تجھے اتنا خیال نہ ہوا - اور رحم نہ آیا - کہ تو اون عورتون کو اونہین کے مقتولون کے پاس سے گیا -

بی بی صفیہ جسوقت کنانہ بن ابی الحقیق کی عروس تہین تو اوسوقت اونہون نے خواب مین دیکھا تھا - کہ اون کے گود مین چاند آگیا ہے - یہ خواب اونہون نے اپنے شوہر کے روبرو بیان کیا - اس زمانہ مین غالباً یہ لڑائی شروع ہوگئی ہوگی اسواسطے اُسکے شوہر نے کہا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تجھے محمدؐ کی آرزو ہے - اور اوسکے مُنہ پر ایک طپانچہ مارا جس سے اونکی آنکھ نیلی ہوگئی - چنانچہ وہ جس وقت رسول اللہ کے پاس آئی ہین تو اس طپانچہ کا نشان اونکے چہرہ پر موجود تھا - آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو اونہون نے یہ سارا قصہ آپ کو سنایا -

پھر کنانہ بن ابی الحقیق محمد بن مسلمہ کو دیدیا گیا - اور اوس نے اپنے بھائی محمود کے بدلے اوسے قتل کردیا -

۶۵ اہل خیبر کی اطاعت اور نصف پیداوار پر اون سے اور اہل فدک سے معاملہ۔	پہر رسول اللہ صلعم نے خیبر کے دونون قلعون وطیح اور سلالم پر محاصرہ ڈالا۔جب اون قلعہ والون کو یقین

ہوگیا کہ اب ہلاک ہوجاینگے تو اونہون نے رسول اللہ صلعم سے درخواست کی کہ آپ اونہین وہان سے نکال دین اور جان کی امن دین۔رسول اللہ نے اسے منظور کرلیا۔اور جو کچہ مال اسباب شق اور نطاۃ اور کتیبہ حصنون مین تہا اور جتنے حصن تہے وہ سب لے لئے۔

جب اہل فدک نے خیبر کا یہ حال سنا۔تو اونہون نے بہی رسول اللہ صلعم کے پاس آدمی بہیجے کہ مسلمان اونہین بہی اس ملک سے نکالدین اور جسقدر اون کا مال واسباب ہے وہ لے لین۔ رسول اللہ نے اسے بہی منظور کرلیا۔

غرض جب خیبر والے مطیع ہوگئے اور قلعون سے اوتر آئے۔تو اونہون نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا۔کہ وہ اموال مین نصفا نصفی پر معاملہ کرلین۔اور اونہین جب چاہین نکالدین۔ اس واسطے رسول اللہ صلعم نے اس شرط کو جس کی اونہون نے درخواست کی تہی منظور کرلیا اور نصف محاصل پر اون سے معاملہ کرلیا (یعنی باغات کی پیداوار مین سے نصف اہل خیبر اپنی اجرت کے عوض مین لیا کرین اور نصف اہل اسلام کے بیت المال مین داخل کیا کرین) اور اسی طرح فدک والون کے ساتہہ بہی معاملہ کیا۔

اس خیبر مین سے جو کچہ ملا اور کل خیبر تمام مسلمانون کے واسطے غنیمت تہا۔مگر فدک خالص رسول اللہ صلعم کا تہا۔کیونکہ مسلمان وہان اونٹ گہوڑے لشکر کے لیکر نہین گئے تہے (یعنی وہان اونہون نے فوجی چڑہائی نہین کی تہی۔لیکن یہ بات کیونکر صحیح ہوسکتی ہے۔یہ فوجی چڑہائی نہ تہی تو کیا تہا۔خیبر کی چڑہائی کے خوف سے ہی فدک والون نے یہ معاملہ کیا تہا)۔

۶۶ ایک یہودی عورت زینب کا آپکو زہر دینا اور بشر بن براء کا اوس سے مرنا	جب یہ سب معاملہ ہوگیا۔اور لوگ اطمینان سے

بیٹے۔ تو زینب بنت الحارث جو سلام بن مشکم کی جورو تھی رسول اللہ کے واسطے ایک بھنی ہوئی بکری تحفۃً لائی جسمین اوسنے زہر ڈالا تھا۔ اور لاکر رسول اللہ کے سامنے رکھی۔ آپ نے اوسمین سے ایک مضغہ گوشت سے لیا۔ اور مُنہ مین چاب کر تھوک دیا۔ آپ کے ساتھ بشر بن البرار بن معرور بھی تھا۔ اوسنے کسی قدر اوس مین سے کھالیا۔ اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھے یہ بکری خبر دیتی ہے کہ اوسمین زہر ڈالا گیا ہے۔ پھر اوس عورت کو بلایا۔ اور دریافت کیا۔ تو اوسنے زہر ڈالنے کا اعتراف کیا۔ اوس سے پوچھا کہ تو نے کیون ایسا کیا۔ تو کہا جو کچھ آپ نے میری قوم کے ساتھ کیا ہے وہ تو ظاہر ہی ہے۔ اِس واسطے مین نے دل مین کہا۔ کہ اگر آپ نبی ہین تو میرا زہر ڈالنا آپ کو معلوم ہوجاوے گا اور اگر آپ بادشاہ ہین تو اسے کھا کر جاوینگے اور ہمارا آپ سے پیچھا چھوٹ جائیگا۔ اِس پر رسول اللہ صلعم نے اوسکی خطا سے درگزر کی۔ مگر بشر اس کے کھانے سے مرگیا۔

رسول اللہ صلعم جس وقت اوس مرض مین مبتلا ہوئے کہ جس مین آپ نے وفات پائی ہے تو آپ نے اوسوقت فرمایا کہ خیبر کے لقمہ سے اب مجکو اپنے ابہر (بیٹھہ کی رگ) کا انقطاع معلوم ہوتا ہے۔ اِس واسطے مسلمان اوس وقت کہنے لگے تھے کہ آپ کو اس طرح پر انتقال کرنے مین کرامت نبوت کے ساتھ شہادت کا درجہ بھی حاصل ہوا ہے۔

۶۷ وادی القریٰ کی فتح اور رسول اللہ کا اوس سے محصول مقرر کرنا اور حضرت عمرؓ کا اونہین نکالنا۔

جب رسول اللہ صلعم خیبر کے معاملہ سے فارغ ہوگئے۔ تو وہان سے وادی القریٰ کی طرف آپ نے مراجعت فرمائی۔ اور وہان کے لوگون کو تین روز تک گھیرا۔ اور وادی القریٰ کو فتح کرلیا۔ اس حصار مین رسول اللہ صلعم کا غلام مدعم مارا گیا۔ جسے رفاعہ بن زید الجذامی نے آپ کو ہدیہ مین دیا تھا۔

اِس پر مسلمانون نے کہا اوسے جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ ہرگز نہیں۔ اِسوقت اوسکے شملہ پر دوزخ کی آگ جل رہی ہے۔ یہ شملہ اوس نے مسلمانون کے مال غنیمت مین سے خیبر کی فتح مین چرالیا تھا۔

رسول اللہ صلعم نے نجیب مدعم کی نسبت ایسا کلمہ فرمایا۔ تو ایک اور شخص نے سنکر کہا۔ کہ مین نے بتون کے جو دو تسمہ سے لئے ہین کیا مجھہ سے بہی اون کا مواخذہ ہوگا۔ رسول اللہ نے فرمایا ہان اون دونون کے برابر تجھہ پر بہی دوزخ کی آگ عذاب کرے گی۔

اور رسول اللہ صلعم نے نخلستان اور زمین کو وادی القریٰ کے ہی باشندون کو دیدیا۔ اور اون سے بہی وہ ہی معاملہ کر لیا جو خیبر والون سے کیا تھا۔ چنانچہ یہ لوگ بہی اوسی جگہ حضرت عمر بن الخطاب کی خلافت کے عہد تک رہے۔ پہر اونہون نے انکو جلاوطن کردیا۔ مگر بعض لوگ کہتے ہین کہ اونہین حضرت عمر نے نہین نکالا تہا کیونکہ یہ مقام حجاز کی سرزمین سے باہر ہے۔

۶۸ رسول اللہ کی نماز قضا ہونا اسی سفر خیبر مین رسول اللہ صلعم صبح کی نماز کے وقت سو گئے تہے۔ اور آفتاب نکل آیا تہا۔ جسکا قصہ مشہور ہے۔

رسول اللہ کے ساتہہ اس سفر مین مسلمانون کی عورتین ہمراہ تہین۔ آپ نے اونہین بہی کچہہ حصّہ مال غنیمت مین سے دیا تہا۔

۶۹ حجاج بن علاط کا مسلمان ہو کر مکہ جانا اور جہوٹ بول کر اپنا مال و اسباب لے آنا۔ اِسی سفر مین حجاج بن علاط السلمی نے (جو مسلمان ہوگیا تہا اور ابہی کسی کو اوسکے اسلام کی خبر نہ تہی) رسول اللہ صلعم سے عرض کیا۔ کہ میری بی بی ام شیبہ بنت ابی طلحہ کے پاس جو اوسکے بیٹے معرض بن الحجاج کی مان تہی مکہ مین کچہہ مال ہے اور نیز مکہ مین اور لوگون پر بہی میرا کچہہ روپیہ لینا ہے مجہے آپ وہان جانے کی اجازت دین (تو مین وہ مال و اسباب پہلے اس سے لے آؤن

کہ میرے اسلام کی کسی کو خبر ہو وے -) آپ نے اوسے اجازت دیدی۔ تب اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ وہان جاکر مجھے کچھ جھوٹ بولنا پڑے گا۔ آپ نے فرمایا اچھا اس کی بھی اجازت ہے -

پھر حجاج جب مکہ گیا تو مکہ والون نے اوس سے پوچھا کہ محمد کا کیا حال ہے۔ خیبر والون سے اوس کی کیسی گزری۔ اونہین ابھی تک یہ نہ معلوم تھا کہ وہ مسلمان ہوگیا ہے۔ اوسنے کہا کہ خیبر والون نے محمدؐ کو اور اوسکے اصحاب کو شکست دی اور اوسکے بہت اصحاب مارے گئے۔ اور محمدؐ قید ہوگیا۔ اور اب یہودیون نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ محمدؐ کو وہان قتل نہ کرین بلکہ مکہ کو لائین اور یہان لاکر اوسے قتل کرین۔ یہ سنتے ہی قریش خوب چلائے اور تمام مکہ مین رسول اللہ کے قتل کی خبر مشہور کردی -

پھر حجاج نے اون لوگون سے کہا۔ کہ مجھے میرے مال اور روپیہ کے جمع کرنے مین مدد دو - کہ مین جلدی سے خیبر کو جاؤن - اور جو کچھ مال و اسباب محمدؐ کا اور اوسکے اصحاب کا وہان ہے اوسے جاکر اور تاجرون سے پہلے خرید لون کہ اوسمین مجھے خوب نفع ہو - اس لئے قریش نے خوشی خوشی اوسکا مال و اسباب بہت جلد جمع کرا دیا -

جب عباس نے یہ خبر وحشت انگیز سنی تو وہ حجاج کے پاس دوڑے آئے اوس سے حقیقت حال دریافت کی - حجاج نے جب سب اپنا مال جمع کرلیا - تو اون سے چپکے سے کہا کہ خیبر فتح ہوگیا - اور نبی صلعم نے صفیہ بنت حُیَیّ کو اپنے واسطے پسند فرمایا - اور مین (مسلمان ہوگیا ہون اور) یہان صرف اپنا مال جمع کرکے لیجانے کے لئے آیا ہون تم کو چاہیئے کہ تین روز تک اس خبر کا حال کسی سے نہ کہنا نہین تو لوگ میرے پیچھے دوڑین گے اور میرے ساتھ بُری طرح پیش آئین گے -

اِس واسطے عباس نے تین روز تک اسکا حال کسی سے نہ کہا۔ پہر چوتہے روز اچہے کپڑے پہنے۔ اور نکلکر کعبہ کا طواف کیا۔ جب قریش نے دیکہا تو کہا۔ ابو الفضل یہ خوشی تمہاری بڑا صبر دکہانے کے لیئے ہے۔ عباس نے کہا نہین نہین۔ واللہ محمدؐ نے خیبر فتح کرلیا۔ اور وہان کے بادشاہ کی بیٹی اپنے نکاح مین لے لی۔ اور پہر سب حجاج کا حال سنایا۔ یہ سنکر وہ بولے افسوس ہمین نہ معلوم ہوا اگر یہ بات ہمین پہلے سے معلوم ہوجاتی تو حجاج کو ہم خوب مزہ دکہاتے۔

۷۰ شق اور نطاۃ کی تقسیم مسلمانون مین اور کتیبہ کا خمس مین دیا جانا اور خیبر کا حدیبیہ والون کو ملنا۔ اور حضرت عمرؓ کا یہود کو عرب سے نکالنا

رسول اللہ صلعم نے شق اور نطاۃ حصون کو مسلمانون مین تقسیم کردیا۔ اور کتیبہ کا حصن اللہ اور اوسکے رسول کے خمس مین رہا۔ اور اوسمین ذوی القربیٰ اور یتامیٰ اور ابن السبیل کا حصہ بہی رہا۔ اِسی سے رسول اللہ کی ازواج کا خرچ چلتا اور اسی سے اون لوگون کا خرچ چلتا جو رسول اللہ کے اور فدک والون کے درمیان آئے گئے تہے۔

اور خیبر حدیبیہ والون کے اوپر تقسیم کردیا گیا (یعنی اون لوگون مین بانٹ دیا گیا جو رسول اللہ کے ساتہ صلح حدیبیہ کے وقت موجود تہے) سوار کو اون مین سے دو حصے ملے اور پیدل کو ایک حصّہ دیا گیا۔

اور نبی صلعم نے اور نیز آپ کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے اور حضرت عمرؓ نے بہی اپنی امارت کے ابتدائی عہد مین خیبر کو خیبر والون کے پاس رکہا مگر جب حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا کہ آپ نے مرض الموت مین فرمایا تہا کہ جزیرۃ العرب مین دو دین رہنا نہ چاہئیں تو اونہون نے اون یہودیون کو عرب سے نکالدیا جن کے ساتہ رسول اللہ نے عہد نہین کیا تہا۔

فدک

اے فدک کا نصف رسول اللہ کی ملکیت قرار پانا اور خلفائے راشدین کے عہد میں بنی فاطمہ کے قبضہ میں رہنا اور خلیفہ ماسون تک اوسکا حال۔

جب رسول صلعم نے خیبر سے مراجعت کی۔ تو محیصہ بن مسعود کو فدک کی طرف بھیجا۔ اور وہاں کے لوگونکو مسلمان ہونے کے لئے کہا۔ اون کا رئیس اس وقت یوشع بن نون یہودی تہا۔ پہر اس بات پر اون سے فیصلہ ہوا۔ کہ نصف زمین اونکے پاس رہے۔ اسے رسول اللہ صلعم نے منظور کر لیا۔

یہ فدک نصف خالص رسول اللہ صلعم کی ملکیت تہی۔ کیونکہ اس کی تسخیر مین مسلمانون کے گہوڑے اور اونٹ نہین گئے تہے۔ (یہ غلط ہے۔ بلکہ رسول اللہ کو جو فوج کے ذریعہ سے چارون طرف فتحین ہوئی تہین اونہین کی وجہ سے یہ فدک کا معاملہ طے ہوا تہا۔ اور رسول اللہ فدک کے علاقہ پر ٹہیک اوسی طرح متصرف تہے جیسے بادشاہ کسی قطعۂ ملک کو اپنے لئے مخصوص کر لیا کرتے ہین۔ نہ اسطرح کہ جیسے رعایا کی ملکیت ہوتی ہے جو وہ اپنے ہاتہ کی کمائی سے پیدا کرتے ہین اور یہی وجہ تہی۔ کہ جو آپ کو اپنے ذاتی اخراجات کے بعد بچتا تو) آپ جسطرح چاہتے تہے اوس کی آمدنی کو ابنائے سبیل پر خرچ کرتے تہے۔

اور اوس کے باشندے برابر اوس وقت تک وہان رہے جب تک کہ حضرت عمر بن الخطاب خلیفہ نہ ہوے۔ بعد ازان آپ نے اپنے عہد خلافت مین یہود کو حجاز سے نکالدیا۔ اور یہ معاملہ اسطرح کیا۔ کہ حیشم بن التیہان اور سہل بن ابی حثمہ اور زید بن ثابت کو حضرت عمر نے وہان بہیجا اور وہان کے زمین کی از راہ عدل و انصاف ایک قیمت تجویز کی اور وہ یہود کو دیکر اونہین وہان سے شام کو جلاوطن کر دیا۔

اور رسول اللہ صلعم کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور عثمان اور علی کی خلافت مین یہان کی ملکیت بنی فاطمہ کے قبضہ مین رہی - اور جیسا رسول اللہ نے عمل کیا تہا وہی عمل یہ سب کرتے رہے - لیکن جب حضرت معاویہ خلیفہ ہوے تو فدک مروان الحکم کو دیدیا - اور مروان نے اپنے بیٹون عبدالملک اور عبدالعزیز کو دیدیا - پہر عمر بن عبدالعزیز اور ولید اور سلیمان بن عبدالملک اس کے مالک ہو گئے - جب ولید خلیفہ ہوا تو اوس نے اپنا حصّہ عمر بن عبدالعزیز کو دیدیا - پہر جب سلیمان خلیفہ ہوا تو اوسنے بہی اپنا حصّہ عمر بن عبدالعزیز کو ہی دیدیا - پہر جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوا تو اوسنے لوگون کے سامنے خطبہ کیا - اور فدک کا سارا حال لوگون سے بیان کیا - اوسطرح اوسکی ملکیت رسول اللہ کے زمانہ مبارک مین تہی اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی کے زمانہ مین رہی تہی اوسیطرح بنی فاطمہ کو دیدی - اور اولاد فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم اوسکے مالک ہو گئی لیکن پہر اونکے قبضہ سے وہان کی ملکیت جاتی رہی - مگر جب مامون عباسی خلیفہ ہوا تو اوس نے پہر سنہ ۲۱۰ ہجری مین یہان کی ملکیت بنی فاطمہ کے حوالہ کر دی -

۷۲ زینب بنت رسول اللہ اور ماریہ زوجہ رسول اللہ اور منیہ رسول اللہ -

اِسی سنہ ہجری مین رسول اللہ نے اپنی بیٹی زینب پہر اوس کے شوہر ابوالعاص ابن الربیع کو محرم کے مہینے مین واپس دیدی -

اور اِسی سنہ مین حاطب مقوقس والی مصر کے پاس سے واپس آیا - اور ماریہ ام ابراہیم بن رسول اللہ صلعم کو اور اوس کی بہن شیرین اور نیز آپ کی بغلہ دلدل اور آپ کے حمار یعفور اور ایک کسوت کو ہمراہ لایا - بی بی ماریہ اور اونکی بہن آپ کے پاس آنے سے پہلے ہی مسلمان ہو گئی تہین - بی بی ماریہ کو تو رسول اللہ نے اپنے واسطے پسند فرمایا - اور شیرین حسان بن ثابت الانصاری کو دیدی - جس کے پیٹ سے اوس کا بیٹا عبدالرحمن پیدا ہوا - اِس واسطے ابراہیم اور وہ خالہ زاد بہائی تہے -

اِسی سال رسول اللہ صلعم نے اپنے واسطے منبر بنایا تھا۔ مگر اور لوگ کہتے ہین کہ ۸ ہجری مین بنایا تھا۔ اور یہی صحیح ہے۔

۷ عمر کا ہوازن پر اور بشیر کا بنی مرہ پر اور غالب کا بنی مرہ اور پھر عینیہ پر سریہ

اِسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے حضرت عمر کو تیس آدمی دیکر ہوازن کی طرف بھیجا تھا۔ لیکن وہ بھاگ گئے اور کچھہ لڑائی نہین ہوئی۔

اور اسی سنہ کے ماہ شعبان مین بشیر بن سعد نعمان بن بشیر انصاری کا باپ بنی مرہ کی طرف تیس آدمیون سے گیا تھا۔ لیکن وہان اوس کے سب ساتھی مارے گئے۔ اور وہ بھی زخمی ہوکر گر پڑا۔ اور مقتولون مین سے نکلکر مدینہ کو چلا آیا۔

اِسی سنہ مین غالب بن عبد اللہ اللیثی کا سریہ ارض بنی مرہ کی طرف ہوا۔ وہان مرداس بن انہیک جو اون کا حلیف تھا اور قبیلہ جہینہ سے تھا مارا گیا۔ اوسے اسامہ نے اور ایک اور انصاری نے قتل کیا۔ اسامہ کہتا ہے کہ جب ہم اوسکے پاس پہونچے تو اوس نے کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔ مگر اوسے ہم نے نہ چھوڑا اور قتل کر ڈالا۔ پھر جب ہم نبی صلعم کے پاس آئے اور آپ کے روبرو یہ حال بیان کیا۔ تو آپ نے فرمایا بھلا خدا تعالی کو تو کیا جواب دے گا لا الہ الا اللہ کہنے والے کو تو نے مار ڈالا۔

اِسی سنہ مین غالب بن عبد اللہ کا ایک اور سریہ ہوا۔ وہ ایک سو تیس ۱۳۰ سوار سے بنی عبد بن ثعلبہ پر گیا تھا۔ اور اون کو لوٹ کر اون کے اونٹ مدینہ کو ہنکال لایا تھا۔

اِسی سنہ کے ماہ شوال مین بشیر بن سعد یمن اور خباب مقامات کی طرف بھیجا گیا تھا۔ اوس کا سبب یہ ہوا تھا کہ حسیل بن نویرہ اشجعی خیبر کے راستہ مین رسول اللہ صلعم کا دلیل اور راہنما تھا۔ وہ اِس وقت رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور بیان کیا کہ خباب مین غطفان کے

یہ کچھہ لوگ فراہم ہوے ہین - اور اون کو عینیہ بن حصن نے مدد دی تہے - اس واسطے رسول اللہ صلعم نے بشیر کو وہان جانے کا حکم دیا - اور اوسکے ساتہہ کچھہ آدمی بہی ہمراہ کئے - ان لوگون نے جاکر اونکے اونٹ پکڑ لئے - اور عینیہ کے سول کو مار ڈالا - پہر عینیہ کے آدمی اونکے سامنے آئے - اونہین بہی مسلمانون نے بہگا دیا - اور عینیہ بہی بہاگ گیا اسوقت جب کہ وہ بہاگا جاتا تہا تو حارث بن عوف اوسے ملا اور اوس سے کہا کہ اب وہ وقت آگیا ہے - کہ تو پہلی باتون کو چہوڑدے -

عمرۃ القضا

۴۷ رسول اللہ کا مکہ جانا اور عمرہ کرنا اور میمونہ سے نکاح

جب رسول اللہ صلعم خیبر سے واپس ہوئے تو مدینہ مین جمادی الاوّل سے لیکر شوال تک رہے - اور گرد و نواح کے علاقہ پر سریہ بہیجتے رہے پہر آپ ذی الحجہ مین عمرۃ القضا کی نیت سے نکلے - اور ستر بدنہ بہی ہمراہ لئے - اور جو مسلمان کہ عمرہ اول مین آپ کے ہمراہ تہے وہ بہی اس وقت سب ساتہہ چلے -

جب مکہ والون نے سنا کہ رسول اللہ صلعم مکہ آتے ہین تو وہ مکہ سے باہر چلے گئے اور قریش آپس مین کہنے لگے - کہ نبی صلعم اور اون کے اصحاب تنگی عسرت و جہد مین ہین - مدینہ کی آب و ہوا نے انہین سست و نحیف اور بے قوت و ضعیف کردیا ہے - پہر وہ لوگ دارالندوہ کے پاس صف باندہ کر کہڑے ہوگئے -

جب رسول اللہ صلعم مکہ مین داخل ہوئے - تو آپ نے چادر اس طرح اوڑہی کہ دہنا ہاتہہ باہر کیا - اور بایان ہاتہہ اندر کیا - پہر فرمایا اوس شخص پر خدا رحم کرے جو آج اپنی قوت کا اظہار کرے پہر رکن کو بوسہ دیا - اور آپ اور آپ کے اصحاب خوب جستی سے اُچہلتے کودتے ہوئے

دوڑے جب آپ مکہ مین داخل ہوے ہین تو عبداللہ بن رواحہ آپکے اونٹ کی خطام تہامے ہوے تہا - اور کہتا جاتا تہا -

خلوا فکل الخیر فی رسوله	خلوا بنی الکفار عن سبیله
اور راستہ چہوڑدو اوسکے رسول مین تمام خیر برکت رکہی گئی ہے	اے کفار کی اولاد رسول اللہ کے راستہ سے ہٹ جاؤ
اعرف حق اللہ فی قبوله	یا رب انی مومن بقیله
اور اللہ کا حق اسی کو جانتا ہون کہ اوسے قبول کرون	اے رب مین اونکی باتون پر ایمان لایا ہون

اور نبی صلعم نے اسی سفر مین میمونہ بنت الحارث سے نکاح کیا - اور تین روز مکہ مین رہے اسکے بعد مشرکون نے علی بن ابی طالب کے ہاتہ کہلا بہیجا - کہ اب آپ چلے جائیے - رسول اللہ نے کہا اگر آپ لوگ اجازت دین تو مین آپ لوگون مین اپنے نکاح کے رسوم ادا کرون اور کہانا پکواؤن اور آپ بہی اوسمین شریک ہون - اور ہمارے ساتہ کہانا کہائین - اونہون نے کہا ہمین تمہارے طعام کی ضرورت نہین ہے آپ جائیے - اس واسطے رسول اللہ وہان سے اپنے وعدہ کے بموجب نکل آئے - اور میمونہ سے سرف کے مقام پر آکر خلوت کیا -

۷۵ رسول اللہ کا مدینہ آنا اور غزوہ موتہ اور غزوہ ابن ابی العوجاء

پہر رسول اللہ صلعم مدینہ کو چلے آئے - اور ذی الحجہ کے باقی ایام مین اور محرم سے لیکر ربیع الاول تک وہین رہے اور وہ لشکر اسی زمانہ مین بہیجا - جو موتہ مین کام آیا - اور یہ حج بہی مشرکون کے ہی اہتمام سے ہوا - اور اسی سنہ مین غزوہ ابن ابی العوجاء السلمی بنی سلیم پر ہوا - جب فریقین کا سامنا ہوا - تو ابن ابی العوجا اور اوس کے ہمراہی سب مارے گئے - مگر بعض کا قول ہے کہ اوس کے ساتہی مارے گئے تہے اور وہ صرف بچ گیا تہا -

سنہ ۸ ہجری

۶۷ زینب بنت رسول اللہ کا انتقال اسی سنہ مین زینب بنت رسول اللہ کا انتقال ہو گیا یہ روایت واقدی نے بیان کی ہے۔

۶۸ غالب بن عبداللہ کا سریہ کلب اللیث پر اور جندب کا استقلال اسی سنہ ہجری مین غالب بن عبداللہ اللیثی الکلبی کا سریہ کلب اللیث کے بنی الملوح پر ہوا ہے۔ غالب کو کمین حارث بن ابی ضرار اللیثی مل گیا۔ غالب نے اوسے اسیر کر لیا۔ اس پر حارث کہنے لگا۔ کہ مین تو مسلمان ہونے کو آیا تھا۔ غالب نے کہا اگر تو سچا ہے تو ایک رات کا رسی سے بندہا رہنا کچھ تجھے بہت مضر نہین ہے۔ اور اگر تو جھوٹا ہے تو ہمکو ضرور ہے کہ تجھ سے اپنی حفاظت کرین۔ اور اوسپر کسی اصحاب کو مقرر کر دیا۔ اور اوس سے کہدیا کہ اگر وہ تجھ سے کچھ منازعت کرے تو اوسکا سر کاٹ کر پہینکدینا۔ اور اگر وہ حکم مین رہے تو تو اوسوقت تک کہ مین لوٹون ہمین رہنا۔
پہر یہ لوگ آگے روانہ ہوے۔ اور رفتہ رفتہ لبطن الکدید تک پہونچے۔ اور عصر کے بعد وہان جا کر قیام کیا۔ اور جندب بن مکیث الجہنی کو ربیئہ کے طور پر بہیجا۔
جندب کہتا ہے۔ کہ مین ایک ٹیلہ پر چڑہا۔ جہان سے اون لوگون کے مکان دکہائی دیتے تہے۔ اور اس وجہ سے کہ کوئی مجھے دیکھے نہین پیٹ کے بل گہسٹنے لگا۔ وہان اون مین کا ایک شخص میری طرف کو آگیا۔ اور مجھے پیٹ کے بل گھسٹتے دیکھ لیا۔ اور کمان نکالکر دو تیر لیئے۔ اور ایک تیر میرے مارا۔ جو میرے ایک پہلو مین آ کر لگا۔ مین نے اوسکو نکال کر پہینکدیا اور کچھ حرکت نہین کی۔ پہر اوس نے دوسرا تیر مارا وہ میرے کندہے کے کنارہ پر لگا اوسے بہی مین نے نکال ڈالا۔ اور جیسا پڑا تہا بے حس و حرکت پڑا رہا۔ تب اوس نے کہا۔ میرے دونون

تیر اسکے لگ گئے۔ اگر یہ کوئی جاسوس ہوتا تو ضرور کچھہ نہ کچھہ حرکت کرتا۔

پہر جندب کہتا ہے۔ کہ ہم نے اون سے کچھہ پرخاش نکی۔ اور اوس وقت تک اون سے بالکل نہ بولے۔ کہ اون کے مویشی چراگاہون سے نہ آئین۔ اور اونہون نے دودہ نہ دوہ لیا۔ اسکے بعد ہم اون پر پہلے۔ اور اون کو قتل کیا۔ اور اون کے اونٹ لیکر جلد ہیئے اور نہایت ہی پہرتی اور تیزی سے بہاگے۔

پہر اون کا صریخ اون کی قوم کے پاس گیا۔ اور وہ اس قدر کثرت سے ہجوم کر کے آئے کہ ہم کو اون کے مقابلہ کی بالکل طاقت نہ تہی اور ہمارے ایسے نزدیک پہونچ گئے کہ قدید پہاڑ کا وادی ہی ہمارے اور اونکے درمیان رہ گیا۔ اسی مین قدرت ایزدی نے ایک کرشمہ دکہا ایک بادل کی گہٹا اٹہی۔ اور اوس سے ایسا زور کا مینہ برسا کہ ہم نے پہلے کبہی ایسے زور کا مینہ دیکہا بہی نہ تہا۔ پہر وادی مین ایک سیلاب آیا کہ جس سے عبور کرنا دشوار ہوگیا۔ وہ وادی کی دوسری طرف سے ہم کو دیکہتے تہے۔ مگر یہ ہمت نہین پڑتی تہی۔ کہ اون مین سے کوئی ہمارے پاس آئے۔ پہر ہم مدینہ چلے آئے۔ اس لڑائی مین ہمارے مسلمانون کا شعار امت امت (مارو مارو) تہا اور ہماری تعداد دس آدمیون سے کچھہ زیادہ تہی۔

۸ ے علاء بن الحضرمی کا بحرین پر جانا اور شجاع اور کعب بن عمیر کے سرایا۔

اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے علاء بن الحضرمی کو بحرین پر بہیجا تہا۔ جہان منذر بن ساوی حاکم تہا۔ منذر نے اس بات پر مصالحت کرلی۔ کہ مجوس سے جزیہ لیا جائے۔ اور اونکے ذبیحہ نہ کہائے جائین اور اونکی عورتون سے نکاح کیا جائے۔ بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ علا کو رسول اللہ نے سنہ ۶ ہجری مین اوسوقت منذر کے پاس بہیجا ہے جب کہ آپ نے اور بادشاہون کے پاس اپنے قاصد روانہ کئے تہے جسکا ذکر اوپر آچکا ہے۔

اِسی سنہ مین شجاع بن وہب نے بنی عامر پر ربیع الاول مین چودہ آدمی سے تاخت کی تہی۔ اور یہ لوگ جاکر اونکے اونٹ پکڑ لائے تہے۔ جن مین سے ہر شخص کے حصّہ مین پندرہ پندرہ اونٹ آئے تہے۔

اِسی سنہ مین کعب بن عمیر الغفاری کا سریہ ذات الاطلاح پر پندرہ آدمی سے ہوا۔ مگر جب یہ لوگ وہان پہونچے تو دیکھا کہ اونکے بہت کثرت سے آدمی ہین۔ اِنہون نے اون سے اسلام لانے کو کہا۔ اِس سے تو اونہون نے انکار کیا۔ اور کعب کے سب آدمیون کو مار ڈالا۔ مگر وہ کسی طرح بچکر مدینہ چلا آیا۔ ذات الاطلاح ایک مقام شام کی طرف ہے۔ یہ لوگ قضاعہ سے تہے۔ اور اونکا رئیس ایک شخص تہا جسکا نام سدوس تہا۔

خالد بن الولید اور عمرو بن العاص اور عثمان بن طلیحہ کا اسلام

۹۔ عمرو بن العاص کا نجاشی کے پاس جانا اِسی سنہ ہجری کے ماہ صفر مین عمرو بن العاص مسلمان ہوکر نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور پہر خالد بن الولید اور عثمان بن طلحہ العبدری بہی آپ کے پاس آئے۔

عمرو کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا۔ وہ کہتے ہین کہ جب ہم جنگ احزاب سے لوٹے تو مین نے اپنے اصحاب سے کہا کہ محمد کی ترقی تو مین دیکھتا ہون بڑی بری طرح سے تیزی کے ساتہ ہو رہی ہے۔ میری راے مین یہ بہتر ہے کہ ہم نجاشی کے پاس چلے جائین۔ اگر محمد ہماری قوم پر غالب آگیا۔ تو ہم کو کچہ خوف نہین ہے ہم نجاشی کے پاس ہونگے۔ اور اگر ہماری

قوم محمدؐ پر غالب آگئی - توہم وہی لوگ ہون گے جنہین ہماری قوم جانتی ہوگی - جب چاہین گے چلے آئین گے میرے دوستون نے کہا ہان یہ راے ٹہیک ہے - پہر وہ کہتے ہین کہ ہم نے چمڑے لئے اور بہت چمڑے فراہم کرکے نجاشی کے پاس چلے گئے -

۸۰ عمرو بن العاص اور خالد بن الولید اور عثمان بن طلیحہ کا اسلام -

وہ کہتے ہین کہ جس زمانہ مین مین نجاشی کے پاس رہتا تہا اوسی زمانہ مین عمرو بن امیۃ الضمری نبی صلعم کی طرف سے رسول ہوکر آیا - اور جعفر اور اوسکے اصحاب کی نسبت کچہہ گفتگو کی - مین یہ سنکر نجاشی کے پاس گیا - اور اوس سے کہا کہ عمرو بن امیۃ الضمری کو مجہے دیدے - مین اوسے اپنی ملک کی قوم قریش کے راضی کرنے کے لئے مارڈالون - یہ میرا کہنا تہا کہ نجاشی غصہ مین بہر گیا - اور اپنی ناک پر ایک ایسا تہپیڑ مارا کہ مین سمجہا اوسنے اپنی ناک توڑ ڈالی - مین اس سے ڈر گیا - اور اوس سے کہا کہ اگر مین جانتا آپ میری اس درخواست سے ایسا برا مانین گے تو مین کبہی ایسی درخواست نہ کرتا -

وہ کہنے لگا تو مجہہ سے یہ درخواست کرتا ہے کہ مین اوس شخص کے رسول کو تجہے قتل کرنے کو دیدون جسکے پاس وہ ناموس الاکبر آتا ہے جو موسیٰ کے پاس آتا تہا -

مین نے اوس سے کہا پادشاہ سلامت کیا یہ بات صحیح ہے - اوس نے کہا بیشک تجہے چاہیئے کہ تو میرا کہنا مان اور اوس کی اطاعت کر - واللہ وہ حق پر ہے - اور وہ ضرور ان لوگون پر غالب ہو جائے گا جو اوسکے مخالف ہین جیسے موسیٰ فرعون پر غالب ہو گئے تہے -

تب مین نے اوس سے کہا - تو مین تیرے ہاتہہ پر اوس سے بیعت کرتا ہون - اور مسلمان ہوتا ہون - اوس نے اپنا ہاتہہ پہیلایا - اور مین نے اوس سے بیعت کرلی -

پہر مین اپنے اصحاب کے پاس آیا - اور اون سے اسلام کا کچہہ ذکر نہ کیا - اور رسول اللہ

کے پاس جانے کے واسطے وہان سے واپس ہوا۔

راستہ مین مجھے خالد بن الولید ملے۔ یہ واقعہ فتح مکہ سے پیشتر کا ہے۔ وہ بھی آرہے تھے۔ مین نے اون سے کہا کہان کو ابو سلیمان۔ وہ بولے کہ اس شخص (محمد) کا سکہ تو جم گیا۔ وہ نبی معلوم ہوتا ہے چلو چلکر مسلمان ہوجائین۔ اب کب تک مارے مارے پھرتے پھرین۔ مین نے کہا مین بھی تو مسلمان ہی ہونے کو آیا ہوا ہون۔ پھر ہم نبی صلعم کے پاس آئے۔ اور خالد بن الولید آگے گئے۔ اور مسلمان ہوئے۔ پھر مین آپ کے قریب گیا اور مسلمان ہوگیا۔ پھر عثمان بن طلیحہ آگے بڑھے اور مسلمان ہوگئے۔

غزوہ ذات السلاسل

۱۸ عمرو بن العاص کا علاقہ جذام پر جانا اور ابو عبیدہ کی روانگی امداد کے لیے اور پیشتر عمرو بن العاص کا عمان پر جانا۔

اسی سنہ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے عمرو بن العاص کو علاقہ بلی اور عذرہ کی طرف روانہ کیا۔ کہ وہ جاکر لوگون کو اسلام کی دعوت کرین۔ عمرو کی مان قبیلہ بلی سے تھی رسول اللہ صلعم نے عمرو کو تالیف قلوب کے لیے اس قبیلہ کی طرف بھیجا تھا عمرو وہان گئے اور علاقہ جذام کے اوس چشمہ پر پہونچے جس کا نام ذات السلاسل ہے۔ اور اسی لئے اس غزوہ کا نام غزوہ ذات السلاسل ہوگیا۔

لیکن جب عمرو وہان پہونچے تو ان کو دشمن سے اندیشہ ہوا۔ اور اونھون نے رسول اللہ صلعم سے مدد چاہی۔ رسول اللہ صلعم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو کتنے ہی مہاجرین اولین کے ہمراہ اون کی مدد کو روانہ کیا۔ جس مین ابو بکر اور عمر بھی ستھے۔ اور چلتے وقت ابو عبیدہ سے کہدیا کہ عمرو بن العاص سے تم اختلاف نہ کرنا۔

پہر جب ابو عبیدہ اون کے پاس گئے تو عمرو نے کہا کہ تم تو میری مدد کے لئے آئے ہو ابو عبیدہ نے کہا۔ عمرو رسول اللہ نے مجہہ سے فرمایا ہی کہ تم باہم اختلاف نہ کرنا اگر تم میرا کہنا نہ مانوگے تو مین تمہاری اطاعت کرون گا۔ عمرو نے کہا تو مین تمہارا امیر ہون۔ ابو عبیدہ نے کہا۔ اچہا آپ ہی امیر سہی۔ اس واسطے عمرو نے لوگون کو نماز پڑہائی۔

اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے عمرو بن العاص کو جیفر اور عیاذ کے پاس عمان کو بہیجا جو جلندی کے بیٹے تہے۔ یہ دونون ایمان لائے اور آپ کی رسالت کو مان لیا۔ اور عمرو بن العاص نے مجوسیون سے جزیہ وصول کیا۔

غزوہ الخبط وغیرہ

۲ھ غزوہ الخبط مین غذا کی کمی ہونا اور غازیون کا سمندر کی مچہلی کو کہانا۔

اسی سال مین غزوہ الخبط بہی ہوا ہے جسمین ابو عبیدہ بن الجراح امیر ہو کر تین سو انصار اور مہاجرین سے گئے تہے۔ یہ واقعہ ماہ رجب کا ہے۔ اور رسول اللہ صلعم نے زاد راہ کے لئے اونہین خرما کا ایک تہیلا دیا تہا۔ ابو عبیدہ اون مین سے اول تو ایک ایک مٹہی لیتے اور اونہین دیتے تہے۔ اور پہر جب زاد راہ کم ہو گیا تو ایک ہی ایک خرما دینے لگے تہے۔ ہر شخص اون سے اوسے لیکر چابتا اور پانی پی لیتا تہا۔ آخر کار تہیلے مین جس قدر خرمے تہے وہ سب خرچ ہو گئے لاچار اونہون نے درختون کے خبط (یعنی پتے جہاڑ جہاڑ کر) کہائے (اور اسی لئے اس غزوہ کا نام غزوۃ الخبط ہو گیا) اور جب نہایت ہی بہوکون مرے۔ تو قیس بن سعد بن عبادہ نے نو اونٹ ذبح کئے۔ اور اونہون نے کہائے۔ پہر اونٹون کے ذبح کرنے کو ابو عبیدہ نے منع کر دیا۔ تب قیس نے اونٹ ذبح کرنا موقوف کئے۔

پہر سمندر مین سے جہان یہ لوگ تہے اوس مقام پر ایک وہی ہوئی مچہلی باہر آپڑی۔ اور انہون نے اوسے خوب پیٹ بہر کر کہایا یہ مچہلی اس قدر بڑی تہی کہ ابو عبیدہ نے اوس کی ایک پسلی گاڑ دی تہی جب کوئی سوار ادہر ہو کر نکلتا تو اوس سے نیچا ہی ہوتا تہا۔ جب یہ لوگ وہان سے لوٹ کر مدینہ آئے۔ تو اونہون نے اسکا ذکر نبی صلعم سے کیا۔ آپ نے فرمایا کہایا تو اچہا کیا۔ خدا تعالی کے یہان سے تمہین یہ رزق عنایت ہوا تہا۔ اور پہر رسول اللہ صلعم نے بہی اوسمین سے کہایا۔ یہ لوگون نے رسول اللہ سے قیس بن سعد کی مہربانی کا بہی ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جود و کرم تو اس گہرانے کا خاصہ ہی ہے۔

۴۷ ابو قتادہ اور عبد الرحمن بن حدرد کا سریہ جشم پر۔

اسی سنہ کے ماہ شعبان مین ایک اور سریہ رسول اللہ صلعم نے روانہ کیا تہا اسکا امیر ابو قتادہ تہا۔ اور اوسکے ساتہہ ابو حدرد الاسلمی بہی تہا اس کا سبب یہ ہوا تہا کہ رفاعہ بن قیس یا قیس بن رفاعہ جشم کے ایک بڑے بطن کو لیکر غابہ مین آیا تہا اور بنی ہاشم کی لڑائی کا ارادہ کیا تہا۔ رسول اللہ صلعم نے ابو قتادہ کو اور اوسکے ہمراہیون کو اوس کی خبر لانے کے واسطے روانہ کیا۔ یہ لوگ اونکے قیام گاہ کی طرف غروب آفتاب کے وقت پہونچے۔ اور ان مین کا ہر ایک شخص ایک ایک طرف جاکر چہپ گیا۔ یہ لوگ صرف تین آدمی تہے۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ سولہ آدمی تہے۔

عبد اللہ بن حدرد کہتا ہے۔ کہ اون کا کوئی راعی اسوقت تک چراگاہ سے نہین آیا تہا۔ اوسے بہت دیر ہو گئی تہی اس واسطے رفاعہ بن قیس اون کی تلاش مین نکلا۔ ہتیار بہی اوسکے پاس تہے۔ مین نے اپنی کمین گاہ سے اوسکے ایک تیر مارا جو عین اوسکے دل پر جا لگا۔ اور اوس سے ایسا گرا۔ کہ آواز بہی نہ دی۔ عبد اللہ کہتا ہے کہ پہر مین نے اوس کا سر کاٹ لیا۔

اور اون کے لشکر کے ایک سمت سے حملہ کر کے اللہ اکبر کا نعرہ مارا - میرے ہمراہیون نے بھی تکبیر کی آواز بلند کی - کہ اونکے سنتے ہی اون پر کچھ ایسا رعب غالب ہوا - کہ بھاگ کھڑے ہوئے اور اپنے عورتون بچون کو اور جو کچھ اسباب تہا اوسے لیکر بھاگ گئے - اور ہم اون کے کثرت سے اونٹ اور بکریان ہنکال لائے - اور اونہین لیکر رفاعہ کے سمیت رسول اللہ کے پاس پہونچے - رسول اللہ نے اون اونٹون سے مجھے تیرہ اونٹ عنایت کیے - کہ اوسی مین مین نے نکاح کیا اور خانہ دار بن گیا - اِس وقت رسول اللہ نے ایک اونٹ دس بکریون کے برابر تجویز کیا تہا -

۸۴ ابو قتادہ کا سریہ اضم پر اور محلم کا عامر بن الاضبط کو باوجود اظہار اسلام مار ڈالنا -

اسی سنہ مین رسول اللہ نے ابو قتادہ کو بھی اضم کیطرف روانہ کیا تہا اور اوس کے ساتھ محلم بن جثامۃ اللیثی کو بھی بہیجا تہا - یہ واقعہ فتح مکہ سے پہلے کا ہے -

اس مین اونہین عامر بن الاضبط الاشجعی راستہ مین ملا - کہ وہ ایک اونٹ پر جا رہا تہا - اور اوس کا مال واسباب بھی اوسکے ساتھ تہا - اوسنے مسلمانون کو دیکھکر مسلمانون کی طرح اونہین سلام کیا - اِس واسطے کسی مسلمان نے اوس سے پرخاش نہ کی مگر محلم بن جثامہ سے اور اوس سے پہلے کچھ تکرار تہی - اوس نے اوسے قتل کر دیا - اور اوسکا اونٹ لے لیا - پہر جب یہ لوگ رسول اللہ صلعم کے پاس لوٹ کر آئے - اور یہ سب حال بیان کیا - تو اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَیْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِیْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَتَبَیَّنُوْا ؕ (مسلمانو جب تم اللہ کی راہ مین لڑنے کے لئے باہر نکلو تو جن لوگون پر چڑہ کر جاؤ اون کا حال اچھی طرح

تحقیق کرلیا کرو۔ اور جو شخص اظہار اسلام کے لئے تم سے سلام علیک کرے۔ اوس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہین۔ اور اس کہنے سے تمہارا مقصود ہو زندگی دنیا کا ساز و سامان تاکہ اوسے دشمن ٹھیرا کر لوٹ لو سو ایسی لوٹ پر کیا گرتے ہو خدا کے یہان تمہارے لئے بہت سی جائز غنیمتین موجود ہین۔ پہلے تم بھی تو ایسے ہی کہل کر اظہار اسلام کرتے ہوے ڈرتے تھے۔ پہر اللہ نے تم پر اپنا فضل کیا۔ کہ کھلم کھلا اظہار اسلام کرنے لگے۔ تو دوسرے نومسلمانون کی کمزوری پر نظر کرکے کڑبڑ نے سے پہلے اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو) بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ سریہ اوس وقت ہوا ہے کہ جس وقت رسول اللہ مکہ کی طرف رمضان مین روانہ ہوے ہین۔

غزوۂ موتہ

۸۵ رسول اللہ صلعم کا زید بن حارثہ کی امارت مین رومیون پر لشکر بھیجنا اور اوس کا وداع کرنا۔

تاریخ کے لحاظ سے تو مناسب یہ تہا۔ کہ ہم اس غزوہ کو پچھلے غزوون سے پہلے لکھتے مگر پیچھے ہم نے اس وجہ سے اوسے لکھا ہے کہ بڑے بڑے غزوے ایک جگہ متصل ہو جائین۔ اور علی التوالی یکے بعد دیگرے بیان کئے جائین۔ یہ غزوہ سنہ ۸ ہجری کے ماہ جمادی الاولی مین ہوا ہے۔ ان لوگون پر رسول اللہ صلعم نے زید بن حارثہ کو امیر لشکر کیا تہا۔ اور فرمایا تہا کہ وہ اگر مارے جائین تو پہر اون کے بعد امیر جعفر بن ابی طالب ہون اور اگر وہ بھی مارے جائین تو عبد اللہ بن رواحہ امیر لشکر قرار دئے جائین جعفر نے اسپر کہا کہ مجھے اسی کا ڈر تہا کہ آپ زید بن حارثہ (غلام) کو مجہپر امیر کہین مقرر نہ کردین۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ تمہین نہین معلوم

کہ اِس مین کون سے شئے بہتر ہے ۔
پہر لوگ رو پڑے اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپنے اِن لوگون کی زندگی سے ہمین فائدہ نہ اُٹہانے دیا ۔ رسول اللہ خاموش ہو رہے ۔ اور اِس کا کچہہ جواب نہ دیا ۔ رسول اللہ کا یہ قاعدہ تہا ۔ کہ جب فرماتے کہ اگر فلان مارا جاے تو فلان امیر ہو اور فلان مارا جاے تو فلان امیر ہو تو جتنون کا آپ اِس طرح ذکر کردیتے تہے وہ سب مارے ہی جایا کرتے تہے کوئی اون مین پہر زندہ نہین رہتا تہا ۔ اِسی لئے لوگ اِس وقت جان گئے تہے کہ یہ لوگ بہی مارے جائین گے ۔ اور اسی واسطے اونہون نے عرض کیا تہا کہ یا رسول اللہ ان کی زندگی سے آپ نے ہمین فائدہ نہ اُٹہانے دیا ۔
یہ تین ہزار آدمی کا لشکر تہا جب سب سازوسامان سے درست ہو گئے ۔ اور چلنے لگے تو رسول اللہ صلعم نے اور مدینہ والون نے اونہین وداع کیا ۔ اور جب آپ نے عبداللہ بن رواحہ کو وداع کیا تو وہ رو پڑا ۔ لوگون نے پوچہا کہ تم کیون روتے ہو ۔ کہا مین اس لئے تو نہین روتا ہون کہ مجہے کچہہ دنیا کی محبت ہے ۔ یا آپ لوگون سے دوستی ہے ۔ لیکن مین نے رسول اللہ صلعم کو ایک آیت پڑہتے ہوے سنا ہے ۔ اور وہ یہ ہے
وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰی رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۚ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا (اے انسانو تم مین کوئی بہی ایسا نہین جو جہنم پر سے ہو کر نہ گزرے یہ ایک وعدہ قطعی فیصل شدہ ہے جسکا پورا کرنا تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے ۔ پہر ہم پرہیزگارون کو بچالین گے ۔ اور نافرمانون کو اوسی مین گہٹنون کے بل گہستتا ہوا چہوڑ دین گے) سو مین نہین جانتا کہ جب اوس پر جاؤن گا تو وہان سے لوٹون گا کیونکر ۔ مسلمانون نے کہا اللہ تعالیٰ تمہارے ساتہہ رہے اور تمہین اِس سفر سے

سلامت خیر و عافیت سے لائے۔ پہر عبد اللہ نے کہا ؎

لٰكِنَّنِي أَسْأَلُ الرَّحْمٰنَ مَغْفِرَةً		وَضَرْبَةً ذَاتَ فَرْغٍ تَقْذِفُ الزَّبَدَا

لیکن مین تو اللہ تعالیٰ سے جو رحمٰن و رحیم ہے مغفرت کی درخواست کرتا ہون اور اوس سے دعا مانگتا ہون کہ میرے تلوار کی ایسی ضرب لگے جس کے باعث زخم مین سے جہاگ نکل جائین۔

أَوْ طَعْنَةً بِيَدَيْ حَرَّانَ مُجْهِزَةً		بِحَرْبَةٍ تُنْفِذُ الْأَحْشَاءَ وَالْكَبِدَا

یا کسی دل جلے شخص کے ہاتہہ سے برچہے کا ایک ہولا لگے جو احشا اور جگر کے پار ہوجائے اور زخمی کا کام تمام ہی کردے۔

حَتّٰى يَقُولُوا إِذَا مَرُّوا عَلٰى جَدَثِي		أَرْشَدَكَ اللّٰهُ مِنْ غَازٍ فَقَدْ رَشَدَا

کہ جس سے اگر لوگ میری قبر پر گذرین تو بے ساختہ یہ کہنے لگین۔ اللہ تجہے ہدایت دے اے وہ شخص جسنے غزا کی اور ٹہیک راستہ پر گیا ہے۔

جب رسول اللہ اوس سے وداع کر کے واپس ہوے تو عبد اللہ نے یہ شعر کہا ؎

خَلَفَ السَّلَامُ عَلٰى امْرِئٍ وَدَّعْتُهُ		فِي النَّخْلِ خَيْرُ مُشَيِّعٍ وَخَلِيلِ

اوس شخص پر سلام ہو جسے مین نے نخلستان مین وداع کیا۔ اور وہ تمام مشایعت کرنے والون مین اور تمام دوستون مین بہتر ہے۔

۸۶ رومیون کا مسلمانون کے مقابلہ کے لئے آنا اور اون کی تعداد اور عبد اللہ کی جرأت اور اوسکے الرون کو دیکہکر زید بن ارقم کا گہبرانا

پہر یہ لوگ روانہ ہوکر معان مقام مین پہونچے۔ اور وہان قیام کیا۔ یہان انہین معلوم ہوا۔ کہ ہرقل بادشاہ روم نے ان کے مقابلہ کے واسطے ایک لاکہہ رومیون کی فوج بہیجی ہے۔ اور ایک لاکہہ عرب قبائل لخم جذام بلقین اور بلی کے بہی بہیجے ہین ان پر ایک شخص قبیلہ بلی کا حاکم ہے جس کا نام ہے مالک بن رافلہ۔ اور یہ لوگ آکر

تاآب مقام مین ٹھیرے ہین جو بلقا کے علاقہ مین ہے۔

مسلمان اس واسطے معان مین دو روز ٹھیرے رہے اور یہ سوچتے رہے کہ انہین کیا کرنا چاہیئے۔ اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلعم کو لکھین اور آپ کو یہ سارا حال ظاہر کرکے دریافت کرین کہ ہمین کیا کرنا چاہیئے۔ اور جب تک آپ کا کچھ حکم نہ آوے تب تک کچھ کام نہ کرین۔

مگر عبداللہ بن رواحہ نے انہین جرأت دلائی کہ آگے بڑہین۔ اور کہا یارو تم تو شہادت کے واسطے نکلے ہو۔ کیا اوسی سے تم جی چراتے ہو۔ ہم تو ان لوگون سے لڑنے آئے ہین کیا سوچ سمجھ آئے ہین کہ ہم بہت ہین اور بڑے زبردست ہین نہین بلکہ ہم تو اوس دین کی خاطر لڑنے آئے ہین جسے اللہ نے ہمین از راہ عنایت عطا فرمایا ہے۔ چلو آگے بڑہو۔ دو حسنات مین سے ہمین ایک چیز ضرور ملے گی۔ یا تو ہم غالب ہوجائینگے یا شہادت نصیب ہوگی۔ لوگون نے کہا عبداللہ سچ کہتا ہے۔ اور پہر آگے چلدیے۔

زید بن ارقم ایک یتیم بچہ تہا۔ اور عبداللہ کے پاس پرورش پاتا تہا۔ وہ بہی اس سفر مین اوسکے ساتھ ساتھ خرجی پر بیٹھا ہوا چلتا تہا جب عبداللہ نے یہ شعر پڑہے۔

اذا ادنیتنی وحملت رحلی		مسیرة اربع بعد الحساء

اے اونٹنی جب تو نے مجھے یہان پہونچادیا۔ اور حسار مقام سے آگے چار منزل میرے سامان سفر کو اوٹھالے گئی۔

فشانک فانعمی وخلاک ذم		ولا ارجع الی اھلی ورائی

تو اب تو اپنا راستہ لے اور چرتی پہر تجھ پر اب کوئی الزام نہین۔ مین اپنے لوگون مین لوٹ کر گہر کو نہ جاؤن گا۔

وجاءَ المسلمونَ وغادرُونِی		بارضِ الشامِ مشهورَ الثواءِ

اور مسلمان آئے۔ اور شام کے ملک مین جہان میری قبر دکہائی دیتی ہے مجھے چہوڑ گئے۔

وردّکِ کلُّ ذی نسبٍ قریبٍ		من الرحمٰن منقطعِ الاخاءِ

اور اے ناقہ تجھے ہر ایک ایسے شخص نے واپس کردیا جو نسب کا اچہا اور رحمن الرحیم سے قریب اور برادری سے تعلقات منقطع کرچکا ہے۔

ھنالکَ لا اُبالِی ضلعَ بعلٍ		ولا نخلٍ اسافلُھا رِواءِ

وہان نہ تو مین کسی جہاڑی کے پہلو کی پروا کرتا ہون اور نہ کسی درخت خرما کی کہ جسکی جڑین مجھے تازگی بخشین

اور زید نے سنے تو وہ رونے لگا۔ عبد اللہ نے اوسے درہ سے مارا۔ اور کہا اے بیوقوف تجہے کیا مطلب۔ اللہ تعالے مجھے شہادت دے گا تو تو اسی کجاوہ پر بیٹہا بیٹہا گہر کو لوٹ جانا۔

۸۷ رومیون اور مسلمانون کی لڑائی اور زید اور جعفر اور عبد اللہ کی شہادت اور رومیون کا غلبہ۔

پہر یہ لوگ کچہہ اور آگے بڑہے تو روم اور مشرک عربون کی قوم انہین بلقا کے ایک قریہ مین ملی۔ جسکا نام مشارف تہا (مشارف الشام وہ چند قریے ہین جہان عرب لوگ جاکر بس گئے ہین) یہان سے مسلمان ایک اور قریہ کی طرف چلے گئے جسکا نام موتہ تہا۔ اور یہین فریقین کا مقابلہ اور مقاتلہ ہوا۔ اِس وقت مسلمانون کے میمنہ پر قطبہ بن قتادۃ العذری اور میسرہ پر عبایہ بن مالک الانصاری تہے۔ فریقین مین نہایت سخت لڑائی ہوئی۔ زید بن حارثہ رسول اللہ صلعم کا رایت لئے ہوئے لڑتے رہے اور ایسی شجاعت کے ساتہ لڑے کہ خود ہی دشمنون کے نیزون کے درمیان مین جاگہس گئے۔ اور شہید ہوگئے۔

جب زید بن حارثہ شہید ہو گئے - تو رایت حسب ہدایت رسول اللہ صلعم جعفر بن ابی طالب نے لیا اور دشمنون سے لڑنے لگے اوسوقت جعفر یہ کہتے جاتے تھے ؎

یا حبذا الجنۃ و اقترابہا		طیبۃ و بارد اشرابہا

جنت اور جنت مین جانا کیسا اچھا ہے - وہان کی شراب پاکیزہ اور ٹھنڈی ہے -

والروم روم قد دنا عذابہا		کافرۃ بعیدۃ انسابہا

رومی تو رومی ہی ہین - اون کا عذاب اب قریب آچکا ہے - وہ کافر ہین - اور انساب اونکے بہت دور ہین یعنی شریف نہین ہین -

	علی اذ لاقیتہا ضرابہا	

مجہہ پر یہ لازم ہے - کہ جب میرا اون کا سامنا ہو تو مین اونہین خوب ہی مارون -

جب لڑائی خوب زور و شور پر ہونے لگی تو جعفر اپنے شقرا (سرخ سپید) گھوڑے پر سے اتر پڑے اور اوسکی کونچین کاٹ دین تاکہ لوگ جان جائین کہ جعفر اب میدان سے ہٹین گے نہین - اگرچہ کونچین کاٹ دینے کا دستور پہلے بہی تہا - مگر اسلام مین جعفر ہی سب سے اوّل شخص ہین جنہون نے ایسے موقع پر اپنے گھوڑے کی کونچین کاٹ دی ہین - ان کی شہادت کے بعد جب دیکھا گیا تو معلوم ہوا تھا کہ تیر اور تلوار اور برچھیون کے کوئی اسّی زخم سے زیادہ بدن پر لگے ہین -

جب جعفر شہید ہو گئے تو عبد اللہ بن رواحہ نے رایت لیا - اور آگے بڑہ کر خوب تردد کیا - اور اپنے نفس سے خطاب کر کے یہ اشعار پڑہے -

اقسمت یا نفس لتنزلنہ		طائعۃ او لا لتکرہنہ

اے نفس مین تجھے قسم دیتا ہون کہ تو خوشی خوشی کہنا مان لے - اور اگر تو نے خوشی کہنا نہ مانا تو تجہے بکراہت ماننا پڑیگا -

ان اجلب الناس وشدوا الرنه		مالی اراک تکرهین الجنه

اگر لوگون نے شور وغل مچایا اور مشکین باندہ لین یعنی سفر کا سامان کرلیا - توپہر تو کیون جنت کی طرف جانے مین کراہت کرتا ہے -

قد طالما قد کنت مطمئنه		هل انت الا نطفة فی شنه

پہلے تو مطمئن رہا کرتا تہا - اب تجہے کیا ہوگیا کیا تو فقط ایک نطفہ ہی نہین ہے جو ایک پرانے کی تل مین تہا اور یہ بہی اوسی کے اشعار ہین -

یا نفس ان لم تقتلی تموتی		هذا حمام الموت قد صلیتی

اے دل اگر تو اسوقت مارا نہ گیا تب بہی تو تو ایک دن ضرور مرے گا - یہ تو موت کا تنور یا تنور ایسا ہے کہ اسمین ایک دن تو ضرور تو بہونا جاے گا -

وما تمنیته فقد اعطیتی		ان تفعلی فعلهما هدیتی

جس چیز کی تجہے تمنا تہی وہ تو تجہے مل گئی - اگر تو اس وقت وہی کام کرے جو ان دونون زید اور جعفر نے کیا تو تو ٹہیک رستہ پر ہو گا -

پہر وہ میدان جنگ مین گہوڑے پر سے اتر پڑا - وہان اوسکا بہتیجا اوسکے لئے ایک گوشت کی ہڈی لایا - کہ اسے کہائے کچہ بدن مین طاقت آجاے گی - تیرا اسوقت بہت برا حال ہورہا ہے - عبداللہ نے اوس ہڈی کو لیا - کہ کہائے - اور ایک منہ بہی مارا - کہ اسی مین لشکر کی ایک طرف سے رسیلے کی اواز آئی - عبداللہ نے سنکر کہا اے نفس ابہی تو زندہ ہے - اور دنیا مین موجود ہے پہر ہڈی کو ڈالدیا - اور تلوار لیکر آگے بڑہا - اور ایسا لڑا کہ جاکر قتل ہوگیا - اس وقت مسلمانون کی حالت بہت بری ہورہی تہی - اور دشمن کا اون پر غلبہ ہوگیا تہا - مگر مسلمانون مین قطبہ بن قتادہ نے اس سے پیشتر ہی

مالک بن رافلہ کو مار ڈالا تھا جو مشرکین عرب کا سردار تھا۔

۸۸ رسول اللہ کا مدینہ والوں کو امرائے لشکر کے قتل کی خبر دینا

پھر اوسی وقت رسول اللہ صلعم کے پاس خدا تعالیٰ کے یہان سے خبر آئی۔ کہ معرکہ جنگ مین ایسے ایسے حال گزرا۔ رسول اللہ آئے اور منبر پر چڑہے۔ اور حکم دیا تو۔ الصلوٰۃ جامِعَۃ کی منادی کی گئی۔ اور لوگ فوراً اکٹھے ہو گئے۔ تب رسول اللہ نے فرمایا کہ مجھے خبر آئی ہے۔ کہ یہ لشکر تمہارا جو غزا پر گیا ہے اوس سے دشمنون سے مقابلہ ہوا۔ اور زید کو درجہ شہادت ملا۔ پھر اونکے لئے آپ نے استغفار کیا۔ پھر فرمایا کہ لوا جعفر نے لیا اور دشمنون پر حملہ کیا اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ اونکے لئے بھی آپنے مغفرت کی دعا مانگی۔ پھر فرمایا کہ لوا عبداللہ بن رواحہ نے لیا۔ یہ کہکر آپ کچھہ خاموش ہو گئے۔ اور اوس سے انصار کے چہرون پر ایک تغیر چہا گیا۔ اور جان گئے کہ عبداللہ کی نسبت بھی آپ ایسا ہی کہین کے جس سے اونہین رنج ہوگا۔ پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ اوس نے بھی دشمنون سے لڑائی کی۔ اور لڑکر شہید ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ یہ لوگ طلائی تختون پر جنت کو اٹھا لئے گئے۔ مین نے دیکھا کہ ابن رواحہ کے سریر مین دوسرے سریرون سے کچھہ انحراف ہے۔ مین نے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے۔ کہا وہ دو سید ہے چلے گئے مگر اس نے کچھہ تردد کیا اور پھر گیا۔

۸۹ خالد کی امارت اور دشمن کو پسپا کرکے لشکر اسلام کو نکال لانا۔

جب ابن رواحہ قتل ہو گیا۔ تو ثابت بن ارقم الانصاری نے لوا اٹھا لیا اور کہا اسلمانو کسی شخص کو اپنا سردار بناؤ۔ اور ایک آدمی اپنے درمیان سے منتخب کرو۔ اونہون نے کہا کہ ہم تم سے ہی راضی ہین۔ ثابت نے کہا مین تو اوس سے راضی نہین۔ تب سب لوگون نے خالد بن الولید کو امارت کے لئے منتخب کیا۔ اور اونہون نے

رایت لیکر دشمنون سے مقابلہ کیا - اور اونہین ہٹا دیا - جس سے دشمن ہٹ گئے -
پہر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ابن رواحہ کے بعد لوا اللہ تعالی کے سیوف مین سے
ایک سیف خالد بن الولید نے لیا - پہر وہ لوگون کو لے کر لوٹ آیا - اِسی روز سے
اون کا خطاب خالد سیف اللہ ہو گیا -

۹۰ مردہ کے رشتہ دارون کے لئے کہانا بہیجنے کی رسم کی ابتدا اور جعفر کی موت کا رنج -

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جعفر کل کچھ
فرشتون کے ہمراہ میرے سامنے ہو کر
گزرے - اوسوقت اللہ تعالی نے بجائے
اونکے ہاتہون کے جو لڑائی مین کٹ گئے تہے اونہین دو بازو دیئے تہے جن کے آگے
کے پر خون مین رنگے ہوئے تہے -

اسما زوجہ جعفر کہتی تہی - کہ نبی صلعم میرے پاس آئے - اوس وقت مین اسپنے
کام دہندے سے فارغ ہو چکی تہی اور جعفر کے بچون کو نہا دُہلا کر اور تیل لگا کر بیٹہی تہی -
آپ نے آکر اونہین پکڑا اور سونگہا - اور پہر آنکہون مین آپ کے آنسو بہر آئے مین نے
پوچہا یا رسول اللہ کیا جعفر کے پاس سے آپ کو کچھہ خبر ملی ہے - فرمایا ہان - وہ آج
مارے گئے - پہر آپ اپنے گہر کو لوٹ گئے - اور جا کر حکم دیا کہ آل جعفر کے لئے
کہانا تیار کرو - دین اسلام مین مردہ کے رشتہ دارون کے واسطے کہانا پکوانے کی
رسم اسی روز سے شروع ہوئی ہے - اسما بنت عمیس کہتی ہے کہ مین اوٹھی اور
تیاری کرنے لگی - اور عورتین میرے گرد جمع ہو گئین -

پہر جب لشکر لوٹ کر آیا تو رسول اللہ اور تمام مسلمان اوس سے جا کر ملے - اوس وقت
رسول اللہ نے عبداللہ بن جعفر کو لیا اور اپنے آگے کر لیا تہا

پہر لوگون نے لشکر کے اوپر خاک اوڑائی اور کہنے لگے - یا فرار یا فرار (بہگوڑے بہگوڑے) رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہیں وہ بہاگے نہین بلکہ پہر دشمن پر جائین گے انشاء اللہ تعالیٰ -

فتح مکہ

۹۱ بنی بکر اور خزاعہ کا اصل جہگڑا جاہلیت مین اس غزوہ موتہ کے بعد رسول اللہ صلعم کو دو ہی مہینے جمادی الاخرہ اور رجب گزرے تہے کہ بنی بکر بن عبد مناۃ نے خزاعہ پر تعدی کی یہ لوگ ایک چشمہ پر رہتے تہے جو اسفل مکہ مین تہا اور جسکا نام وتیر تہا اور صلح حدیبیہ کے رو سے خزاعہ رسول اللہ صلعم کے ماتحتون مین اور بکر قریش کے ماتحتون مین داخل تہے

اس جہگڑے کا اصل سبب یہ تہا - کہ ایک شخص بنی الحضرمی مین سے جس کا نام مالک بن عباد تہا اور اسود بن رزن الدئلی البکری کا حلیف تہا ایام جاہلیت کے زمانہ مین تجارت کے واسطے نکلا - جب وہ خزاعہ کے علاقہ مین پہونچا - تو اونہون نے اوسے قتل کر کے اوس کا مال و اسباب چہین لیا - اس پر بنی بکر نے خزاعہ کے ایک آدمی کو پکڑ کر مار ڈالا - اس کے بعد خزاعہ بنی الاسود بن رزن پر چڑہ دوڑے - اور اوسکے تینون بیٹون سلمی کلثوم اور ذویب کو عرفہ مین پکڑ کر مار ڈالا - یہ لوگ بنی بکر کے اشراف مین سے تہے - اسی زمانہ مین اسلام کا چرچا پہیلا - اور خزاعہ اور بکر ہی نہین بلکہ تمام لوگ اوسکے معاملون مین مشغول ہو گئے -

پہر جب حدیبیہ کی صلح ہوئی - اور خزاعہ نبی صلعم کے عہد مین اور بنی بکر قریش کے عہد مین داخل ہو گئے - تو بکر نے اس صلح کو بہت غنیمت سمجہا - اور ارادہ کیا - کہ خزاعہ نے جو

بنی الاسود کو قتل کر دیا ہے اوسکا بدلہ پہلے سے لے لین گے ۔

۹۲ بکر کا اور قریش کا عہد کے خلاف خزاعہ پر چہاپا مارنا ۔

پہر نوفل بن معاویہ الدئلی نے بنی بکر مین سے اپنے متبعین لئے ۔ اور شبہ وتیر پر جاکر خزاعہ پر چہاپا مارا ۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ خزاعہ کے کسی شخص نے بکر کے کسی شخص کو دیکہا تہا کہ وہ رسول اللہ صلعم کی ہجو پڑہ رہا ہے ۔ اس پر خزاعی نے اوسکے سر پر کچہہ مارا جس سے اوسکے سر مین زخم آگیا ۔ اور دونون فریق مین فساد اوٹہہ کہڑا ہوا اسپر بکر اوٹہے اور خزاعہ پر وتیر مین جاکر شبخون مارا ۔ اور قریش نے سلاح اور چارپایون سے خزاعہ کے برخلاف بنی بکر کی اعانت کی اور کچہہ قریش کے لوگ چہپ کر لڑنے کو بہی گئے ۔ جن مین صفوان بن امیہ عکرمہ بن ابی جہل و سہیل بن عمرو بہی تہے ۔

اس واسطے خزاعہ حرم کی طرف چلدیئے ۔ اور اوسکے کتنے ہی آدمی مارے گئے پہر جب وہ حرم مین داخل ہوگئے تو بکر نے کہا نوفل اب تو ہم حرم مین داخل ہوگئے ۔ اپنے معبود کا تو کچہہ لحاظ کرنا چاہیئے ۔ اوس نے کہا کہ آج تو کوئی معبود نہین ہے ۔ بنی بکر تم اپنا بدلہ لے لو ۔ تم پر لوگ حرم مین زیادتی کرتے ہین ۔ تم اپنا بدلہ کیون نہین لیتے ۔

۹۳ عمرو بن سالم اور بدیل کا رسول اللہ کے پاس قریش کے برخلاف استعانت کے لئے آنا ۔

جب بکر اور قریش نے اپنا عہد توڑ دیا ۔ اور جو قول قرار اون کے اور نبی صلعم کے درمیان ہوئے تہے اون کا کچہہ خیال نہ رکہا ۔ تو عمرو بن سالم خزاعی کعبی اپنے وطن سے نکلا ۔ اور نبی صلعم کے پاس مدینہ مین آیا ۔ اور آپکے روبرو آکر کہنے لگا ؎

یا رب انی ناشد محمدا		حلف ابینا وابیہ الاتلدا

یارب مین محمد کو خدا کا واسطہ دیکر وہ حلف اور عہد و پیمان یاد دلاتا ہون جو ہمارے اور اون کے

پدر (بزرگوار) کے درمیان موروثی چلا آتا ہے ۔

فوالدا کنا وکنت ولدا　　ثمت اسلمنا فلم ننزع یدا

اوس وقت جب یہ حلف ہوا تہا ہم تو باپ تہے اور اے محمدؐ تم بیٹے تہے - پہر اب ہم اسلام لے آئے - لیکن ہمنے اوس عہد سے دست کشی نہین کی ہے ۔

فانصر رسول اللہ نصرا اعتدا　　وادع عباد اللہ یاتوا مددا

رسول اللہ آپ ہماری نصرت نہایت مستعدی کے ساتہ کیجیے اور اللہ کے بندون کو بولا لیے وہ مدد کے واسطے آپ پاس فوراً آئینگے

فیہم رسول اللہ قد تجردا　　ابیض مثل البدر تنمی صعدا

اون عباد اللہ مین اللہ کا رسول ہے جو یکتا ہے - اور چودہوین رات کے چاند کی طرح جو بلند ہوتا جاتا ہے منور ہے ۔

ان سیم خسفا وجہہ تربدا　　فی فیلق کالبحر یجری مزبدا

اگر اوسکے معاملات مین ظلم و ستم روا رکہا جاوے تو لوگون کی مجلس مین اوسکا چہرہ مارے غصہ کے ایسا متغیر ہوجاتا ہے کہ جیسے سمندر جہاگ بہرا ہوا جوش مین بہتا ہو۔

ان قریشا اخلفوک الموعدا　　ونقضوا میثاقک المؤکدا

اے محمدؐ قریش نے آپ کے عہد و پیمان کے خلاف کیا - اور جو میثاق اور قول قرار آپ سے بڑی تاکید کے ساتہ کیے تہے اونہین بالکل توڑ دیا ۔

وجعلوا لی فی کداء رصدا　　وزعموا ان لست ادعو احدا

اور وہ لوگ کدا مین (جو مکہ کے پاس ایک پہاڑ ہے) میری تاک مین بیٹہے - اور سمجہے کہ مین کسی شخص کو اپنی مدد کیلیے پکارونگا نہین

وہم اذل واقل عددا　　ہم بیتونا بالوتیر ہجدا

اور وہ بڑے ذلیل اور تعداد مین بھی بہت تھوڑے ہین - اور اونہون نے ہمین ایسا تنگ کیا کہ وتیر مین ہم رات بہر بیدار دعائین مانگتے رہے۔

وَقَتَلُوْنَا رُكَّعًا وَسُجَّدًا

اور اوس وقت ہمین اونکو قتل کیا - کہ ہم رکوع وسجود مین تھے -

رسول اللہ صلعم نے فرمایا عمرو بن سالم تجہے مدد دی جاے گی - پہر رسول اللہ صلعم کو آسمان مین ایک عنان نظر آئی - اوسے دیکہکر رسول اللہ نے فرمایا - اس ابر سے بنی نصر بن کعب کی امداد کی بارش برس رہی ہے -

عبدالمطلب اور خزاعہ کے درمیان قدیم زمانہ مین حلف ہوا تہا - اس واسطے عمرو بن سالم نے کہا ہے حلف ابینا وابیہ الاتلدا

پہر اس کے بعد بدیل بن ورقا الخزاعی خزاعہ کے کچہہ آدمی لے کر نبی صلعم کے پاس آیا - اور اون سب نے آکر آپ کو پکارا - اوس وقت آپ غسل کر رہے تھے - وہین سے آپ نے فرمایا یا لبیکم - اور پہر نکلکر آئے - اون لوگون نے آپ سے سارا حال بیان کیا - اور پہر یہ لوگ مکہ کو لوٹ گئے -

اسی زمانہ مین رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ابوسفیان یہان آیا ہے - اور خوف کے سبب سے وہ تجدید عہد کرنا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ مدت صلح مین کچہہ زیادتی کی جاے -

پہر بدیل چلا گیا - اور راستہ مین عسفان کے مقام پر اوسے ابوسفیان ملا جو نبی صلعم کے خوف سے مدینہ کو تجدید عہد کے واسطے جاتا تہا - ابوسفیان نے بدیل سے پوچہا کہ تو کہان سے آتا ہے - کہا خزاعہ کے پاس سے جو ساحل کی طرف اسی وادی کے

بطن مین ہین کہا کیا تو محمد کے پاس نہین گیا - بدیل نے کہا نہین - ابوسفیان نے اپنے اصحاب سے کہا - کہ اوسکے ناقہ کی مینگنیان دیکھو - اگر مدینہ سے آیا ہوگا تو اوس نے خرما کی گھٹلیان کہلائی ہون گی - دیکھا تو معلوم ہوا - کہ اوس مین خرما کی گٹھلیان موجود ہین -

۹۴ ابوسفیان کا تجدید عہد اور اضافہ مدت صلح کے لئے مدینہ آنا اور بے نیل مرام واپس ہو -

پہر ابوسفیان روانہ ہوکر نبی صلعم کے پاس پہونچا - اور اول اپنی بیٹی ام حبیبہ نبی صلعم کی بی بی کے پاس گیا - وہان جب اوس نے چاہا کہ رسول اللہ کے فرش پر بیٹھے تو اونہون نے اوسے لپیٹ لیا - ابوسفیان نے کہا - کہ اس فرش کو بہتر سمجھکر تو نے اسکو لپیٹ لیا یا یہ فرش میرے لائق نہ سمجھکر اوسے تو نے طے کر لیا - بی بی ام حبیبہ نے کہا یہ رسول اللہ کا فرش ہے - اور تو نجس مشرک ہے - مین اس کو نہین پسند کرتی کہ تو اوس پر بیٹھے - ابوسفیان نے کہا - میرے پیچھے تیرا اخلاق بگڑ گیا - بی بی ام حبیبہ نے کہا نہین میرا اخلاق تو نہین بگڑ گیا بلکہ مجھے اللہ تعالی نے اسلام کی ہدایت کی -

پہر ابوسفیان وہان سے نکلکر نبی صلعم کے پاس آیا - اور آپ سے بہت کچھہ گفتگو کی - مگر آپ نے کچھہ جواب اوسے نہ دیا - پہر ابوبکر کے پاس آیا - اور اون سے کہا - کہ رسول اللہ صلعم سے اس باب مین وہ سفارش کرین - اونہون نے کہا مین آپ سے کچھہ نہین کہہ سکتا - پہر عمر کے پاس آیا اور اون سے بہی گفتگو کی - اونہون نے کہا ہان کیا مین تم لوگون کی سفارش رسول اللہ صلعم سے کرون گا - واللہ اگر مجھے چیونٹیون کا بہی لشکر مل جائے تو مین اونہین لیکر تیرے اوپر جہاد کرون گا - پہر وہ نکلکر علیؑ کے پاس آیا - اس وقت اونکے پاس بی بی فاطمہ اور حسن چہوٹے سے بچہ بہی تہے -

اون سے بہی اس باب مین اوس نے گفتگو کی - اونہون نے بہی کہا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک بات کا ارادہ کر لیا ہے اب تک یہ خلاف ہم اون سے کچہ عرض نہین کر سکتے پہر اوس نے بی بی فاطمہ سے کہا - اے بنت محمد آپ اپنے اس بچہ کو حکم دیجیے کہ یہ دونون فریق کو اپنے اجارہ مین لے لے - اور سید العرب کا فخر حاصل کرے - بی بی فاطمہ نے کہا میرے لڑکے کی اتنی عمر نہین ہے کہ وہ لوگون کو اپنے اجارہ مین لے سکے - اور کون شخص ایسا ہے جو رسول اللہ کے مقابلہ مین کسی کو اجارہ دے سکے - پہر ابوسفیان نے علی کی طرف التفات کیا - اور اون سے کہا کہ اب مجہہ معلوم ہوا کہ بڑی سخت مصیبت آگئی ہے - مجہے کوئی اچہی نصیحت کیجیے - اونہون نے کہا تو کنانہ کا سید ہے - تجہے یہ مناسب ہے کہ تو اوٹہے اور دونون فریق کو اپنے اجارہ مین لے لے - اور اپنے گہر کو چلا جائے - (یعنی اس بات کا اعلان کر دے کہ میرے واسطے دونون فریق یکسان ہین - مین کسی کا طرفدار نہین - کسی فریق کا آدمی میرے پاس آئیگا مین اوسے امن دونگا اور آپس مین لڑنے نہ دونگا) یہ سنکر ابوسفیان اوٹہا - اور مسجد نبوی مین گیا - اور وہان باآواز بلند کہا - مین نے سب لوگون کو اپنے اجارہ مین لے لیا -

پہر اپنے اونٹ پر سوار ہوا - اور مکہ کو چلدیا - اور جو کچہہ ماجرا یہان گزرا تہا اور جو کچہہ علیؑ نے اوس سے کہا تہا وہ سب اون سے جا کر بیان کر دیا - وہ بولے - کہ واللہ علیؑ نے تجہہ سے تمسخر کیا ہے - بہلا محمدؐ تیرے اجارہ کو کیسے قبول کرے گا -

۹۵ مکہ پر روانگی کیلئے رسول اللہ کی تیاری اور حاطب کا ایک خط لکہ کر اونکو بہیجنا اور اوسکا پکڑا جانا

پہر رسول اللہ صلعم نے ساز و سامان درست کیا اور لوگون کو مکہ چلنے اور سامان درست کرنے کے

لئے حکم دیا - اور یہ دعا مانگی - کہ اے اللہ تو اوس وقت تک کہ مین قریش کے ملک مین جا پہونچون میرے آنے کی کوئی خبر اونہین نہونے دے -

لیکن ایک شخص حاطب بن بلتعہ تہا - اوسنے قریش کو ایک خط لکہا اور اوس مین رسول اللہ کے ارادہ سے اونہین خبر دی - اور اوسے مزنیہ کی ایک عورت کے ہاتہ جسکا نام کنود تہا اور وہ بنی المطلب کی لونڈی تہی روانہ کیا اور اوس سے کہا - کہ تو اونہین جا کر یہ خبر سنا دے - اور خط بہی اوسے دیدیا -

پہر رسول اللہ صلعم نے علی اور زبیر کو جاسون کی تلاش کے لئے بہیجا - اور اونہون نے اوسے جا پکڑا - اور اوس سے خط چہین لیا - اور رسول اللہ صلعم کے پاس اوسے پکڑ کر لائے اور رسول اللہ صلعم نے حاطب کو بلایا - اور پوچہا کہ تو نے یہ نالائق حرکت کیون کی - حاطب نے کہا واللہ مین مومن ہون میرے ایمان مین تو کچہ تبدل اور تغیر نہین ہوا لیکن میری عورت بچے قریش کے پاس ہین - اور میرا وہان کوئی خاندان نہین ہے کہ میرے بچون کی کوئی حمایت کرے اِس لئے مین نے اونپر یہ احسان کیا کہ اوسکے سبب سے میرے بچون کو وہ لوگ کچہ ایذا نہ پہونچائین - حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ مجہے اجازت دیجیئے - کہ اس منافق کی گردن مار دون - اِس نے نفاق کا کام کیا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا عمر وہ تو بدر کی لڑائی مین موجود تہا تمہین کسطرح معلوم ہوا کہ وہ منافق ہے یا مستوجب قتل ہے - شاید اللہ تعالی نے بدر والون پر عنایت کی نظر کی ہو - اور فرما دیا ہو - کہ جو چاہو کرو مین نے تمہین بخش دیا ہے (شاید کا لفظ اس لئے رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ کہین بدر والے اِس قول سے مطمئن ہو کر ہر ایک گناہ کو مباح نہ سمجہ لین - ورنہ رسول اللہ کو اِس مضمون کی نسبت کچہ شک نہ تہا) پہر یہ آیت

نازل ہوئی۔ یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء
تلقون الیہم بالمودۃ وقد کفروا بما جاءکم من الحق ط یخرجون الرسول
وایاکم ان تومنوا باللہ ربکم ط ان کنتم خرجتم جہاداً فی سبیلی
وابتغاء مرضاتی تسرون الیہم بالمودۃ ط وانا اعلم بما اخفیتم واعلنتم ط
ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل ان یثقفوکم یکونوا لکم
اعداء ویبسطوا الیکم ایدیہم والسنتہم بالسوء وودوا لو تکفرون ط
لن تنفعکم ارحامکم ولا اولادکم یوم القیامۃ یفصل بینکم ؕ

(ایمان والو اگر تم ہماری راہ مین جہاد کرنے اور ہماری رضامندی ڈہونڈہنے کی غرض سے
اپنے وطن چہوڑ کر نکلے ہو تو ہمارے اور اپنے دشمنون کو دوست نہ بناؤ۔ کہ لگو اون
کی طرف دوستی کے نامہ وپیغام دوڑانے۔ حال آنکہ تمہارے پاس جو خدا کی طرف
سے دین حق آیا ہے وہ اوس سے انکار کر ہی چکے ہین۔ وہ تو صرف اتنی بات پر
کہ تم اپنے پروردگار اللہ ہی کو مانتے ہو۔ رسول کو اور تم کو گہرون سے نکال رہے ہین
اور تم چپکے سے اون کی طرف دوستی کے نامہ وپیام دوڑا رہے ہو۔ اور جو کچہہ تم چہپا چہپا کر
کرتے ہو وہ اور جو ظاہر ظہور کرتے وہ ہم سب کو خوب جانتے ہین۔ اور جو تم مین سے
ایسا کرے گا تو سمجہہ رکہو کہ وہ سیدہے راستہ سے بہٹک گیا۔ یہ کافر اگر تم پر کبہی قابو
پا جائین تو کہلم کہلا تمہارے دشمن ہو جائین اور ہاتہہ اور زبان دونون سے تمہارے
ساتہہ برائی کرنے مین کوتاہی نہ کرین۔ اور اون کی اصلی تمنا تو یہ ہے کہ کاش تم بہی اونکی
طرح کافر ہو جاؤ۔ قیامت کے دن نہ تو تمہاری رشتہ داریان ہی تمہارے کچہہ کام
آئینگی اور نہ تمہاری اولاد ہی کچہہ فائدہ دیگی اوس دن خدا تمہارے درمیان فیصلہ کریگا)

۹۶ رسول اللہ کی مکہ کو روانگی اور عباس عُیینہ اقرع اور مخرمہ اور ابوسفیان بن الحارث اور عبداللہ بن ابی امیہ کا رسول اللہ پاس آنا اور رسول اللہ کے ہمراہیون کی تعداد ۔

پہر رسول اللہ صلعم مکہ کو روانہ ہوے - اور مدینہ پر ابو رہم کلثوم بن حصین الغفاری کو خلیفہ کر گئے آپ کا کوچ ۱۰- رمضان کو ہوا تہا اور ۲۰- رمضان کو مکہ فتح ہوگیا تہا - اور راستہ مین رسول اللہ صلعم نے روزہ رکہا - مگر جب عسفان اور امج کے درمیان پہونچے تو روزہ موقوف کر دئے -

اس وقت رسول اللہ صلعم کے ساتہہ تمام مہاجرین اور انصار تہے - اور بنی سلیم کے سات سو آدمی اور مزینہ کے ایک ہزار آدمی تہے اور ہر قبیلہ کے کچہہ کچہہ آدمی بہی ہمراہ تہے - عیینۃ بن حصن الفزاری اور اقرع بن حابس بہی آپ سے آکر مل گئے تہے - اور عباس بن عبدالمطلب بہی جحفہ کے مقام پر اور بعض کہتے ہین ذی الحلیفہ مین آپ سے ملے تہے - وہ مکہ سے ہجرت کر کے آرہے تہے اس لئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ وہ بہی اسباب مدینہ کو بہیجدین اور مکہ کو میرے ساتہہ چلے چلین - اور فرمایا کہ تم آخر المہاجرین ہو اور مین آخر الانبیا ہون -

اور جب نقب العقاب مین پہونچے تو مخرمہ بن نوفل اور ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب اور عبداللہ ابن ابی امیہ رسول اللہ کے پاس آئے - اور ابوسفیان اور عبداللہ نے رسول اللہ سے ملنے کی درخواست کی - اور ام سلمہ نے آپ سے اونکی سفارس کی - اور کہا کہ ایک آپ کا ابن عم ہے اور دوسرا ابن عمہ ہے - آپ نے فرمایا کہ مجہے اِن دونون سے ملنے کی حاجت نہین ہے - میرے ابن عم نے تو میرا ہتک عزت کیا - اور میرا ابن عمہ تو وہ ہی ہے کہ جس نے مکہ مین میری نسبت کیسے کیسے کلمات کہے ہین - ابوسفیان کے ساتہہ اوسکا ایک چہوٹا بیٹا بہی تہا جب اونہون نے

سُنا کہ رسول اللہ نے ایسا ایسا فرمایا ہے تو کہا اگر رسول اللہ مجہہ سے ملنا قبول نہ فرمائین گے تو مین اپنے اس بیٹے کا ہاتہہ پکڑون گا اور جدہر کو منہ اُٹہے گا چلا جاونگا اور بہوک پیاس سے کہین بیابان مین مرجاون گا ۔ اس سے رسول اللہ صلعم کو رحم آگیا ۔ اور اونہین اپنے پاس بلالیا وہ دونون مسلمان ہوگئے ۔

یہہ بہی کہتے ہین ۔ کہ علی نے ابو سفیان بن الحارث سے کہا تہا ۔ کہ تو رسول اللہ کے سامنے سے آ ۔ اور وہ بات کہو جو یوسف علیہ السلام سے اون کے بہائی نے کہی تہی ۔ تَاللّٰہِ لَقَدْ آثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ (اونہون نے کہا بخدا کچہہ شک نہین کہ تم کو اللہ نے ہم پر بڑی برتری دی اور بیشک ہم ہی قصوروار تہے) کیونکہ رسول اللہ یہہ نہین پسند کرتے کہ اون سے کوئی شخص ہی قول وفعل مین بڑہ کر اچہا ہو ۔ چنانچہ ابوسفیان نے ایسا ہی کیا ۔ رسول اللہ نے اسکے جواب مین فرمایا لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۔ (تم پر آج کوئی گناہ نہین ۔ اللہ تمہاری مغفرت کرے وہ سب سے بڑہ کر رحم والا ہے) اور اونہین اپنے نزدیک بلایا ۔ پہر وہ دونون مسلمان ہوگئے ۔ اور ابوسفیان نے اپنے اسلام کے وقت گزشتہ معاملات کے عذر مین یہہ اشعار کہے ؎

لَعَمْرُكَ إِنِّي يَوْمَ أَحْمِلُ رَايَةً	لِتَغْلِبَ خَيْلُ اللَّاتِ خَيْلَ مُحَمَّدِ

قسم ہے مجہے تیری جان کی جس روز مین نے رایت اُٹہایا تہا کہ لات بت کا لشکر محمد کے لشکر پر غالب آجائے

لَكَالْمُدْلِجِ الْحَيْرَانِ أَظْلَمَ لَيْلُهُ	فَهٰذَا أَوَانِي حِيْنَ أُهْدٰى وَأَهْتَدِي

اوس روز مین ایسا تہا ۔ کہ جیسے کوئی اندہیری رات مین جسپر رات کا اندہیرا خوب چہا گیا ہو حیران پریشان ہو ۔ مگر اب میرا وہ وقت ہے کہ مین خود ہدایت یافتہ ہون اور دوسرون کو بہی ہدایت دیتا ہون ۔

معَ اللهِ مَنْ طَرَّدتُهٗ کُلَّ مُطَرَّدِ		وھادٍ ھدَانِی غیرَ نفسی وَنالَنِی

میرے نفس کے سوا ایک اور ہادی نے مجھے ہدایت دی - اور اوس شخص نے جسے مین نے سطر دو کرکے اور بالکل نکال دیا تھا مجھے اللہ تعالی سے ملا دیا -

الابیات - اِس پر رسول اللہ صلعم نے اوسکے سینہ پر ایک ہاتھ مارا - اور فرمایا کہ کیا تو نے مجھے بالکل نکال دیا تھا - یہ بھی کہتے ہین کہ ابوسفیان نے حیا کے سبب سے رسول اللہ صلعم کے سامنے منہہ نہین اُٹھایا - اور رسول اللہ صلعم مرالظہران مین آئے - آپ کے ساتھ دس ہزار سوار تھے - بنی غفار کے چار سو آدمی مزینہ کے ایک ہزار تین آدمی بنی سلیم کے سات سو آدمی جہینہ کے ایک ہزار چار سو آدمی باقی قریش اور انصار اور اُنکے حلفا اور عرب کے اور لوگ تھے - اور تمیم اور اسد اور قیس کے بھی آدمی تھے -

۹۷ مرالظہران مین عباس کی وساطت سے ابوسفیان بن حرب اور حکیم اور بدیل کا رسول اللہ کے روبرو پیش ہوکر مسلمان ہونا -

غرض جب رسول اللہ مرالظہران مین آکر فروکش ہوے - تو عباس بن عبد المطلب نے کہا - کہ قریش کی ہلاکی کا وقت آ پہونچا - اگر اونھون نے رسول اللہ سے اپنے بلاد مین بغاوت کی اور آپ وہان زبردستی داخل ہو گئے تو قریش ہمیشہ کے لئے ہلاک ہوجائینگے اِس لئے وہ رسول اللہ کے خچر پر سوار ہوے - اور کہتے ہین مین اِس غرض سے نکلا کہ کہین کوئی ہیزم کش یا کوئی آدمی مکہ جانے والا مجھے مل جائے تو وہ رسول اللہ کا حال اون سے جاکر کہدے تاکہ وہ رسول اللہ کے پاس آئین اور اون سے امن مانگ لین وہ کہتے ہین کہ مین اِس لئے اراک کے مقام پر ادہر اُدہر گہومنے لگا - دیکھتا کیا ہون کہ ابوسفیان اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا کی آواز میرے کان مین آرہی ہے - جو خبرون کی تلاش مین

مکہ سے باہر آئے ہوے تھے - ابوسفیان کہا - ہا ہبنہ کہین سے تو کبہی اس
سے زیادہ کثرت سے الاؤ جلتے ہوے نہین دیکہے - بدیل نے کہا یہ خزاعہ کے
الاؤ ہون گے ابوسفیان نے کہا خزاعہ کی یہ ہستی کہان ہے کہ اس قدر کثرت سے
اونکے الاؤ ہون -

عباس کہتے ہین - مین نے کہا ابوحنظلہ یعنی ابوسفیان جو اس کنیت سے بولا جاتا
تھا - ابوسفیان نے کہا ابوالفضل مین نے کہا ہان ابوسفیان نے کہا لبیک فداک
ابی وامی (میرے مان باپ تم پر قربان) کیا خبر ہے مین نے کہا یہ رسول اللہ ہین -
اور اون کے ساتھ مسلمان ہین وہ دس ہزار آدمیون سے آئے ہین -

ابوسفیان نے مجھ سے کہا کہ میرے لئے بتاؤ کہ مین کیا کرون - مین نے کہا میرے
ساتھ سوار ہو - مین تیرے لئے رسول اللہ سے امن مانگ لون گا - اگر امن نہ مانگی اور
تو اونکے ہاتھ آگیا تو وہ تیری گردن اُڑا دین گے -

ابوسفیان کہتا ہے کہ پہر عباس نے مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیا - اور رسول اللہ کی طرف
کو جلدی جلدی روانہ ہوے - وہ جب کہین سے گذرتے تو مسلمان کہتے کہ رسول اللہ کا چچا
ہے اور رسول اللہ کے خچر پر سوار ہے - اسی مین ہم عمر بن الخطاب کے الاؤ پر گذرے
اونھون نے (جانا کہ عباس نے ابوسفیان کو گرفتار کیا ہے) اس لئے کہا ابوسفیان الحمد للہ کہ
تو بلا شرط اور بغیر قول و قرار کے ہمارے قبضہ مین آگیا - اور پہر نبی صلعم کے پاس کو چہ چلے -
عباس کہتے ہین کہ مین نے خچر کو دوڑایا - اور عمر سے آگے نکل گیا - پہر عمر رسول اللہ
کے پاس پہونچے - اور آپ کو ابوسفیان کی اطلاع دیکر عرض کیا کہ مجھے اوسکی گردن مارنے
کی اجازت دیجیے - مین نے کہا یا رسول اللہ مین نے اوسے پناہ دی ہے -

پہر (عمر نے رسول اللہ سے کچھہ آہستہ کہنا چاہا - تو) مین نے رسول اللہ کا سر پکڑ لیا
اور عرض کیا (کہ یہ سرگوشی کا موقع نہین ہے) اوسے میرے سوا کوئی نہین بچاوے گا-
جب عمر نے بہت کچھہ کہا - تو مین نے کہا عمر ذرا ٹھہرو یہ باتین تم اس واسطے کرتے ہو کہ
وہ بنی عبد مناف سے ہے - اگر بنی عدی سے ہوتا تو تم یہ باتین نہین کرتے - عمر نے
کہا تم چپ رہو واللہ جس روز مین مسلمان ہوا تہا اوس روز تمہارا اسلام مجھے اپنے باپ خطاب
کے اسلام سے زیادہ پیارا تہا -

لیکن رسول اللہ نے فرمایا - کہ ہمنے اوسے صبح تک کی امن دی - صبح اوسے
میرے پاس لاؤ - عباس کہتے ہین کہ مین اوسے اپنے گہر لے آیا - اور دوسر
روز اوسے رسول اللہ پاس لے گیا - جب رسول اللہ نے اوسے دیکہا تو فرمایا ابوسفیان
کیا ابہی وقت نہین آیا - کہ تو لا الہ الا اللہ کو جان جاوے - کہا بابی انت وامی یا رسول اللہ
اگر اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہوتا تو معاملہ اس طرح نہوتا جیسا اب ہو رہا ہے - پہر آپ
نے فرمایا کیا اسکا وقت ابہی نہین کہ تو میری رسالت کا اقرار کرے کہا بابی انت وامی
ہان یہ ایک ایسی بات ہے کہ جو دل مین کہٹکتی ہے - عباس کہتے ہین مین نے اوس
سے کہا - دیکھہ حق کی شہادت اوا کر نہین تو تیری گردن ماری جاوے گی - اس لئے اوس
نے کلمہ شہادت پڑہا اور مسلمان ہو گیا - اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا بہی اوس کے
ساتھہ مسلمان ہو گئے (حقیقت مین اسوقت نہ صرف ابوسفیان کا بلکہ عباس کا بہی اسلام
جبر اً تہا مگر آگے چلکر اسلام نے ان کے دل مین جگہہ کر لی - اور سچے مسلمان ہو گئے)

۹۸ رسول اللہ صلعم کا ابوسفیان کو اپنی تمام سپاہ دکہانا -

پہر رسول اللہ صلعم نے عباس سے کہا جاؤ ابوسفیان کو ایک ایسے پہاڑ کی نوک کے پاس کہڑا کرو -

جہاں تنگ گھاٹی ہو۔ اور اوسکے پاس ہوکر یہ خدا لشکر سامنے سے گزرے۔

عباس کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (چونکہ ابوسفیان قریش کا پادشاہ ہے اور اس لئے قدیمی حیثیت سے تمام عرب کا سر آوردہ ہے) وہ فخر کو بہت دوست رکھتا ہے۔ کوئی بات ابوسفیان کے لئے ایسی ہونا چاہیئے جس سے اوسے اپنی قوم میں دوسروں سے فخر و امتیاز حاصل ہو۔ آپ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گہر میں داخل ہوگا اوسے امن دی جاوے گی۔ اور جو شخص حکیم بن حزام کے گہر میں چلا جائے گا اوس کو بہی امن ملے گی۔ اور جو بیت اللہ میں جاوے گا یا گہر کا دروازہ بند کرلے گا وہ بہی امن میں ہوگا۔ عباس کہتے ہیں پہر میں ابوسفیان کو لیکر نکلا۔ اور پہاڑ کے کنارہ پر آکر اوسے روک لیا۔ جہاں سے ہوکر رسول اللہ کی فوج کے تمام قبائل کا گزر ہوا۔ جب کوئی نئی فوج کا پرا آتا تو وہ پوچہتا یہ کون ہے میں کہتا یہ اسلم ہیں۔ وہ کہتا کہ مجہے اسلم سے کیا مطلب۔ پہر جب کوئی دوسرا گروہ آتا تو میں کہتا یہ جہینہ ہیں۔ وہ کہتا مجہے جہینہ سے کیا مطلب۔ غرض جب رسول اللہ صلعم اپنے خاص لشکر مہاجرین و انصار کو لیکر گزرے جن کے مردم چشم کے سوا اور بدن تمام زرہوں میں چہپا ہوا تہا۔ تو اوس نے پوچہا یہ کون ہیں میں نے کہا یہ رسول اللہ صلعم ہیں اور اون کے ساتہ مہاجرین اور انصار ہیں۔ ابوسفیان نے کہا تیرا بہتیجا تو بڑا بادشاہ ہوگیا۔ میں نے کہا بہلے مانس یہ بادشاہی نہیں بلکہ نبوت ہے کہاں ہاں بے شک نبوت ہے۔ (ابہی تک عباس کے دل میں وہ ہی جاہلیت کا خیال تہا کہ دنیاوی جاہ و جلال کو نبوت سمجہتے تہے حالانکہ اس لشکر کے سبب سے نبوت نہ تہی بلکہ نبوت جو تہی وہ قرآن میں تہی۔)

۹۹ ابوسفیان کا گہر جانا اور رسول اللہ صلعم قریش کو ستانا	عباس کہتے ہیں۔ کہ پہر میں نے ابوسفیان سے

کہا- جا جلد اپنی قوم سے جاکر مل جا - اور انہین ڈرا دے - کہ کہین کوئی کچہہ فساد نہ کرے
ابوسفیان فوراً چلدیا اور مکہ آیا- حکیم بن حزام بہی اوسکے ساتہہ تہا - پہر ابوسفیان بیت اللہ
مین آیا- اور باآواز بلند کہا - اے قریش - یہ محمد آرہا ہے - اور اوسکے ساتہہ ایک ایسا
زبردست لشکر ہے کہ ہم اوس کا مقابلہ نہین کر سکتے - اونہون نے پوچہا تو تو جو اوسکے
پاس گیا تہا اوس نے تجہہ سے کیا کہا- کہا مجہہ سے یہ عہد کر لیا ہے - کہ جو شخص میرے
گہر مین آئے گا اوس کو امن ملے گی- اور جو شخص مسجد بیت اللہ مین داخل ہوگا اوسے
بہی امن دی جاے گی اور جو شخص اپنے گہر کا دروازہ بند کرلے گا اوسے بہی امن ہے
پہر کہا- اے قریش کے لوگو مسلمان ہو جاؤ تاکہ تم (دنیا و آخرت مین) سلامت رہو
اس مین اوسکی بی بی ہند آئی - اور اوسکی ڈاڑہی پکڑ کر کہنے لگی- اے آل غالب اس احمق
شیخ کو قتل کر ڈالو- یہ کیا بکتا ہے- ابوسفیان نے کہا- میری ڈاڑہی چہوڑ- مین قسم کہاکر
کہتا ہون اگر تو مسلمان نہ ہوئی تو تیری گردن ماری جاے گی- جا اپنے گہر مین بیٹہہ- اس
واسطے وہ اوسے چہوڑ کر چلی گئی-

●● خالد بن الولید کا مشرکون کو ہکاتا اور رسول اللہ کا مکہ مین داخل ہونا اور شرک عورتون کا آگے آنا-

پہر رسول اللہ نے ابوسفیان اور حکیم کے پیچہے
زبیر کو فوج دیکر روانہ کیا کہ وہ مکہ مین مغرب کی طرف
سے داخل ہون - اور سعد بن عبادہ سے
کہا کہ وہ بہی کچہہ آدمیون کے ساتہہ کدی (سخت زمین) کی جانب سے مکہ مین گہسین
جب سعد کو رسول اللہ نے بہیجا - تو اونہون نے کہا - آج کا دن قتل و خونریزی کا دن ہے
آج کعبہ مین قتل کرنا جائز ہے یہ بات مہاجرین مین سے کسی شخص نے سنی- اور آکر
رسول اللہ کو اسکی خبر دی - آپ نے (قیس بن سعد سے کہا- کہ تو جا کر سعد سے رایت

سے لے۔ مگر بعض کہتے ہین کہ آپ نے) علی بن ابی طالب سے کہا تم جاؤ اور اوس سے
رایت لے لو۔ اور تم اوسے لیکر مکہ مین داخل ہو؛
اور نیز رسول اللہ نے خالد بن الولید کو حکم دیا۔ کہ وہ بھی کچھہ آدمیون کو لیکر مکہ کے
اسفل طرف سے لیطرف مکہ مین جائین خالد کے ساتھہ اس وقت اسلم تھا۔ مزنیہ
جہینہ اور اور عرب کے چند قبائل تھے۔ یہ پہلا ہی دن ہے کہ رسول اللہ نے خالد بن
الولید کو امیر لشکر بنایا ہے۔
پھر جب رسول اللہ ذی طوی مقام مین پہونچے۔ تو وہان اپنی سواری کو کھڑا کیا۔
اس وقت رسول اللہ سرخ یمانی چادر کی ایک دھجی سر سے باندھے ہوے تھے
اور چونکہ اللہ تعالی نے اس فتح سے آپ کو معزز فرمایا تھا اسپئے اللہ تعالی کے روبرو
اپنا سر جھکایا۔ کہ آپ کی ریش مبارک کے شیب کا حصہ کجاوہ کے وسط کو لگ گیا۔
پھر آپ آگے بڑھے۔ اور اذاخر کی وادی سے مکہ کے اوپر کی طرف کو چلے۔ وہان آپ
کا قبہ نصب کیا گیا۔
عکرمہ بن ابی جہل اور صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو نے کچھ لوگ خندمہ مین جمع
کئے تھے۔ کہ مسلمانون سے لڑین اور اون کے ساتھہ احابیش اور بنی بکر اور بنی الحارث
بن عبد مناۃ بھی شریک تھے۔ خالد بن الولید نے اونہین جا لیا۔ اور اون سے لڑائی
ہوئی۔ مسلمانون سے جابر بن جبیل الفہری اور حبیش بن خالد جو اشعری کعبی تھا اور سلمہ
بن المیلا تین آدمی شہید ہوے اور مشرکین مین سے تیرہ ۱۳ آدمی مارے گئے۔ پھر
مشرکین بھاگ گئے۔
عکرمہ کے ساتھہ حماس بن قیس بھی تھا۔ اور گھر سے چلتے وقت اپنی بی بی سے

کہہ آیا تہا - کہ محمد کے اصحاب مین سے کسی کو پکڑکر تیری خدمت کے لئے لاتا ہون
جب شکست کہاکر گہر پہونچا - تو اوس کی عورت نے ازراہ تمسخر اوس سے کہا - خادم
کہان ہے - تو اوس نے کہا

اذ فر صفوان و فر عکرمه	انک لو شاهدت یوم الخندمه

اگر تو خندمہ کی لڑائی مین خود موجود ہوتی - جب کہ صفوان بہاگ گیا - اور عکرمہ بہی میدان سے چلدیا -

و استقبلتهم بالسیوف المسلمه	و ابو یزید قائم کالموتمه

اور ابو یزید ایسے کہڑا تہا جیسے کوئی بیوہ کہڑی ہو - اور اون کی طرف مسلمان تلوارین لئے چلے آرہے تہے

ضربا فلا تسمع الا غمغمه	یقطعن کل ساعد و جمجمه

اور ہر کسی کے ساعد اور کہوپڑیان کاٹتے جاتے تہے - اور ایسی ضربین مارتے تہے - کہ تجہے
بجز اون کی ہُوہا کے اور کچہہ سنائی بہی نہ دیتا -

لم تنطقی فی اللوم ادنی کلمه	لهم نهیت خلفنا و همهمه

اور ہمارے پیچہے اون کے چنگہارنے اور گونجنے کی آوازین آرہی تہین - تو اوسوقت منہ سے تو ملامت
کا ایک ادنیٰ کلمہ بہی نہین نکالتے -

ابو یزید سے مراد سہیل بن عمرو سے ہے - رسول اللہ صلعم نے اپنے امراکو یہ حکم
دیدیا تہا - کہ جو شخص اون سے لڑے اوسکے سوا دہ کسی کو نہ مارین -

جب مشرک بہاگ گئے اور مسلمانون نے مکہ مین داخل ہونے کا ارادہ کیا تو مشرک
عورتین نکلین - اور گہوڑون کے منہون پر شراب کے چہینٹے مارنے لگین - اور اپنے
بال (ماتمیون کے طور پر) بکہیر لئے - جب رسول اللہ صلعم نے یہ حال دیکہا تو تبسم فرماکر
ابوبکر سے جو آپ کے برابر برابر چل رہے تہے فرمایا کہ دیکہو یہ کیا کیفیت ہے -

حسان نے اوس وقت یہ شعر پڑہا ؎

تکاد جیادنا متمطرات	یلطمھن بالخمر النساء

ہمارے تیز رفتار گھوڑے پانی ہی پانی ہو گئے ہین - کہ جن پر عورتین شراب کے چھینٹے مارتی تہین

۱۰۱ رسول اللہ کا آٹہہ مرد اور چار عورتون کے قتل کا حکم دینا اور عکرمہ بن ابی جہل کا اسلام

رسول اللہ نے آٹہہ مردون اور چار عورتون کے قتل کا حکم دیا تہا مردون مین سے ایک تو عکرمہ بن ابی جہل تہا - جو رسول کی عداوت مین اپنے باپ کے مشابہ تہا - اور آپ کی لڑائی پر اوسی طرح مال خرچ کیا کرتا تہا - جب رسول اللہ نے مکہ فتح کر لیا تو اوسے اپنی جان کا خوف ہو گیا - اِس لئے وہ یمن کو بہاگ گیا - لیکن اوسکی بی بی ام حکیم بنت الحارث بن ہشام مسلمان ہو گئی - اور رسول اللہ سے عکرمہ کے واسطے امن حاصل کر لی - اور اپنے شوہر کی تلاش مین نکلی -

اِس وقت ام حکیم کے ساتہہ اوس کا ایک رومی غلام بہی تہا - اوس نے سفر مین اوسے تنہا دیکہہ کر کچہہ اور ہی مدعا پیش کر دیا - مگر ام حکیم نے اوس سے انکار نہ کیا اور اوسے لالچ مین رکہا - اور اِسی طرح سے عرب کے ایک حی کے پاس پہونچ گئے - اور اون سے اوس رومی غلام کے مقابلہ مین استعانت کی اونہون نے اوسے پکڑ کر باندہ لیا -

پہر عکرمہ اوسے سمندر کے کنارہ پر کہین مل گیا - جو جہاز مین سوار ہونے کو ہی تہا - اور اوس سے کہا کہ مین ایسے شخص کے پاس سے آرہی ہون - جو اوصل الناس اور احلم و اکرم بنی آدم ہے - اور اوس نے تجہے امن دیدی ہے - اِس لئے وہ لوٹا - ام حکیم نے اوسے رومی غلام کی بدمعاشی کا حال بہی سنایا - اور عکرمہ نے اوسے مسلمان ہونے سے قبل ہی مار ڈالا -

پہر جب وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - تو آپ سے وہ خوش ہوا - اور مسلمان ہوگیا
اور رسول اللہ صلعم سے التجا کی کہ اوسکے لئے وہ اللہ تعالی سے مغفرت چاہین - رسول
اللہ نے اوسکی عرض کو قبول کیا - اور پروردگار سے اوس کی مغفرت کی دعا مانگی -

۱۰۲ صفوان بن امیہ کا بہاگنا اور عمیر کی سفارش سے قصور کی معافی پر آکر مسلمان ہونا -

انہین لوگون مین جن کو آپ نے قتل کا حکم دیا تہا
تہا ایک صفوان بن امیہ بن خلف بہی تہا
جو رسول اللہ صلعم کے نہایت ہی برخلاف تہا
وہ بہی اِس وقت خوف سے جدہ کو بہاگ گیا تہا - مگر عمیر بن وہب الجمحی نے عرض کیا
یا رسول اللہ وہ میری قوم کا سید ہے اور آپ سے ڈرکر بہاگ گیا ہے - آپ نے
اوسے بہی امن دیدی - اور فرمایا کہ اوسے امن دی گئی - اور جو عمامہ آپ باندہے ہوے
مکہ مین داخل ہوے تہے وہ بہی آپ نے (نشانی کے طور پر) عمیر کو دیا - کہ صفوان کو
اپنی امن حاصل ہوجانے کا یقین ہوجا ے -

پہر عمیر وہ عمامہ لیکر نکلا - اور اوسے جاکر جدہ مین پکڑا - اور اوس سے کہا کہ تجہے امن
دی گئی - اور کہا رسول اللہ بنی آدم مین سب سے زیادہ احلم واوصل ہین - اور وہ تیرے ابن
عم ہین - اونکی عزت تیری عزت اور اون کا شرف تیرا شرف ہے - صفوان نے کہا
مجہے اون سے اپنی جان کا خوف ہے - کہا کچہہ خوف نہ کر رسول اللہ کا مزاج اس
سے کہین زیادہ حلیم ہے -

پہر صفوان لوٹ آیا - اور رسول اللہ کے پاس آکر عرض کیا - کہ یہ شخص کہتا ہے کہ آپ
نے مجہے امن دی ہے فرمایا کہ وہ سچ کہتا ہے - صفوان نے کہا مجہے دو مہینے کی
مہلت دیجیئے - کہ مین اس مین اپنے اسلام لانے کی نسبت سوچ لون - آپ نے

فرمایا دو مہینے نہین بلکہ چار مہینے کی تجھے مہلت ہے۔ چنانچہ وہ کفر کی حالت مین ہی آپ کے ساتھ رہا۔ اور حنین اور طائف کے واقعات مین موجود تھا پھر مسلمان ہوگیا اور اچھا مسلمان رہا۔ یہ اُس وقت مرا ہے جس وقت واقعہ جمل کے لیے لوگ بصرہ کی طرف جارہے تھے۔

۱۰۳ عثمان کی سفارش سے عبداللہ بن سعد کو رسول اللہ کا امن دینا اور رسول اللہ کا اشارہ سے پرہیز

انہین لوگون مین سے جن کے قتل کا حکم ہوا تھا عبداللہ بن سعد بن ابی سرح بھی تھا۔ جو بنی عامر بن لوی مین سے تھا۔ وہ پہلے مسلمان ہوگیا تھا اور رسول اللہ کے پاس جو وحی آیا کرتی اوسے لکھا کرتا تھا۔ اور جب لکھتا تھا تو عزیز حکیم کے بجاے علیم حکیم وغیرہ مشابہ الفاظ لکھدیا کرتا تھا۔ پھر مرتد ہوگیا۔ اور قریش سے جا کر کہا۔ کہ مین جس طرح چاہتا تھا محمد کے قرآن مین تصرف کر ڈالا کرتا تھا۔ تمہارا دین اوسکے دین سے بہتر ہے۔

جب مکہ فتح ہوگیا تو اوس روز وہ بھاگ کر عثمان بن عفان کے پاس آیا۔ اون کا رضاعی بھائی تھا۔ عثمان نے اوسے اوس وقت تک چھپاے رکھا کہ امن چین نہ ہوگیا پھر اوسے رسول اللہ کے پاس لاے۔ اور امن کی درخواست کی۔ رسول اللہ صلعم بڑی دیر تک خاموش رہے۔ پھر اوسے امن دیدی۔ اور وہ مسلمان ہوگیا۔ پھر جب وہ لوٹ گیا۔ تو رسول اللہ صلعم نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ کہ مین اس لیے چپ ہوگیا تھا کہ تم مین سے کوئی اوٹھ کر اوسے مار ڈالے۔ لوگون نے کہا تو آپ نے یہ اشارہ کیون نہ فرمایا آپنے فرمایا کہ نبیون کا یہ کام نہین ہے کہ اشارون سے کسی کو قتل کرائین۔ انبیا کی نگاہ خائن نہین ہوا کرتی ہے۔

۱۰۴ عبداللہ بن خطل اور حویرث اور مقیس کا قتل۔

انہین مین ایک عبداللہ بن خطل تہا۔ یہ بہی پہلے مسلمان ہوگیا تہا۔ اور رسول اللہ صلعم نے اوسے صدقہ لینے کو بہیجا تہا۔ اور اوسکے ساتہہ ایک انصاری اور ایک رومی غلام بہی تہا جو مسلمان ہوگیا تہا۔ رومی اوس کا کہانا پکاتا اور اوسکی خدمت کرتا تہا۔ ایک روز اتفاقاً وہ کہانا پکانا بہول گیا اس پر عبداللہ نے اوسے مارڈالا۔ اور مرتد ہوگیا اِس عبداللہ کے پاس دو لونڈیان تہین جو رسول اللہ صلعم کی ہجو مین گیت گایا کرتی تہین اوسے سعید بن حریث المخزومی نے جو عمرو بن حریث کا بہائی تہا اور ابو برزۃ الاسلمی نے مارڈالا۔

انہین مین ایک شخص حویرثؓ بن نقید بن وہب بن عبد بن قصی بہی تہا۔ جو مکہ مین رسول اللہ صلعم کو ایذا دیا کرتا اور ہجو کیا کرتا تہا اور آپ کی شان مین ہجو آمیز شعر کہا کرتا تہا مکہ کی فتح کے وقت یہ بہی گہر سے بہاگ گیا۔ لیکن کہین علی بن ابی طالب کو مل گیا اونہون نے اوس کا کام تمام کردیا۔

انہین مین مقیسؓ بن صبابہ بہی تہا۔ اسے آپ نے اس لئے قتل کا حکم دیا تہا۔ کہ اوس نے اوس انصاری کو قتل کردیا تہا جس نے اوس کے بہائی ہشام کو غلطی سے قتل کردیا تہا۔ اِس کے بعد یہ مقیس مرتد ہوگیا تہا۔ جب مکہ والے بہاگ گئے اور مکہ فتح ہوگیا تو یہ اور اور کچہ لوگ ایک مکان مین چہپ رہے اور وہان شراب پی۔ نمیلۃ بن عبداللہ الکلبی کو کہین اسکی خبر ہوگئی۔ اوس نے آکر اوسکے ایک تلوار ماری اور اوسے بالکل قتل کرڈالا۔

۱۰۵ ابن الزبعری کا قصور معاف کیا جانا

انہین مین ایک عبداللہؓ بن الزبعری السہمی بہی تہا۔ جو رسول اللہ کی مکہ مین ہجو کیا کرتا اور آپ کی نسبت بُرے سے بُرے الفاظ کہا کرتا تہا

فتح مکہ کے روز یہ اور ہبیرہ بن ابی وہب المخزومی زوج ام ہانی بنت ابی طالب نجران کو بہاگ گئے - ان مین ہبیرہ تو وہین رہا - اور شرک کی ہی حالت مین مرگیا - مگر یہ ابن الزبعری رسول اللہ صلعم کے پاس لوٹ کر آیا - اور اپنی گستاخیون کا عذر کیا - رسول اللہ نے اوس کا عذر قبول کرلیا پہر اوس نے مسلمان ہوکر یہ شعر کہے ؎

یا رسول الملیک اِنّ لسانی		راتق ما فتقت اِذ انا بور

اے مالک الملک کے رسول میری زبان اون باتون کو باندہا اور جوڑا کرتی تہی جسے آپ توڑا کرتے تہے - اوسوقت کہ مین بد ذات اور شریر آدمی تہا - اور

اِذ اُباری الشّیطان فی سَنَن الغـ		ـیّ ومَن مَال مثلہ مثبور

جب کہ مین گمراہی اور ضلالت کی باتون مین شیطان کا مقابلہ کرتا تہا - اور جو شخص کہ اِسطرح کا ہوجاے وہ تباہ و برباد ہوجاتا ہے - مگر

آمن اللحم والعظام بربی		ثمّ نفسی الشّہید انت النذیر

اب تو میرا گوشت اور ہڈیان بہی پروردگار پر ایمان لے آئین - اور میرا دل گواہی دیتا ہے - کہ آپ بے شک خدا تعالی کے عذاب سے مخلوق خدا کو ڈرانے والے ہین -

یہ اور بہی بہت شعر ہین جن مین اوس نے معذرت کی ہے -

۱۰۶ رسول اللہ کا وحشی قاتل حمزہ کو معاف کرنا -

ان مین سے آٹہوان شخص وحشی بن حرب حمزہ کا قاتل تہا - یہ بہی فتح مکہ کے روز طائف کو بہاگ گیا تہا - پہر جب اِس کے گہر کے سب لوگ رسول اللہ کی خدمت مین حاضر ہوے تو یہ بہی اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا ہوا آیا - نبی صلعم نے پوچہا کیا وحشی ہے - کہان - آپ نے فرمایا تو نے میرے چچا کو

کیسے قتل کیا تھا۔ وحشی نے آپ کے روبرو ساری کیفیت بیان کی۔ رسول اللہ رو پڑے۔ اور وحشی سے صرف اتنا ہی فرمایا۔ کہ تو میرے سامنے سے چلا جا۔ (اللہ اللہ یہی نبوت کی شان ہے ورنہ کون انسان ہے کہ جسکا پیارا چچا کسی کے ہاتھ سے مارا جائے اور وہ اپنے دشمن پر قبضہ حاصل کرکے اوسے معاف کرے) یہی وحشی ہے جس کے سب سے اوّل شراب خواری کی وجہ سے درہ لگائے گئے ہین۔ اور اسی نے سب سے اوّل شام مین جاکر زعفرانی مصقول کپڑے پہنے ہین۔

۱۰۷ حُوَیْطِب بن عبد العزیٰ کا مسلمان ہونا حویطب بن عبد العزیٰ بھی بھاگ گیا تھا۔ اوسے ابوذر نے کسی باغ کے احاطہ مین دیکھہ پایا۔ اور رسول اللہ صلعم کو اوس کی آکر خبر دی۔ آپ نے فرمایا۔ کیا ہم نے بجز اون لوگون کے جن کے قتل کا حکم دیا گیا ہے اور تمام آدمیون کو امن نہین دیدی ہے۔ ابوذر نے اِس بات کی جاکر حویطب کو خبر دی تب وہ نبی صلعم کے پاس آیا اور مسلمان ہوگیا۔

کہتے ہین۔ کہ یہ حویطب ایک مرتبہ مروان بن الحکم کے پاس اوس وقت گیا تھا۔ کہ جب وہ مدینہ کا حاکم تھا۔ مروان نے اوس سے اثنائے گفتگو مین کہا۔ یا شیخ تو مسلمان بہت دیر مین ہوا (جس سے اسلام مین تجھے اپنے درجہ کے لائق عزت نہ ملی) حویطب نے کہا مین نے تو کئی مرتبہ مسلمان ہونے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر تیرا باپ مجھے اوس سے روک لیا کرتا تھا۔ (اس کہانے سے مروان مین کچھہ عیب نہین لگ سکتا۔ اوسوقت تو سب ہی اسلام کے برخلاف تھے)

۱۰۸ ہند بنت عتبہ کا اسلام اور اوسکو رسول اللہ کا معاف کرنا اور اوسکو برکت کی دعا دینا۔ اب رہین وہ عورتین جن کی نسبت رسول اللہ نے قتل کا حکم دیا تھا اون مین سے ایک

تو ہند بنت عتبہ تھی - اسے رسول اللہ نے اوس حرکت کی وجہ سے قتل کا حکم دیا تھا - جو اوس نے حمزہ کے ساتھ کی تھی - اور یہ رسول اللہ کو مکہ مین ایذا بھی بہت دیا کرتی تھی یہ رسول اللہ کے پاس اور عورتون کے ساتھ چھپ کر آئی - اور یہ ظاہر نہ کیا کہ مین ہند ہون - اور آکر مسلمان ہوگئی - اور اپنے گھر مین جو بت تھے وہ بھی سب توڑ دیئے - اور کہا کہ تمہارے سبب سے ہمین بت دہوکا ہوا - اور رسول اللہ صلعم کو دو بہیڑ کے بچے ہدیہ مین بہیجے - اور عذر کیا کہ میری بکریان سب بچے بہت کم دیتی ہین - رسول اللہ صلعم نے اوسکی بکریون کی نسبت برکت کی دعا دی - جس سے وہ بکثرت ہوگئین پہر ہند بکریان لوگون کو دیا کرتی اور کہا کرتی تہی کہ یہ رسول اللہ صلعم کی برکت سے ہے الحمد للہ جس نے ہمین اسلام کی ہدایت دی - اور مسلمان کیا

۱۰۶ سارہ اور قریبہ کا قتل اور چوتھی عورت کا اسلام -

انہین مین دوسری سارہ تھی جو عمرو بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف کی مولاۃ تھی - جسے بعض کہتے ہین کہ یہی حاطب بن ابی بلتعہ کا خط لیکر مکہ کو روانہ ہوئی تھی - یہ پہلے مسلمان ہوکر رسول اللہ صلعم کے پاس آئی تھی رسول اللہ نے اوسے معاف کر دیا اور رشتہ داری کا حق بھی ادا کیا تھا - مگر یہ مکہ کو لوٹ گئی اور وہان جا کر مرتد ہوگئی تھی - اس واسطے اسے قتل کا حکم دیا تھا - اوسے علی بن ابی طالب نے مار ڈالا -

باقی دو عورتین عبد اللہ بن خطل کی دو لونڈیان تھین جو رسول اللہ صلعم کی ہجو کے گیت گایا کرتی تھین - اسی لیئے اونہین قتل کا حکم دیا تھا ایک تو اون مین سے جسکا نام قریبہ تھا قتل کر دی گئی - مگر دوسری بھاگ گئی - اور بہیس بدل کر رسول اللہ کے پاس آئی اور مسلمان ہوگئی اور حضرت عمر بن الخطاب کی خلافت تک زندہ رہی - مگر اون کے

گھوڑے کے پانون سے کہین اوسکے چوٹ لگ گئی اور اوس سے وہ مرگئی - لیکن بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ حضرت عثمان کے زمانہ خلافت مین موجود تھی - اوسوقت غلطی سے کسی شخص نے اوس کی پسلی توڑ دی اوس سے وہ مرگئی - اور حضرت عثمان نے اوسکی دیت ادا کردی -

۱۱۰ رسول اللہ کا جہالت کے رسوم وغیرہ کو بطال کرنا اور بتون کا توڑنا اور مکہ والون کا اطلاق -

غرض جب رسول اللہ صلعم مکہ مین داخل ہوے تو اوس وقت آپ کے فرق مبارک پر ایک سیاہ عمامہ تہا - آپ آکر خانہ کعبہ کے دروازہ پر کہڑے ہوے - اور کہا لا اِلٰہ اِلّا اللہ وَحدہٗ اوسکا وعدہ سچ نکلا - اور اوس نے اپنے بندہ کی مدد کی - اور کفار کے سرگروہون کو ہزیمت دی -

دیکھو یا درکھو جس نے اب سے پہلے کسی کا خون کیا ہو یا کوئی موروثی افتخار پر فخر کرتا ہو یا کسی کو کسی مال پر دعوی وغیرہ ہو وہ سب بیت اللہ کی سدانتہ (اور خدمت) اور حج کی سقایتہ (اور پانی پلانے) کے سوا مین نے باطل کردیا - اوس کا کوئی نام نہ لیوے -

پھر فرمایا کہ اے قریش کے لوگو تم جانتے ہو کہ اب مین تمہارے ساتھہ کیا کرون گا قریش بولے آپ ہمارے ساتھہ بھلائی کرین گے - آپ ہمارے کریم بھائی اور کریم بھائی کے بیٹے ہین - فرمایا - اچھا جاؤ تم سب طُلقا اور آزاد ہو - اور سب کو معاف کردیا - حال آنکہ اللہ تعالی نے آپ کو پورا قابو دیدیا تھا آپ اون کے ساتھہ جو چاہتے وہ کرسکتے تہے اور وہ سب آپ کے قبضہ مین تہے - اِسی واسطے مکہ والون کو اِس کے بعد سے طُلقا کہنے لگے ہین -

پھر آپ نے مکہ کا سات مرتبہ طواف کیا اور اندر گئے - اور اوس مین نماز پڑھی - وہان آپ نے انبیا کی تصویرین اور مورتین دیکھین - رسول اللہ نے حکم دیا اونھین مٹا دیا جائے پھر اون سب کو محو کردیا گیا - کعبہ مین تین سو ساٹھ صنم تھے - اور آپ کے ہاتھ مین ایک چھڑی تھی - آپ اوس سے بتون کی طرف اشارہ کرتے - اور جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (اور اسے پیغمبر لوگون سے کہدو کہ اب دین حق آیا اور دین باطل نیست ونابود ہوا - اور دین باطل تو نیست ونابود ہونے والا ہی تھا) پڑھتے تھے اور جس بت کی طرف اشارہ کرتے وہ آپکے سامنے آگر جاتا تھا لیکن بعض لوگ کہتے ہین کہ اشارہ سے نہین گرتا تھا بلکہ آپ نے حکم دیا تھا کہ انھین گرادیا جاوے - اور اونھین توڑا اور گرادیا گیا تھا - (اور یہی سچ ہے - اگر اشارہ سے بت گر سکتے تھے تو جب رسول اللہ پہلے مکہ مین تھے تب ہی کیون نہ گرادئے)

رسول اللہ کا مردون سے اور نیز عورتون سے حضرت عمر کے ہاتھ پر بیعت لینا

رسول اللہ صلعم کوہ صفا پر جا بیٹھے - کہ لوگون سے بیعت لین - اور حضرت عمر بن الخطاب آپ کے پاس نیچے کو بیٹھے - اور تمام آدمی اسلام کی بیعت کرنے کے واسطے وہان مجتمع ہوے - آپ لوگون سے بیعت لیتے تو فقط اتنا ہی کہلواتے تھے - کہ اللہ اور اللہ کے رسول کی باتین سنین گے اور اونکی اطاعت کرین گے - اور جہان تک ممکن ہوگا اوس مین کوتاہی نہ کرین گے - یہ بیعت فقط مردون کی تھی لیکن عورتون کی بیعت اس طرح نہین ہوئی - بلکہ جب مردون کی بیعت سے فارغ ہوگئے - تو آپ نے عورتون سے بیعت لی -

جب عورتین آپ سے بیعت کرنے کے لئے آئین تو اون مین قریش کی عورتین

بھی آئین۔ جن مین یہ عورتین بھی تہین ام ہانی بنت ابی طالب ام حبیبہ بنت العاص بن امیہ جو عمرو بن عبد ودّ العامری کی بی بی تہی اروی بنت ابی العیص عمہ عتاب بن اُسید اور اوس کی بہن عاتکہ بنت ابی العیص جو مطلب بن ابی وداعۃ السہمی کی بی بی تہی اور اوس کی مان بنت عفان بن ابی العاص ہمشیرہ عثمان جو سعد حلیف بنی مخزوم کی بی بی تہی ہند بنت عتبہ جو ابوسفیان کی بی بی تہی یسیرہ بنت صفوان بن نوفل بن اسد بن عبد العزی ام حکیم بنت الحارث بن ہشام جو عکرمہ بن ابی جہل کی بی بی تہی ریطہ بنت الحجاج جو عمرو بن العاص کی بی بی تہی اور اور بہی بہت عورتین تہین۔ اون مین ہند اپنے آپ کو چہپائے ہوئے تہی کہ اوس نے حمزہ کے ساتہہ بُری حرکت کی تہی۔ اوسے خوف تہا کہ کہین حمزہ کا موخذہ اوس سے نہ کیا جائے۔

رسول اللہ نے ان عورتون سے فرمایا۔ کہ تم اس بات کی عہد سے بیعت کرو۔ کہ اللہ کے ساتہہ شرک نہ کرین گے۔ ہند نے کہا کہ آپ تو ہم سے اون باتون کی بیعت لیتے ہین۔ جن کی آپ نے مردون سے نہین لی ہے۔ تاہم ہم اس کی آپ سے بیعت کرتے ہین۔ آپ نے فرمایا کہ چوری بہی نہ کیا کرو۔ ہند بولی۔ کہ کیا ابوسفیان کی کوئی تہوڑی بہت چیز لی اور مین نے لے لی ہو تو وہ بہی کیا چوری ہے۔ ابوسفیان بہی اوس وقت وہان موجود تہا۔ اوس نے کہا جو پہلے لے لی وہ معاف ہے رسول اللہ نے کہا کیا ہند ہے کہا ہان یہ ہند ہون آپ مجہے معاف کیجئے اللہ تعالی آپ کو معاف کرے گا۔ پہر آپ نے فرمایا۔ کہ تم زنا بہی نہ کرو۔ بولی کہ کیا کہین حرہ عورتین بہی زنا کیا کرتی ہین۔ پہر آپ نے فرمایا۔ کہ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ہند بولی۔ کہ ہم نے تو اپنی اولاد کو بچپن سے پالی تہی۔ اور جب وہ بڑی ہو گئی تو آپ نے اونہین بدر کے روز

قتل کردیا - اب وہ جانین اور آپ جانین - اس سے حضرت عمر ہنس پڑے - پہر آپ سے فرمایا - کہ تم کسی پر بہتان مت لگایا کرو - بولی کہ بہتان لگانا بہت ہی بڑی بات ہے آپ جو باتین ہم سے کہتے ہین وہ بہت ہی اچہی اور مکارم اخلاق سے ہین - پہر آپ نے فرمایا - کہ امر معروف مین میری نافرمانی نہ کرنا ہند بولی کہ ہم اس مجلس مین آکر بیٹہین اور پہر بہی یہ ارادہ کرین کہ آپ سے نافرمانی کرین - یہ کیونکر ہوسکتا ہے - پہر رسول اللہ نے فرمایا کہ عمر ان سے بیعت لو - اور رسول اللہ نے اون کے لئے اللہ تعالے سے مغفرت کی دعا مانگی -

رسول اللہ کا یہ قاعدہ تہا کہ کسی عورت کو ہاتہ نہین لگاتے تہے - صرف انہین عورتون کو چہوتے جو اللہ تعالی نے آپ کے لئے حلال کی تہین - یا اون کی محرم ہوتی تہین -

۱۱۲ بلال کی اذان کے وقت کفار کی حسرت آمیز باتین -

پہر جب ظہر کا وقت آیا - تو آپ نے بلال کو حکم دیا کہ کعبہ پر جا کر اذان دین قریش اس وقت پہاڑون پر تہے اور اونکی حالت یہ ہورہی تہی کہ کوئی تو امان کے خواستگار تہے اور کوئی ایسے تہے کہ جنہین امن دیدی گئی تہی - جب بلال نے اذان دی اور کہا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو جویریہ بنت ابی جہل نے کہا اللہ نے میرے باپ کے ساتہ بڑا کرم کیا - جو اوسے بلال کے ریکنے کی آواز کعبہ پر نہ سننا پڑی - مگر بعض لوگ کہتے ہین کہ اوس نے کہا تہا اللہ تعالی نے محمد کا نام بڑا کردیا - ہم نماز تو بے شک پڑہین گے مگر جس نے ہمارے دوستون کو مارا اوس سے ہمین کچہہ محبت نہین ہے - (یہی کہنا قرین قیاس بہی معلوم ہوتا ہے) ایسے ہی خالد بن اسد عثمان بن اسد کے بہائی نے

کہا میرے باپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بڑا کرم کیا جو آج وہ موجود نہین ہے - حارث بن ہشام نے کہا کیا اچھا ہوتا جو مین آج سے پہلے ہی مرجاتا - اور اسی طرح اور بہی بہت لوگون نے ناگوار باتین کہین -

لیکن پہر یہ لوگ مسلمان ہو گئے - اور اون کا اسلام بہت اچھا رہا - رضی اللہ عنہم

خالد بن الولید کا غزوہ بنی جذیمہ پر

۱۱۳ خالد کا غزوہ جذیمہ پر اور مسلمانون کو قتل کرنا اور رسول اللہ کا مقتولون کو دیت دینا اور خالد اور عبد الرحمن کی تکرار -

اسی سنہ ہجری مین خالد بن الولید کا غزوہ بنی جذیمہ پر ہوا ہے - رسول اللہ صلعم نے فتح مکہ کے بعد مکہ کے گرد و نواح پر چند سریہ بہیجے تہے اور یہ ہدایت کی تہی کہ لوگون کو اسلام کی دعوت کرین - یہ حکم نہین دیا تہا کہ کسی سے لڑین - انہین مین خالد بن الولید کو بہی بہیجا تہا اور صرف داعی کے طور پر بہیجا تہا - مقاتل کے طور پر نہین بہیجا تہا - یہ خالد جاکر چشمہ غمیصا پر اُترے جو جذیمہ بن عامر بن عبد مناۃ بن کنانہ کا ایک چشمہ تہا -

جاہلیت کے زمانہ مین عوف بن عبد عوف عبد الرحمن بن عوف کا باپ اور فاکہ بن المغیرہ عم خالد یمن سے آتے تہے راستہ مین جذیمہ پر ہوکر اون کا گزر ہوا - جذیمہ نے ادنہین مار ڈالا - اور جو کچہہ مال و اسباب تہا وہ سب چہین لیا - جب خالد اِس چشمہ پر پہونچے تو بنی جذیمہ نے ہتیار اُٹہائے (یہ لوگ مسلمان ہو گئے تہے اِس لئے) خالد نے کہا ہتیار رکہدو - کیونکہ سب لوگون نے اطاعت اختیار کرلی ہے لیکن جب اونہون نے ہتیار رکہدیئے - تو خالد نے حکم دیکر اون کی مشکین بندہوا دین

اور پہر تلوار سے اون کی خبر لی -
جب یہ خبر نبی صلعم کو پہونچی - تو آپ نے اپنے دونون ہاتہہ آسمان کی طرف اُٹھائے
اور کہا اے اللہ جو حرکت خالد نے کی مین اوس سے بری ہون - پہر علی کو کچہہ
مال دیکر جذیمہ کے پاس بہیجا - اور حکم دیا کہ جاکر اون کو راضی کرین - انہون نے جاکر
اونکے مقتولون کی دیتین دین اور جو مال غارت ہو گیا تہا اوس کی بہی تلافی کی - یہانتک
کہ کتون کے کہانے کے برتن بہی اون کے دلا دیئے - پہر جو مال حضرت علی کے
پاس باقی بچ گیا - اگرچہ اونہون نے کہہ دیا تھا کہ اب ہمارے تمام مال اور خونون کا بدلا ہو گیا
تاہم علی نے وہ باقی مال بہی اونہین کو دیدیا - پہر رسول اللہ کے پاس چلے آئے -
اور آپ سے سب حال عرض کر دیا - آپ نے فرمایا کہ تم نے بہت ہی اچھا کیا -
کہتے ہین کہ خالد نے اس قتل کی نسبت عذر بہی کیا تہا اور کہا تہا کہ مجہہ سے عبد اللہ بن
حذافہ السہمی نے کہا تہا کہ رسول اللہ صلعم نے ایسا ہی حکم دیا ہے - اور عبد الرحمن
بن عوف اور خالد سے اس باب مین بہت کچہہ گفتگو ہوئی تہی - عبد الرحمن نے کہا
خالد تم نے یہ کام اسلام کے زمانہ مین جاہلیت کے زمانہ کا سا کیا ہے - اونہون نے
کہا نہین مین نے تمہارے باپ کا انتقام لیا ہے - عبد الرحمن نے کہا تم جہوٹ
کہتے ہو - مین نے خود اپنے باپ کے قاتل کو قتل کر دیا ہے - لیکن یہ تم نے
اپنے چچا فاکہ کا انتقام لیا ہے - اس گفتگو مین اون مین فساد کی نوبت پہونچ گئی
لیکن ابہی مین اس حال کی خبر رسول اللہ کو ہوئی تو آپ نے خالد سے کہا میرے اصحاب
سے تم کچہہ مت کہو - واللہ اگر کوہ اُحد سونا ہو جاوے اور تم فی سبیل اللہ اوسے خرچ کر دو
تو اون کے ایک فجر کے یا ایک شام کے ثواب کے برابر ثواب حاصل نہین کر سکتے -

(یہ روایت ابن الاثیر نے پوری نہین لکھی)

۱۴ ابن علقمۃ الکنانی اور حبیشہ کا عشق اور مسلمانون کے ہاتھ سے ابن علقمہ کا مارا جانا

عبداللہ بن ابی حدرد الاسلمی کہتا ہے - کہ مین بہی اوسوقت خالد کے لشکر مین تہا - کچھہ نوجوان عورتون کی سواریان اوپر کو لے جارہے تہے خالد نے کہا - کہ انہین چلکر پکڑو - عبداللہ کہتا ہے کہ ہم ان کے پیچھے نکلے - اور چلکر اونہین جالیا - جبھی ہم قریب پہونچے ہین کہ ایک نوجوان لڑکا راستہ مین آگیا اور جب ہم اوس کے پاس گئے تو ہم سے لڑنے اور یہ کہنے لگا ؎

مشیے حییّاتٍ کأن لم تفزعن	ارفعن اطراف الذیول وارتعن

اونہون نے داستون کے کنارہ اوٹھاے اور ایسی چلنے پہرنے لگین کہ جیسے سپولے پہرتے ہون اور وہ بالکل گہبرائی ہوئی نہین ہین -

اِن تُمنع الیومَ النساءُ تُمنعن
اگر آج عورتون کی حفاظت وحمایت کیجائیگی تو وہ محفوظ رہینگی

پہر ہم بہی اوس سے بہت دیر تک لڑے - اور اوسے قتل کر ڈالا - اور پہر آگے بڑہ کر سوارون تک پہونچ گئے - کہ اسی مین ایک اور لڑکا نکلا - جو بالکل پہلے ہی لڑکے کے مشابہ تہا - وہ بہی ہم سے لڑنے اور کہنے لگا ؎

یروم بین اثلۃ ووہدہ	اقسم ما ان خادر ذو لبدہ

مین قسم کہا کر کہتا ہون - کہ کوئی بڑی ایال والا شیر بہی جو اثلہ اور وہدہ کے درمیان شکار کی تلاش مین پہرتا ہو

باصدق الغداۃ منی نجدہ	یفرس شبان الرجال وحدہ

اور تنہا جوان مردون کو پہاڑ ڈالتا ہو صبح ہی صبح مجہہ سے دلاوری اور فنون جنگ مین بڑہ کر نہین ہے

پہر ہم بہی اوس سے لڑے اور اوسے بہی مار ڈالا - اور جاکر سواریون کو پکڑ لیا - اور اون کو لے لیا -

وسے یکھتے کیا ہین کہ اون مین بہی ایک خوبصورت لڑکا ہے جس کے چہرہ پر بیماریون کی طرح زردی کے آثار دکہائی دیتے ہین - اوسے ہم نے رسی سے باندہ لیا - اور آگے کیا کہ مار ڈالین - اوس نے کہا اگر ذرا توقف کرو تو مین تمہین ایک بات بتاتا ہون - ہم نے کہا بتا کیا ہی - کہا یہان اس وادی کے نیچے جیسے لے چلو وہان ہی عورتون کی کچھہ سواریان جارہی ہین - وہان تم مجھے مار ڈالنا - ہم نے کہا اچھا

پہ جب ہم اون عورتون کے پاس پہونچے - اور ایسے قریب ہوگئے کہ وہان تک آواز پہونچ سکے - تو اوس لڑکے نے پکار کر کہا کہ اَسلِمی حُبَیش - فَقَد نَفِدَ العَیش (حبیش تو تو سلامت رہ - اگرچہ ہمارا عیش جاتا رہا) یہ سُنکر ایک گوری حسین لڑکی اوس کی طرف آئی اور کہا - وانت فاسلم علی کثرۃ الاعداءِ وشدّۃ البلاءِ (اور تو بہی سلامت رہ - اگرچہ دشمن کثرت سے ہین اور بلا ئین شدت سے نازل ہورہی ہین) پہر اوس لڑکے نے کہا - سلام علیکِ دھرًا وان بقیتُ عصرًا (تجہ پر سلام ہمیشہ ہمیشہ ہو - اگرچہ مین تہوڑے ہی زمانہ تک زندہ رہا) اوس لڑکی نے جواب دیا وانت سلام علیک عشرًا وشفعًا تتری وثلاثًا وترًا - پہر اوس جوان نے یہ شعر پڑہے ؎

وان یقتلونی یا حبیش فلم یدع		ہوا لک لہم منّی سوی غلّۃ الصدی

اے حبیش اگر وہ لوگ مجھے مار ڈالین گے تو کیا لین گے - تیرے عشق نے تو میرے پاس بجز سوزش سینہ کے اون کے لئے اور کچھہ چہوڑا ہی نہین ہے -

فانتِ التی اخلیت لحمی من دمی		وعظمی واسبلت الدموع علی نحری

اور تو ہی ہے کہ جس نے میرے گوشت اور ہڈیوں کو خون سے خالی کر دیا ہے۔ اور میرے سینہ پر آنسو بہائے ہین۔

اِس پر اوس لڑکی نے یہ اشعار اوسے سنائے ؎

وَاُخْرٰی وَوَاسَیْنَاکَ فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ	وَنَحْنُ بَکَیْنَا مِنْ فِرَاقِکَ مَرَّۃً

ہم تیرے فراق مین بار بار رویا کیے اور تنگی اور خوشحالی ہر صورت مین تیری غمخواری کی۔

جَمِیْلُ الْعَفَافِ وَالْمَوَدَّۃِ فِی سَتْرِ	وَاَنْتَ فَلَمْ تَبْعُدْ فَنِعْمَ فَتَی الْھَوٰی

اور تو بھی پیچھے نہین ہٹا۔ اور بہت ہی اچھا عشق باز جوان ہے۔ اور پارسائی اور دوستی مین چھپے مین (اور کھلے مین سے ہر طرح) نیک ہے

پھر اوس جوان نے یہ شعر اوس سے کہے ؎

بِحَلْیَۃَ اَوْ اَلْفَیْتُکُمْ بِالْخَوَانِقِ	رَاَیْتُکِ اِنْ طَالَبْتُکُمْ فَوَجَدْتُکُمْ

مین نے تجھے دیکھا ہے۔ کہ جب کبھی مین تمہین ڈھونڈھتا اور تلاش کیا کرتا ہون تو مین تمہین حلیہ مین پاتا ہون یا کبھی خوانق مین پایا کرتا ہون (جو دونون مقامات کے نام ہین)

تَکَلَّفَ اِدْلَاجَ السُّرٰی فِی الْوَدَائِقِ	اَلَمْ یَکُ حَقًّا اَنْ یُنَوَّلَ عَاشِقٌ

کیا یہ بات حق نہین ہے۔ کہ کسی عاشق کو اوسکے رات کے وقت گرمی مین آنے اور ایسی بڑی تکلیف کرنے کی مزدوری دیجائے۔

اُثِیْبِی بِوُدٍّ قَبْلَ اِحْدَی الصَّفَائِقِ	فَلَا ذَنْبَ لِی قَدْ قُلْتُ اِذْ نَحْنُ جِیْرَۃٌ

میرا تو کچھ گناہ نہین ہے۔ مین نے تو کہہ دیا تھا۔ جب کہ تم ہم پڑوسی تھے۔ کہ وداد و دوستی کا بدلہ دیدے۔ قبل اس سے کہ جانبین مین سے کسی کی طرف سے صفقۂ رخصت بجایا جائے۔

وَیَاْتِی لِاَمْرٍ بِالْحَبِیْبِ الْمُفَارِقِ	اُثِیْبِی بِوُدٍّ قَبْلَ اَنْ تَشْحَطَ النَّوٰی

مودت کا بدلہ دیدے قبل اس سے کہ فراق امیدون کو قطع کرے - اور حبیب مفارق کو کسی وجہ سے کہین دور کو لیجائے۔

پہر اونہون نے اوسکو آگے کیا اور گردن ماردی۔

یہ شعر عبد اللہ بن علقمہ الکنانی کے ہین جو جذیمہ مین سے تہا - اور حبیشہ بنت جیش الکنانی کی نسبت اوس نے کہے ہین یہ عبد اللہ ایک مرتبہ اپنی مان کے ساتہہ اپنے ایک ہمسایہ کے یہان گیا تہا اوس وقت یہ لڑکا حد بلوغ کے قریب پہونچ گیا تہا اوس پڑوسن کی ایک بیٹی حبیشہ بنت جیش نام تہی - جب عبد اللہ نے اوسے دیکہا تو اوس پر فریفتہ ہوگیا اور اوسے حبیشہ کی لو لگ گئی - مان تو وہین پڑوسن کے ہی یہان رہی عبد اللہ اپنے گہر لوٹ آیا - پہر دو روز کے بعد اپنی مان کو وہان سے لینے گیا - دیکہتا کیا ہے کہ حبیشہ تو خوب فوق الپہڑک بناس پہنے ہوے ہے - اوسکے حی مین کوئی تقریب تہی اس لئے اوسنے بناؤ سنگہار کیا تہا - اس سے اور بہی عبد اللہ کو اوس کی رغبت ہوئی - مان اوس کے گہر کو آئی اور وہ بہی اوس کے ساتہہ آیا --- اور یہ کہنے لگا۔

وما أدري بلى إني لأدري		أصوب القطر أحسن أم حبيش

مین نہین جانتا تہا کہ مینہ کا برسنا جس سے دنیا سرسبز ہوتی ہے بہتر ہے یا حبیشہ - ہان ہان مین جانتا تو ہون۔

حبيشة والذي خلق البرايا		وما إن عندنا للصب عيش

قسم ہے اوسکی کہ جس نے مخلوق کو پیدا کیا حبیشہ بہتر ہے - اور اسی وجہ سے ہمارے نزدیک عشق کے ہوتے پہر عیش نہین ہوسکتا۔

یہ اوس کی ماں نے سُنا تو اوس سے تغافل کیا - پھر عبداللہ نے کسی ٹیلہ پر ایک ہرن دیکھی تو کہنے لگا -

وما یُرِیدُ سُؤلُ الحقّ بالکِذبِ		یا اُمَّنا خبّرِینی غیرکاذبۃٍ

اے اماں جان مجھے بتا دے اور جھوٹ نہ بول - کیونکہ جو شخص حق بات کا سوال کرے اوس کا جھوٹ سے کچھ مطلب نہین ہوتا ہے -

لا بل جُبَیشۃُ فی عینی وفی اِربی		اَتِلکَ احسنُ اَمْ ظبیٌ برابیۃٍ

کہ یہ جبیشہ احسن ہے - یا وہ ہرن جو کسی بلند زمین مین ہو - نہین نہین میری نظر مین اور نیز میری سمجھ مین تو جبیشہ ہی بہتر ہے -

اس پر اوس کی ماں نے اوسے زجر کیا - اور کہنے لگی تو وہ کیا - اور یہ باتین دیکھ تیرے لیے تو مین نے تیرے چچا کی بیٹی تجویز کی ہے وہ ان عورتون مین سب سے زیادہ جمیل وحسین ہے - اور عمیر کی بی بی کے پاس آکر اوس سے یہ سب حال بیان کیا - اور کہا کہ تو اپنی بیٹی کا بناؤ سنگار کر - اوس نے بیٹی کو دلہن بنایا - اور اوس لڑکی کو لا کر ماں نے بیٹے کے حوالہ کیا - مگر دولہ دلہن کا رُخ نہ ملا - دولہا اپنے راستہ اور دلہن اپنے راستہ رہی - ماں نے بیٹے سے کہا اب کون اچھا ہے یہ دلہن اچھی ہے یا جبیشہ اچھی ہے - عبداللہ نے کہا ؎

مِنَ الدّھرِ لا اَملِکُ عزاءً ولا صبرا		اذا غُیِّبَت عنّی جبیشۃُ مَرّۃً

جب کبھی ایک بار بھی جبیشہ میری نظر سے غائب ہو جاتی ہے تو صبر و شکیبائی مجھ سے بالکل مفقود ہو جاتی ہے -

و تُؤد العضی والقلبُ مُضطرمُ الجمر		کاَنّ الحشا حرّ السّعیر تحُسّہ

اور یہ حالت ہوجاتی ہے۔ کہ گویا پیٹ مین آگ بھڑک رہی ہے۔ کہ جیسکے پنچے غضی (آگ کے درخت) کا ایندھن پڑا ہو وسے اور دل انگر کی طرح سرخ انگارہ ہو رہا ہے۔

پھر عبداللہ اپنی معشوقہ سے مراسلت کرنے لگا اور وہ بھی اوسے پیغام سلام بھیجنے لگی۔ جس سے وہ دونون ایک دوسرے کے عاشق ہوگئے۔ اور اوس نے اپنی معشوقہ کی نسبت بہت شعر کہے۔ چنانچہ اون مین سے یہ بھی ہین۔

حُبَیْشَۃُ جِدِّی ذَاوَحَبْلُکِ جَامِعٌ	بسَلْمٍ کُمُ سَلْمِی وَاَھْلُکُمُ اَھْلِی

اے حبیشہ یہ میر النصیب اور تیرا النصیب دونون ملے ہوئے ہین اور تمہارا گروہ میرا گروہ اور تمہارے اہل میرے اہل ہین۔

وَھَلْ اَنَا مُلْتَفٌّ بِثَوْبِکِ مَرَّۃً	بِصَحْرَاءَ بَیْنَ الْاُلْبَتَیْنِ اِلَی النَّخْلِ

کیا اچھا ہو جو البتین اور نخل مقامات کے صحرا کے درمیان مین تیرے کپڑون مین ایک بار لپٹ کر سوتا

جب عاشق معشوق کے گھر والون نے یہ حال سنا تو حبیشہ کو اوس کے گھر والون نے پردہ مین کردیا۔ اِس سے اوسکی محبت اور بھی زیادہ ہوئی۔ آخر حبیشہ کے گھر والون نے ایک تجویز سوچی کہ جس سے یہ دونون الگ ہوجائین اور حبیشہ سے کہا۔ کہ تو عبداللہ سے بستی کے اطراف مین کہین جا کر مل۔ جب وہ تیرے پاس آئے تو تو اوس سے یہ کہدے۔ کہ اگرچہ تو مجھے بہت چاہتا ہے۔ مگر میرے لئے دنیا مین تیرے برابر میرا کوئی دشمن نہین ہے۔ اور یہ ایسے مواقع اور وقت پر کہہ کہ ہم لوگ قریب ہون اور تیری زبان سے یہ کلمے کہتے ہوئے سن لین۔ حبیشہ نے کہا اچھا۔ اور وہ لوگ کہین قریب مین چھپ کر بیٹھ گئے۔ عبداللہ بھی اپنے موعد پر اوسکے پاس آیا۔ اور جب اوسکے قریب پہونچا تو حبیشہ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے۔ اور اپنے گھر والون کی طرف

اوس نے رخ کیا - وہ وہان بیٹھے ہوے تھے جب عبد اللہ نے جانا کہ وہ لوگ قریب مین بیٹھے ہین اور حقیقت حال معلوم ہوگئی تو کہنے لگا ۔

عَلَیَّ اِثْمُہٗ لَمْ یَبُوْسِرُّ وَلَا سَتَرُ	فَاِنْ قُلْتَ مَا قَالُوا الَّذِیْ تَبْتَغِیْ جَوِیْ

اگر تو نے وہ بات کہدی جو اونہون نے بتائی ہے تو تجہہ پر اور ظلم ڈہا ویگی - حالانکہ جو بات میرے اور تیرے درمیان ہے وہ کچہہ چہپی اور بہید کی نہین ہے اوسے سب جانتے ہین -

وَنَظْرَتَہَا حَتّٰی یُغَیِّبَنِیَ الْقَبْرُ	وَمَا اَنْسَ لَا اَشْیَاءِ لَا اَنْسَ وُمِقْہَا

اور اگرچہ مین تمام چیزون کو بہول جاؤن تو بہول جاؤن مگر اوسکی دوستی اور اوسکی نظر کرنے کو اوسوقت تک نہین بہولونگا کہ مین قبر مین جاکر نہ چہپ جاؤن -

اسی مین رسول اللہ صلعم نے خالد بن الولید کو اوس طرف روانہ کیا - پہر وہ واقعہ گزرا جس کا ہم نے اوپر ذکر کر دیا -

۱۱۵ رسول اللہ کا نکاح اور مفارقت ملیکہ بنت داؤد سے -

اسی سنہ مین نبی صلعم نے ملیکہ لیثیہ بنت داؤد سے نکاح کیا جسکا باپ فتح مکہ کے روز مارا گیا تہا - اس پر نبی صلعم کی کسی بی بی نے ملیکہ سے کہا کہ تجہے شرم نہین آتی جس شخص نے تیرے باپکو قتل کیا ہے تو نے اوسی سے نکاح کیا ہے - ملیکہ کو کچہہ خیال آیا - اور نبی صلعم سے جدائی کی درخواست کی رسول اللہ نے اوسے جدا کر دیا -

۱۱۶ خالد کا عُزّیٰ کو اور عمرو بن العاص کا سُواع کو اور سعد کا منات کو توڑ ڈالنا -

اسی سنہ مین خالد بن الولید نے بطن نخلہ مین جاکر عزی بت کو رمضان کی پچیسوین تاریخ توڑ ڈالا اس بتخانہ کی تمام قریش اور کنانہ اور کل مضر تعظیم کرتے تہے - اور اوس کی خدمت بنی شیبان بن سلیم حلفاء بنی ہاشم کے ہاتہہ مین تہی - جب اس بیت کے والی نے سُنا

کہ خالد بن الولید اوس کی طرف روانہ ہوئے ہین تو اپنی تلوار لا کر اوس بت پر لٹکا دی - اور کہا

ایا عزّ شُدّی شدّۃً لا سوی لہا		علی خالد القی القناع وشمّری

اے عزیٰ تو ایسے زور سے خالد پر حملہ کر کہ او سکے سوا اور اوس سے بڑہ کر حملہ ہو ہی نہ سکے - اور اپنے برقع کو ڈال اور دامن کو اٹھا کر اچھی طرح مستعد ہو جا -

جب خالد اوس بت کے پاس گئے - تو اوس کا سادات (خادم) کہنے لگا - کہ اے عزیٰ تو کچھہ اپنا غصہ نکال - یہ کہتے ہی اوس مین سے ایک کالی حبشی عورت نکلی جو بالکل برہنہ تھی اور بال گھونگروالے تھے - خالد نے اوسے قتل کر دیا - اور بت کو توڑ ڈالا اور بتخانہ کو بھی گرا دیا - پھر نبی صلعم کے پاس لوٹ آئے - اور آپ کو اوس کا سارا حال سنا دیا - آپ نے فرمایا کہ اب آیندہ اس عزیٰ کی دنیا مین کبھی پرستش نہو گی -

اسی سنہ مین عمرو بن العاص نے سواع کو توڑ ڈالا - یہ بت ہذیل کا تہا - اور رہاط مقام مین بنا تہا - جب اونھون نے بت کو توڑ ڈالا - تو اوس کا سادن مسلمان ہو گیا - اس بت کے خزانہ مین کچھہ مال نہین ملا -

اسی سنہ مین سعد بن زید الاشہلی نے مُشلّل مین جا کر مناۃ بت کو بھی توڑ ڈالا -

غزوہ ہوازن حنین مین

۱۱۷ ہوازن کا خوف رسول اللہ سے اور اون کا ارادہ رسول اللہ پر حملہ کرنے کا اور درید کی رائے مگر مالک کا اوسے نہ ماننا -

یہ غزوہ شوال مین ہوا ہے - اور اوس کا سبب یہ ہوا تہا - کہ جب ہوازن نے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو مکہ پر فتح دیدی تو مالک بن عوف نصری نے جو بنی نصر بن معاویہ بن بکر سے تہا ہوازن کو اکٹھا کیا - اونھین یہ خوف

ہو رہا تہا - کہ مکہ کی فتح کے بعد رسول اللہ صلعم اون پر عزم کرین گے - اور کہتے تہے -
کہ اب محمد کو ہم پر چڑہائی کرنے کے لئے کوئی مانع و مزاحم نہین رہا ہے - اس لئے
اون کی چڑہائی سے پہلے ہی بہتر ہے کہ ہم ہی محمد پر چڑہائی کرین اسی واسطے ثقیف بہی
مالک کے پاس جمع ہو گئے - ثقیف کے سردار قارب بن الاسود بن مسعود سید
الاحلاف اور ذوالخمار سبیع بن الحارث اور اوس کا بہائی احمر بن الحارث سید بنی مالک
تہے - اِن کے ساتہ قیس عیلان مین سے بجز نصر جشم سعد بن بکر اور کچہہ بنی ہلال کے
آدمیون کے اور کوئی نہین آیا تہا - اور نہ اِن کے ساتہ بنی کعب او کلاب تہے -
جشم مین درید بن الصمہ ایک بوڑہا شیخ بہی تہا - جس مین بجز اِس کے اور کچہہ حالت
باقی نہین رہی تہی کہ اوس کی راے بہی تیمناً لی جاوے - یہ شیخ بڑا آزمودہ کار تہا -
جب مالک بن عوف نے پورا ارادہ کر لیا کہ رسول اللہ صلعم کی طرف روانہ ہو -
تو اوس نے اپنے آدمیون کے اموال اور عورتین بہی ساتہ لے لین - پہر جب یہ لوگ
اوطاس کے مقام مین آئے - تو سب لوگ وہان ایک جگہہ فراہم ہوے - اون مین
درید بن الصمہ بہی تہا - درید نے جو آنکہون سے اندہا تہا اپنے ہمراہیون سے پوچہا
کہ اب تم کس وادی مین ہو - اونہون نے کہا کہ وادی اوطاس مین ہین - کہا ہان یہ اچہی
جگہہ ہے - گہوڑون کے دوڑانے کے لئے سنگستانی ناہموار زمین اور نرم ملایم
ہموار زمین سب طرح کی یہان موجود ہے - مگر یہ تو بتاؤ یہ اونٹون کا بلبلانا گدہون کا رینگنا
بکریون کا چلانا اور بچون کا رونا چہ معنی دارد - کہا یہ اِس وجہ سے ہے کہ مالک اِن
لوگون کو لیکر (محمد کی لڑائی کو) جاتا ہے - درید نے مالک سے کہا - مالک یہ آج ہی
کا دن فقط نہین ہے اِس کے بعد ہمین اور بہی زندہ رہنا ہے - یہ تو نے ایسا کیون

کیا ہے - (جو اموال اور عورتون کو لڑائی مین ساتھ لیا ہے) مالک نے کہا مین نے
اس لئے ساتھ لیا ہے - کہ جب کسی کے ساتھ اوس کا مال و اسباب اور بال بچے
ہوتے ہین تو وہ اپنے مال اور بال بچون کی خاطر لڑائی لڑتا ہے اور بہاگتا نہین ہے -
درید نے کہا اسے بکریون کے چروا ہے تجھے کچھ عقل بہی ہے کہ نہین - جب کوئی
بہاگنے والا بہاگنے پر آتا ہے تو پہلا اوسے بہی کوئی چیز روکتی ہے وہ کب اپنے
ننگ و ناموس کا پاس کرتا ہے - وہ سب کو چہوڑکر بہاگ جاتا ہے - اگر تجھے دشمن
پر غلبہ ہوگا تو تجھے اوس موقع پر صرف مردون کی تلوار اور نیزہ ہی کام دین گے - اور اگر
معاملہ دگرگون ہوا - تو تیرے ساتھ جو عورتین اور بچے اور مال و اسباب ہے یہ سب تیرے
لئے فضیحت کا باعث ہون گے - پہر پوچہا کہ کعب اور کلاب کہان ہین - لوگون نے
کہا وہ تو نہین آئے - درید نے کہا تو بس اقبال اور کوشش سب بیکار رہین - اگر
تمہارا بول بالا ہوا ہوتا اور علو و رفعت تمہارے نصیب ہوتی تو کعب اور کلاب
دونون یہان موجود ہوتے - مین تو یہ پسند کرتا ہون کہ جو کام کعب اور کلاب نے کیا ہے
یہی تم بہی کرو - پہر کہا مالک تو اپنے ساتھ والون کو اونکے ملک کے بلند مقامات مین
لیجا - اور (بال بچون وغیرہ کو وہان متحصن مقامات مین چہوڑدے) سپاہیون
کو گہوڑون کی پیٹہون پر سوار کرا اور دشمنون پر جا پڑ اگر اوس وقت تیری فتح ہوئی تو جو
تیرے لوگ پیچہے ہونگے وہ بہی تجہ سے آملین گے اور اگر شکست ہوئی تو تیرا
مال و اسباب اور تیرے بال بچے امن مین رہین گے (ان نصیحتون کو جب مالک
کے ساتہیون نے سنا تو درید کی باتون کو پسند کیا - اور مالک سے کہا کہ تو درید کی
نصیحت پر عمل کر - ورنہ ہم تیرا ساتھ نہ دین گے) مالک نے کہا واللہ مین تو اوس کی

راے پر ہرگز عمل نہ کرونگا۔ ورید تو تو سٹھیا گیا اور تیری معلومات پرانی ہوگئی ہین
اے ہوازن یا تو تم میری بات کو مانو۔ نہین تو یہ تلوار مین اپنے پیٹ مین گھسیڑ کر
مر جاؤنگا۔ اوسے یہ بُرا معلوم ہوا کہ ورید کا بھی اس معاملہ مین کچھہ ذکر ہو۔ اور اوسکی راے
پر عمل کرنے سے اوسکی نیک نامی کی شہرت ہو۔ (جب لوگون نے دیکھا کہ ورید
تو اتنا بوڑہا ہے کہ سرداری اور سپہ سالاری کے لائق نہین۔ اور مالک اپنی راے
کے خلاف مانتا نہین لاچار مالک کی اطاعت منظور کی۔ اسواسطے) ورید نے کہا
مین آج اس موقع پر حاضر نہین ہوا اور نہ غائب ہی رہا۔

۱۱۸ مالک کے جاسون کا اوسے مسلمانون کی لڑائی سے منع کرنا۔

پہر مالک نے اپنے آدمیون سے کہا۔ لوگو۔ جب تم دشمنون کو دیکھو تو تلوارون کی میان توڑ ڈالنا
اور یکبارگی اون پر حملہ کردینا۔ اور مالک نے اپنے جاسوس بہیجے۔ کہ وہ اوسے
مسلمانون کی خبر لاکر دین۔ وہ آئے اور پہر اوسکے پاس لوٹ کر گئے۔ اُس وقت اونکے
ہوش پراگندہ اور وہ ترسان و لرزان ہو رہے تھے مالک نے پوچھا کہ یہ تمہارا کیا حال
ہے۔ وہ بولے کہ ہم نے سپید پوش لوگ ابلق گھوڑون پر سوار دیکھے ہین۔ اگر ہماری
فوج اونکے مقابل ہوگی تو اوسکا وہی حال ہوگا جو ہمارا دیکھہ رہا ہے۔ مگر اس پر بھی مالک
نے نہ مانا بلکہ لڑائی پر اوسکی راے جمی رہی۔

۱۱۹ رسول اللہ کا ارادہ ہوازن پر جانے کا اور صفوان سے ہتیار لینا اور فوج کی کثرت اور اوس سے غرور۔

جب رسول اللہ صلعم کو معلوم ہوا۔ کہ ہوازن کا ہم سے لڑنے کا ارادہ ہے تو آپ نے بھی اُنکی طرف جانے کا ارادہ کیا۔
اس وقت آپ نے سُنا کہ صفوان بن امیہ کے پاس کچھہ زرہین اور ہتیار ہین۔

رسول اللہ نے اوسکے پاس آدمی بہیجکر درخواست کی - کہ کچہہ ہتیار ہم کو دو ہم دشمنون سے لڑنے جاتے ہین - اِس وقت تک صفوان مشرک ہی تہا - صفوان نے جواب دیا کہ تم کیا زبردستی سے لیتے ہو - رسول اللہ نے فرمایا نہین بلکہ عاریت لیتے ہین - اور اوسکے واپس کرنے کے ضامن ہوتے ہین - ضرور ہم وہ سب تجہے واپس کردینگے - تو صفوان نے کہا اِس کا کچہہ مضائقہ نہین پہر صفوان نے سو زرہین اور اوسکے ساتہہ کے ہتیار بہی رسول اللہ کو دیلے -

پہر نبی صلعم روانہ ہوئے - اِس وقت آپ کے ساتہہ دو ہزار وہ مسلمان تہے جو اِس وقت بعد فتح مکہ کے مسلمان ہوئے تہے اور دس ہزار اپنے پہلے اصحاب تہے سب بارہ ہزار آدمی تہے جب رسول اللہ صلعم نے اپنے ہمراہیون کی کثرت دیکہی تو کہا کہ تقات فوج کے باعث تو آج ہم مغلوب نہو نگے - چنانچہ یہی بات اللہ تعالٰی نے ابنے اِس قول مین بیان کی ہے لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ ۔ اللہ بہت جگہون مین تمہاری مدد کر چکا ہے - خصوصاً حنین کے دن - جب کہ تمہاری کثرت نے تمہین مغرور کردیا تہا - تو وہ کثرت تمہاری کچہہ کام نہ آئی اور اتنی بڑی زمین باوجود فراخی تم پر تنگ ہوگئی - پہر تم پیٹہہ پہیر کر بہاگ نکلے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بات ایک اور شخص نے کہی تہی جو بنی بکر مین سے تہا -

اِس وقت رسول اللہ نے مکہ پر عتاب بن اسید کو والی مقرر کیا تہا -

۱۲۰ مسلمانون کا وادی حنین مین جانا اور ہوازن کا کمین سے نکلکر مسلمانونکو تتر بتر کردینا ۔

جابر کہتا ہے کہ جب ہم حنین کی وادی مین پہونچے اور وہان اُترنے لگے تو دیکہا کہ وہ تو ایک بڑا

گہرا وادی ہے - اوس وقت جب ہم اوس مین گھسے ہین تو اوس وقت صبح کی تاریکی تھی - دشمن ہم سے پہلے ہی وہان جا پہونچے تھے - اور اوس کی گھاٹیون اور تنگ گزرگاہون مین چہپ رہے تھے - اور بالکل تیار بیٹھے تھے - ہم اوسمین بے دھڑک اُتر رہے تھے کہ یکایک دشمن کمین سے نکل پڑے اور ہم پر یکبارگی حملہ کر دیا - ہمارے جتنے آدمی تھے سب بہاگ نکلے - کسی نے کسی کا کچھہ بھی خیال نہ کیا -

رسول اللہ صلعم دہنی جانب چلے گئے - اور پہر تین مرتبہ باآواز بلند فرمایا - اودہر آؤ مین رسول اللہ ہون مین محمد بن عبد اللہ یہان موجود ہون - پہر اونٹ ایک دوسرے پر چڑہتے گرتے پڑتے چلے گئے - مگر پہر بھی نبی صلعم کے پاس کچھہ مہاجرین اور انصار اور اہل بیت باقی رہ گئے تھے - ان مین ابو بکر عمر علی عباس اور اون کا بیٹا فضل ابوسفیان بن الحارث ربیعہ بن الحارث ایمن بن ام ایمن اور اسامہ بن زید بھی تھے -

جابر کہتا ہے - مین نے دیکھا ہوازن کا ایک شخص اوس وقت ایک سرخ اونٹ پر سوار ہے - اور ہاتہہ مین ایک سیاہ رایت لئے لوگون کے آگے چلا آتا ہے - اور جب کسی آدمی کو پاتا ہے تو نیزہ مارتا ہے - پہر اوس نے رایت اُٹھایا - اور اپنے پیچھے کے لوگون کو دکھایا - وہ دیکھتے ہی اوسکے پیچھے جھپٹے - ادہر سے علی نے اوس پر حملہ کیا اور اوسے مار ڈالا -

۱۲۱ مسلمانون کی اس ہزیمت سے مکہ والون کے خیالات -

جب مسلمان لوگ بہاگ گئے - تو مکہ کے لوگون کے دلون مین جو اہل اسلام کی طرف سے بغض و حسد تہا وہ اون کے منہ سے ظاہر ہونے لگا - ابوسفیان بن حرب نے کہا مسلمانونکی ہزیمت یہین ختم نہ ہوگی بلکہ سمندر تک ایسے ہی بہاگتے چلے جاینگے -

کلدۃ بن حنبل نے جو صفوان بن امیہ کا مادرزاد بھائی تھا کہا۔ کہ اب محمد کا سحر باطل ہو گیا۔ مگر صفوان ابن امیہ نے جو ابھی تک مشرک تھا کہا خاموش اگر قریش کا کوئی شخص میرے اوپر والی ہو جائے تو مجھے وہ بد ہیما اوس سے پسند ہے کہ کوئی شخص ہوازن کا ہم پر آکر حکومت کرے۔

شیبۃ بن عثمان کہتا ہے کہ مین نے کہا آج مین محمدؐ سے اپنا بدلا لون گا۔ اِس کا باپ احد کی لڑائی مین مارا گیا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ مین اپنے گھوڑے پر سے اُترا کہ رسول اللہ کو جا کر مار ڈالون۔ مگر یکایک میرے سامنے کوئی شئے آگئی۔ کہ اوس نے میرے دل کو ڈھانک لیا اور مجھہ مین کچھہ طاقت نہ رہی۔ جو مین اپنے دل کے ارادہ کو پورا کرتا۔

۱۲۲ | رسول اللہ کا مسلمانون کو آواز دینا اور ادن کو ہمت دلانا اور مشرکین کی شکست

عباس اسوقت آپ کے خچرہ دلدل کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور آپ اوس پہ سوار تھے عباس ایک بڑے جسیم اور بڑے بلند آواز شخص تھے۔ رسول اللہ نے اون سے کہا عباس چلا کر کہو یا معشر الانصار یا اصحاب السمرہ عباس نے حکم کی تعمیل کی۔ اور جنھون نے آواز سنی وہ مسلمان لبیک کہہ کر رسول اللہ کے پاس دوڑے اور ایسا جوش مارا کہ اگر کسی کا اونٹ اوس وقت جلدی مین پھیرنے سے نہ پھرا تو اوس نے اپنا اونٹ ہی چھوڑ دیا۔ اور ہتیار لیکر آواز کی جانب چلدیا۔ اس طرح پر رسول اللہ کے پاس کوئی سو آدمی جمع ہو گئے۔ اور آپ دشمنون کی طرف چلے۔ اور اون سے لڑنے لگے۔

پھر جب نبی صلعم نے دیکھا کہ لڑائی بڑی شدت سے ہو رہی ہے۔ تو کہا مین نبی ہون اس مین کوئی جھوٹ نہین ہے مین عبدالمطلب کا بیٹا میدان مین موجود ہون۔ الآن

حمی الوطیس (اس وقت تنور جنگ گرم ہو گیا ہے) یہ الفاظ آپ نے ہی سب سے اول زبان مبارک سے فرمائے ہین۔

اس وقت فریقین مین شدت سے قتال ہو رہا تھا۔ نبی صلعم نے اپنے بغلہ دلدل سے کہا۔ دلدل زمین پر بیٹھ جاؤ وہ زمین پر بیٹھ گیا۔ اب آپ نے ایک مٹھی بھر مٹی لی۔ اور دشمنون کے منوون کی طرف اوسے پھینکدیا۔ اس مٹی کا پھینکنا تھا کہ دشمنون مین بھاگڑ پڑ گئی۔ اور وہ ایسے بھاگے۔ کہ پھر مسلمان اون کے تعاقب سے اوس وقت لوٹے کہ جب رسول اللہ صلعم کے پاس اون مین سے آدمیون کو قید کرکے اور پکڑ کر لائے بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ رسول اللہ نے مٹی نہین پھینکی تھی۔ بلکہ آسمان سے ایک سیاہ چیز بچار کی طرح آئی تھی اور دشمنون پر آگری تھی۔ دیکھتے کیا ہین کہ اوس مین سے تو سیاہ سیاہ چیونٹیان تمام مین پھیل گئین۔ اور دشمنون کو اوس سے ہزیمت ہو گئی۔

۲۳ ہوازن کا قتل اور ربیعہ کا درید بن الصمہ کو مارنا۔

جب ہوازن کی شکست ہو گئی۔ تو ثقیف اور بنی مالک کے ستر آدمی مارے گئے ثقیف کے احلاف مین سے تو بجز دو آدمیون کے اور کوئی نہین مارا گیا۔ وہ لوگ بہت جلد بھاگ گیے تھے۔ اور بعض مشرکین بھاگ کر طائف کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ اور اونہین کے ساتھ مالک بن عوف بھی تھا۔ رسول اللہ کے سوارون نے اون مشرکین کا تعاقب کیا اور اونہین بہت مارا۔

اس وقت ربیعہ بن رفیع السلمی نے کہین درید بن الصمہ کو پکڑ لیا۔ اوس نے درید کو پہچانا نہ تھا۔ کیونکہ درید بڑھاپے کے سبب سے اونٹ پر کجاوہ پر بیٹھا ہوا تھا۔ ربیعہ نے اوس کے اونٹ کو بٹھایا۔ دیکھتا کیا ہے کہ وہ تو ایک بڑا بوڑھا شیخ ہے۔ درید نے اوس سے

کہا تیرا کیا ارادہ ہے۔ کہا مین تجھے قتل کرونگا۔ وریدہ نے پوچھا تو کون ہے۔ اوس نے اپنا نسب بیان کیا۔ اور پہر اوس کے ایک تلوار ماری۔ مگر تلوار نے کچھ اثر نہ کیا وریدہ نے کہا تیری مان نے کیا بُرے ہتیار تجھے دئیے ہین۔ میری تلوار لے اور اوس سے مجھے مار اسفع عن العظام واحفض عن الدماغ (ایسے کہ ہڈی پر سے بچا کر دماغ پر سے نیچے کو کھینچتا ہوا لے جا۔

کیونکہ مین جب لوگون کو قتل کیا کرتا تہا۔ تو ایسے ہی قتل کیا کرتا تہا۔ اور جب تو اپنی مان کے پاس جاوے تو اوس سے کہنا کہ مین نے وریدہ بن الصمہ کو قتل کیا ہے مین نے کئی مرتبہ تیرے رشتہ کی عورتون کو بچایا ہے۔ پہر ربیعہ نے اوسے مار ڈالا جب ربیعہ نے آکر اس کی کیفیت اپنی مان سے بیان کی۔ تو اوس نے کہا بیشک وریدہ سچا ہے اوس نے تیری ماؤن اور دادیون سے تین کو آزاد کیا ہے۔

۲۴ | جو شخص کسی دشمن کو مارے اوسکا سلب اوسی کے لیے ہے۔

ابو طلحہ الانصاری نے حنین کی لڑائی مین بیس مقتولون کے کپڑے وغیرہ اُتارے تہے۔ اور اوسی نے اونہین مارا تہا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو مارے تو اوسکا سلب یعنی مقتول کے بدن پر کا اسباب اوسی کے لیئے ہے۔ ابو قتادہ الانصاری نے بہی ایک شخص کو مارا تہا۔ مگر وہ لڑائی کی جلدی مین اوسکا سلب نہین اُتار سکا۔ اس مین کسی اور نے اوسکا سلب لے لیا۔ جب رسول اللہ صلعم نے یہ حکم دیا۔ تو ابو قتادہ اوٹہا۔ اور کہا کہ مین نے ایک شخص کو مارا تہا۔ مگر ایک اور شخص نے اوسکا سلب لے لیا ہے اس مین وہ شخص بولا جس نے کہ سلب لے لیا تہا کہ اوسکا سلب میرے پاس ہے۔ یا رسول اللہ ابو قتادہ کو مجھ سے راضی کر دیجیے حضرت

۱۲۶ شیما رسول اللہ کی رضاعی بہن اور مال غنیمت پر ورقا کی نگرانی۔

یہان اوطاس مین سے بہی مشرک بہاگ گئے اور مسلمانون کو وہان سے مال غنیمت اور سبایا بہت ہاتہہ آئے۔ اور اون سبایا مین شیما بنت الحارث بن عبد العزی کو بہی لوگ پکڑ لائے شیما رنے لوگون سے کہا۔ کہ مین تمہارے سردار محمدؐ کی رضاعی بہن ہون۔ مگر کسی نے اسے سچ نہ جانا۔ اور نبی صلعم کے پاس اوسے لاکر حاضر کردیا۔ اوس نے رسول اللہ سے بہی کہا کہ مین تمہاری بہن ہون۔ آپ نے فرمایا بہلا تیرے اس قول کی کیا علامت ہے۔ اوس نے کہا کہ مین ایک روز آپ کو بغل مین لئے پڑی تہی اوس وقت آپ نے میرے پیٹ مین کاٹ لیا تہا اوس کا اب تک نشان باقی ہے۔ آپ نے اس سے اوسے پہچان لیا۔ اور اپنی چادر اوس کے واسطے بچہا دی۔ اور اوسے اوس پر بٹہایا۔ اور اوسے اختیار دیا۔ کہ چاہو تو تم میرے پاس رہو مین تمہارے ساتہہ محبت کرونگا اور اکرام سے پیش آؤن گا اور اگر تم چاہتی ہو تو تمہین کچہہ دون گا تم اپنی قوم مین چلی جاؤ۔ اونہون نے کہا کہ آپ جو دنیا ہے مجہے دیجیے مین اپنی قوم مین جاؤن گی۔ آپ نے پہر اونہین کچہہ دیا۔ اور اون کی قوم مین اونہین بہیجدیا۔ پہر آپ نے حکم دیا کہ تمام سبایا اور مال واسباب غنیمت خزانہ مین جمع کیا جاوے وہ وہان جمع کیا گیا۔ اور اوس پر آپ نے بدیل بن ورقا الخزاعی کو نگران مقرر کیا۔

حنین مین جو مسلمان شہید ہوئے اون مین ایمن ابن ام ایمن اور یزید بن زمعہ بن الاسود بن المطلب بن عبد العزی وغیرہ تہے۔

طائف کا محاصرہ

۱۷۶ قصاص مین اوّل قتل اسلام مین اور رسول اللہ کا محاصرہ طائف پر اور منجنیق و دبابہ وغیرہ آلات حرب اور رسول اللہ کا غلامون کو ازاد کرنا۔
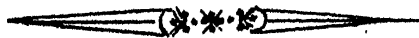
جب ثقیف کے اور ثقیف کے ساتہیون کے بہاگے ہوے لوگ طائف مین پہونچے تو اونہون نے شہر کے دروازے بند کرلئے اور متحصن ہو بیٹہے اور سامان رسد وغیرہ اپنی ضرورت کی چیزین اندر جمع کرلین۔ پہر نبی صلعم اونکی طرف روانہ ہوئے۔

جب آپ بحرۃ الرغا مین پہونچے۔ جو طائف کے راستہ مین ہے تو وہان بنی لیث کے ایک آدمی کو آپ نے قصاص مین قتل کروادیا۔ جس نے ہذیل کے ایک آدمی کو مارڈالا تہا۔ رسول اللہ نے یہان اِس کو مارنے کا حکم دیا تہا۔ یہی پہلا شخص ہے جسے اسلام مین کسی خون کے عوض مین قتل کیا گیا ہے۔

پہر آپ ثقیف کی طرف چلے۔ اور وہان جاکر اون پر محاصرہ ڈالا ۔ اور بیس روز سے اوپر طائف کو گہیرے پڑے رہے اور سلمان فارسی کے اشارہ سے اون پر ایک منجنیق نصب کیا (جو گوفن کی طرح پتہر وغیرہ مارنے کا ایک آلہ ہوتا ہے) یہان بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ آخرکار ایک روز جسے یوم الشدخہ سے ملقب کرتے ہین کچہہ مسلمان ایک دبابہ کے نیچے گہسے جسے اونہون نے خود بنالیا تہا۔ (اور جو درختون کی چہال اور لکڑیون کا پہیون دار گہر سا ہوتا ہے) اور پہر (اوس کی پناہ مین ہوکر) طائف کی دیوار پر حملہ کیا۔ مگر ثقیف نے گرم لوہے کے بہالے مسلمانون پر چلائے جس سے وہ دبابہ مین سے نکل پڑے۔ پہر ثقیف نے اون کو تیرون سے مارا۔ اور کتنے ہی مسلمانون

کو مار ڈالا تب رسول اللہ نے حکم دیا۔ کہ ثقیف کے انگور کاٹ لین چنانچہ وہ کاٹ ڈالے گئے۔

اسی بین کچہہ غلام طائف والون کے رسول اللہ کے پاس چلے آئے۔ رسول اللہ نے اونہین آزاد کردیا۔ انہین غلامون مین ایک شخص ابوبکرہ نفیع بن الحارث تہا جو حارث بن کلدہ کا غلام تہا اسے ابوبکرہ اس لئے کہتے تہے کہ وہ بکرہ (یعنی صبح) کے وقت آیا تہا۔ پہر جب طائف کے لوگ مسلمان ہو گئے۔ تو اون غلامون کے سادات اور مالکون نے رسول اللہ کی خدمت مین عرض کیا۔ کہ اون کے غلام اونہین پہیر دیئے جائین۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ ایسا کبہی نہین ہو سکتا۔ وہ عتقاء اللہ خدا کے آزاد کردہ ہین۔

۱۲۸ حضرت عمر اور نوفل کی راے کے بموجب رسول اللہ کی واپسی طائف سے

پہر خویلہ بنت حکیم السلمیہ نے جو عثمان بن مظعون کی بی بی تہی عرض کیا یارسول اللہ اگر اللہ تعالی آپ کو طائف پر فتحمند کردے تو آپ بادیہ بنت غیلان کا لباس و زیور یا فارعہ بنت عقیل کا لباس و زیور مجہے عطا فرماوین۔ ان عورتون کے پاس حلی اور زیور بہت تہا۔ رسول اللہ نے فرمایا خویلہ بہلا مجہے ثقیف پر فتح کا اذن نہ ملا تو کیونکر مین دی سکونگا یہ سنکر وہ نکلی۔ اور عمر بن الخطاب سے اسکا ذکر کیا۔ حضرت عمر رسول اللہ کے پاس آئے۔ اور عرض کیا یارسول اللہ یہ کیا بات ہے جو خویلہ نے مجہہ سے کہی ہے کیا آپنے اوس سے کچہہ کہا تہا۔ فرمایا کہ ہان مین نے اوس سے کہا تہا۔ حضرت عمر نے کہا تو مین کوچ کے واسطے لوگون کو حکم دیدون۔ رسول اللہ نے فرمایا ہان۔ پہر حضرت عمر نے اون لوگون کو حکم دیا۔ کہ چلو یہان سے کوچ کرو۔

بعض لوگ کہتے ہین کہ رسول اللہ نے نوفل بن معاویہ الدیلی سے صلاح کی تہی - کہ یہان ٹہیرین یا جائین - اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ لوگ ایک لومڑی کیطرح ہین جو اپنے سوراخ مین ہو اگر آپ ٹہیرینگے تو انہین نکال لین گے اور اگر آپ اونہین چہوڑ دین گے تو کوئی نقصان نہین کرین گے - اِس لئے آپ نے کوچ کا حکم دیدیا -

جب آپ لوٹے تو کسی نے کہا یا رسول اللہ آپ ثقیف پر بددعا کیجیے - آپ نے فرمایا کہ اللہ تو ثقیف کو ہدایت دے - اور اونکو راہ راست پر لا -

۱۲۹ عُیینۃ بن حصن کا خیال ثقیف کی نسبت اور طائف پر کے بعض شہدا -

جب ثقیف نے دیکہا کہ مسلمان طائف سے کوچ کر گئے تو سعید بن عبید الثقفی نے باواز بلند ندا کی - کہ دیکہو ہم لوگ ثقیف کے اِسی جگہہ مقیم ہین - یہ سنکر عیینۃ بن حصن نے کہا ہان اور بڑے مجد و کرامت کے ساتہہ - مسلمان کے ایک شخص نے اسے سنا تو عیینۃ بن حصن سے کہا - خدا تجہے غارت کرے کیا رسول اللہ کے مقابلہ مین حفاظت کرنے سے تو اون کی تعریف کرتا ہے - عیینۃ نے کہا واللہ مین تو اِس لئے یہان نہین آیا تہا - کہ ثقیف سے لڑون - بلکہ اِس لئے آیا تہا کہ ثقیف کی کوئی لڑکی میرے ہاتہہ آجائے اور اوس سے میرے کوئی لڑکا پیدا ہو جائے یہ ثقیف بڑے شوخ و شریر ہوتے ہین - اِن سے مین اولاد لینا چاہتا ہون -

طائف مین بارہ آدمی مسلمانون مین سے شہید ہوے - انہین مین عبد اللہ بن ابی امیۃ المخزومی ہے جس کی مان عاتکہ بنت عبد المطلب تہی اور ایک عبد اللہ بن ابی بکر الصدیق ہے جس کے تیر لگا تہا - اور جو مدینہ مین جا کر رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد اوس

سے مرگیا۔ اور ایک سائب بن الحارث بن عدی بھی انہین شہیدون مین تہا۔

۱۳۰ ہیت مخنث کا بادیہ عورت کی صفت کرنا اور رسول اللہ کا اوسے مکان مین آنے سے روکنا۔

اور بادیہ بنت غیلان پکڑی آئی جس کی نسبت ہیت مخنث نے عبداللہ بن امیہ سے کہا تہا۔ کہ اگر طائف کو آپ لوگ فتح کرلین تو تو رسول اللہ سے بادیہ بنت غیلان کو مانگنا جو پتلی کمر والی طناز اور لینی ہے۔ جب باتین کرتی ہے تو گویا وہ گاتی ہے۔ جب کہڑی ہوتی ہے تو دہری ہوجاتی اور جب چلتی ہے تو مٹکتی ہے اور جب بیٹہتی ہے تو چار زانو بیٹہتی ہے۔ آتی ہے تو چار (ہاتہہ پیرون) کے ساتہہ جاتی ہے تو اٹہہ (ہاتہہ پیرون) کے ساتہہ (یعنی حاملہ ہوکر جاتی ہے) دانت اوسکے گویا بابونہ کے پہول ہین۔ اور اوسکے دونون پیرون کا درمیان ایسا ہے جیسے پیالہ معکوس ہو۔ نبی صلعم نے سنکر فرمایا۔ ہان یہ صفت مجہے معلوم ہوگئی۔ اور اوس مخنث کو اپنے زنانہ مین آنے سے منع کردیا۔

حنین کے غنائم کی تقسیم

۱۳۱ رسول اللہ کا جعرانہ مین جانا اور ہوازن کا مسلمان ہونا اور اونکی درخواست پر رسول اللہ کا ہوازن کے اہل وعیال کو واپس دینا۔

جب رسول اللہ صلعم نے طائف سے کوچ کیا۔ تو وہان سے روانہ ہوکر جعرانہ مین آکر فروکش ہوئے۔ اسی مین ہوازن کے وفود اور ایلچی جعرانہ مین آپ کے پاس پہونچے۔ اور مسلمان ہوگئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ گہر والے اور خاندان والے ہین۔ جو مصیبت کہ ہم پر نازل ہوئی ہے وہ آپ خوب جانتے ہین۔ آپ ہم پر احسان کیجیے اللہ تعالی نے آپ پر احسان کیا ہے۔

ایک شخص اون مین زہیر ابو صرد بنی سعد بن بکر کا تہا - یعنی اون لوگون مین کا تہا جنہون نے رسول اللہ کو دودہ پلایا تہا اوس نے اُٹہہ کر آپ سے عرض کیا - یا رسول اللہ اِس وقت آپ کے پاس قید مین آپ کی رضاعی پہوپیان اور خالائین اور آپ کی والیان ہین اگر ہم نے حارث بن ابی شمر الغسانی یا نعمان بن المنذر کو دودہ پلایا ہوتا تو ہمین اوس سے مہربانی کی ضرور امید رکہنی چاہیئے تہی - پہر آپ تو تمام مکفولون سے بہتر مکفول ہین آپ سے ہم کیون نہ امید رکہین - پہر یہ شعر پڑہے ؎

اُمْنُنْ عَلَيْنَا رَسُولَ اللهِ فِي كَرَمٍ	فَإِنَّكَ الْمَرْءُ نَرْجُوهُ وَنَدَّخِرُ

یا رسول اللہ کرم کر کے ہم پر احسان کرو - کیونکہ آپ ایسے شخص ہین کہ جن سے ہمین امید ہی ہے اور جنکے سامنے ہم حقیر ہی ہین

اُمْنُنْ عَلَى نِسْوَةٍ قَدْ عَاقَهَا قَدَرٌ	مُمَزَّقٌ شَمْلُهَا فِي دَهْرِهَا غِيَرُ

آپ اون عورتون پر احسان کرین - کہ جنکی حاجت روائی تقدیر نے موقوف کر دی اور انکی جماعت کو پراگندہ کر دیا - اور زمانہ کی سختیون نے انہین

جس کی اور بہی بہت بتین ہین - اِس پر رسول اللہ صلعم نے اون سے کہا - کہ دو چیزون مین سے ایک چیز تمہین مل سکتی ہے یا تو تم اپنے اہل وعیال لے لو - یا اپنا مال واسباب لے لو - اونہون نے کہا ہم اپنے عورت بچے لین گے آپ نے فرمایا - اچہا تو جو میرے پاس تمہارے عورت بچے ہین یا بنی عبدالمطلب کے پاس ہین وہ تو مین تمہین دے چکا اور باقیون کے لیئے تم ایسا کرو - کہ جب مین لوگون کے ساتہہ نماز پڑہون تو تم یہ کہنا کہ ہم اپنے عورت بچون کے واسطے مسلمانون کو رسول اللہ کا اور رسول اللہ کو مسلمانون کا واسطہ دیتے ہین - اوسوقت مین اپنا حصّہ تمہین دیدون گا - اور تمہارے واسطے اورون سے درخواست کرون گا -

پہر جب رسول اللہ نے ظہر کی نماز پڑہی تو اونہون نے ایسا ہی کیا جیسا رسول اللہ نے

اونہیں فرماویا تھا۔ اِس پر رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ جو کچھ میرے پاس ہے یا بنی عبدالمطلب کے پاس ہے وہ میں نے تمہیں دیدیا۔ مہاجرین اور انصار نے یہ سنتے ہی کہا کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ ہم نے رسول اللہ کو دیا۔ مگر اقرع بن حابس نے کہا جو کچھ میرے اور بنی تمیم کے پاس ہے وہ ہم نہیں دیتے۔ عیینہ بن حصن نے کہا جو کچھ میرے اور فزارہ کے پاس ہے وہ ہم بھی نہیں دیتے۔ عباس بن مرداس نے کہا جو کچھ میرے اور سلیم کے پاس ہے وہ ہم بھی نہیں دیتے۔ بنی سلیم نے کہا۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ ہم تو رسول اللہ کو دیتے ہیں۔ اِس پر عباس نے کہا تم نے میری توہین کردی۔ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص سبایا میں سے اپنا حصّہ نہیں دیتا وہ نہ دے۔ ہر انسان پر چھہ فرائض ہوا کرتے ہیں سب سے اوّل اون میں اپنا حصّہ ہے۔ پھر لوگوں نے اون کے بچے اور عورتیں اونہیں دیدیں۔

۱۳۲ | رسول اللہ کا مالک بن عوف کے ساتھ نیک سلوک اور اوس کا اسلام۔

پھر رسول اللہ نے پوچھا کہ مالک بن عوف کہاں ہے۔ کسی نے کہا کہ وہ طائف میں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اوس سے کہدو۔ اگر وہ میرے پاس آئے اور مسلمان ہوجائے تو میں اوسکی عورتیں اور مال اوسے پھر واپس دیدونگا۔ اور سو اونٹ اور اپنی طرف سے دونگا۔ لوگوں نے جاکر یہ اوس سے بیان کیا۔ وہ سنتے ہی فوراً طائف سے چھپ کر نکلا۔ رسول اللہ کے پاس آیا۔ اور مسلمان ہوگیا۔ اور اوس کا اسلام اچھا رہا اور رسول اللہ نے اوسے اپنی قوم پر عامل مقرر کردیا۔ اور وہ لوگ بھی اوسی کے ماتحت کردیئے۔ جو طائف کے حوالی میں اِن قبائل میں سے مسلمان ہوگئے تھے۔ اور اوسے اوسکی عورتیں اور مال بھی دیدیا۔ اور سو اونٹ بھی دیئے۔ اِس مالک کا اِسکے بعد یہ قاعدہ ہوگیا تھا

کہ وہ ثمالہ فہم اور سلمہ کے مسلمانون کو لیتا جو اوس کے ساتھ مسلمان ہو گئے تھے اور ثقیف سے لڑتا تھا۔ اور جبھی کوئی جانور اون کے نکلتے تو اونہین لوٹ لیتا تھا جس سے ثقیف نہایت بتنگ ہو گئے تھے۔

۱۳۳ رسول اللہ کا تالیف قلوب کے لئے نومسلمون کو مال غنیمت بہت دینا۔

جب رسول اللہ صلعم سبایا سے ہوازن سے فارغ ہو گئے۔ تو آپ سوار ہو کر چلدیئے اور لوگ آپ کے پیچھے روانہ ہو کر کہنے لگے۔ یارسول اللہ ہماری غنیمت ہمکو تقسیم کیجیے۔ اور جب اپنی مراد پوری نہوئی تو ایک درخت کے پاس جا لپٹے۔ اور آپ کی چادر کھینچ لی۔ آپ نے فرمایا کہ اے صاحبو میری چادر تو مجھے دیدو۔ مین کیا تم کو دینے مین بخیلی کرتا ہون واللہ اگر میرے پاس اتنی نعمتین ہوتین جتنے تہامہ مین درخت ہین تو مین تمہین دل کھول کر تقسیم کر دیتا۔ اور اونہین کچھہ بھی بخل بزدلی اور جھوٹ کو روا نہ رکھتا۔ پہر اپنے اونٹ کے کوہان کے بال اُٹھائے۔ اور فرمایا کہ یہ اونٹ اور یہ بال جو میرے پاس ہین یہی تمہارے مال غنیمت سے نہین ہین مجھے جو ملتا ہے وہ خمس پانچوان حصہ ملتا ہے اور وہ بھی پہر تمہین لوگون پر لوٹ جاتا ہے۔

پہر رسول اللہ نے اون کے تالیف قلوب کے لئے اونہین غنیمت مین سے مال دیا۔ یہ لوگ قوم کے اشراف اور سردار تھے۔ آپ انکے اسلام کے سبب سے ان کی تالیف قلوب کرنا چاہتے تھے۔ ابوسفیان اوس کے بیٹے حضرت معاویہ کو اور حکم بن حزام اور علاء بن جاریہ الثقفی اور حارث بن ہشام اور صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبدالعزی اور عیینہ بن حصن الفزاری اور اقرع بن حابس اور مالک بن عوف النصری مین سے ہر ایک کو سو سو اونٹ عنایت کئے۔ اور پہر

اورون کو سو سو اونٹ سے کم دیئے - اونمین سے جنہین سو سو اونٹ سے کم دیئے بعض
لوگ یہ ہین - مخرمۃ بن نوفل الزہری عمیر بن وہب ہشام بن عمرو سعید بن یربوع -
اور عباس بن مرداس کو تین اونٹ دئے جس سے وہ ناراض ہو گیا اور کہنے لگا ؎

بکرّی علی المُہر فی الاجرع		کانت نہابا تلافیتہا

یہ اونٹ اوسی لوٹ کے ہین کہ جسے مین نے اپنے گہوڑے پر چڑھ کر اور ریت مین ملکر کے حاصل کیا ہے

اذا ہجع الناس لم اہجع		وایقاظی القوم ان یرقدوا

اور لوگ جب سو جاتے تہے تو مین نے اونہین جگایا ہو اور جب لوگ نیند مین مدہوش ہوتے تہے تو مین او سوقت
کبہی غافل نہین رہتا تہا -

بین عُیینۃ والاقرع		فاصبح نہبی ونہب العبید

اب میری لوٹ کا اور میرے غلامون کی لوٹ کا مال عیینہ اور اقرع کو دیا جا رہا ہے -

فلم اُعط شیئا ولم امنع		وقد کنت فی الحرب ذاتدرا

حالانکہ مین نے تو لڑائی مین بڑی دلاوری اور جوانمردی کے کام کئے ہین اور مجہی کچہ نہ دیا گیا - اور مجہے روپیہ سے انکار نہ کیا گیا

عدید قوائمہ الاربع		الا افائل اعطیتہا

مگر اون اونٹ کے بچون سے کہ جنکے واسطے مین نے اپنے گہوڑے کے چار پیرونکی برابر تعداد مین ضرب لگائی ہی

یفوقان مرداس فی المجمع		وما کان حصن ولا حابس

حالانکہ عیینہ کا باپ حصن اور اقرع کا باپ حابس میرے باپ مرداس سے کسی مجمع مین کچہہ برتر وبہتر نہین سمجہے

ومن تضع الیوم لا یرفع		وما کنت دون امرئ منہما

اور مین بہی اون دونون سے کسی طرح کم درجہ کا آدمی نہین ہون - اور ان باتون کے عرض کرنے کی اس لئے
ضرورت ہوئی ہے کہ جو آج سب سے قدر رہے گا وہ پہر کبہی سر بلندی اور عزت نہین پا سکتا ہے -

پہر رسول اللہ نے اوسے اور اسقدر مال دیا۔ کہ وہ بہی راضی ہوگیا۔
صحابہ مین سے کسی شخص نے کہا۔ یا رسول اللہ آپ نے عیینہ اور اقرع کو غنیمت کا مال دیا۔ مگر جعیل بن سراقہ کو کچہہ نہ دیا۔ فرمایا کہ جعیل میرے نزدیک تمام روے زمین کے ایسے آدمیون سے جیسے عیینہ اور اقرع ہین کہین بہتر ہے۔ مگر مین نے اون کو تالیف قلوب کے لئے دیا ہے۔ اور جعیل کے اسلام پر مین نے بہروسہ کیا ہے۔

۱۳۴ ذوالخویصرہ کا رسول اللہ پر بے انصافی کا الزام لگانا۔

کہتے ہین۔ کہ ذوالخویصرۃ التیمی نے اس تقسیم کے وقت رسول اللہ صلعم سے کہا۔ کہ آپ نے آج انصاف نہ کیا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر مین نے ہی انصاف نہ کیا تو پہر دنیا مین کون ہے جو انصاف کرے گا۔ حضرت عمر نے سنکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ اجازت ہو تو اس کی گردن ماردون۔ آپ نے فرمایا۔ جانے دو۔ کچہہ دنون بعد اوس کے شیعہ ہونگے۔ جو دین مین بڑی گہری نگاہون سے دیکہین گے۔ اور اوس سے ایسے کورے نکل جاینگے جیسے تیر پہینکتے وقت چٹکی سے نکل جاتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ یہ اس وقت آپ نے نہین فرمایا تہا۔ بلکہ یہ اوس وقت کا معاملہ ہے جب کہ حضرت علی نے یمن سے رسول اللہ کے پاس کچہہ مال بہیجا تہا۔ اور آپ نے اوسے کچہہ لوگون کو تقسیم کیا تہا۔ جن مین عیینہ اور اقرع اور زید الخیل بہی تہے۔

۱۳۵ انصار کا خیال کہ رسول اللہ قریش مین جا ملینگے اور رسول اللہ کا اون کو تسلی دینا۔

ابو سعید الخدری نے بیان کیا ہے۔ کہ جب رسول اللہ صلعم نے قریش پر اور دیگر قبائل عرب پر ان غنائم کو تقسیم کردیا۔ اور انصار کو کچہہ حصہ نہ دیا۔ تو وہ اپنے دلون مین طرح طرح کے خیالات کرنے لگے۔ چنانچہ اون مین سے کچہہ لوگون

سے نے کہا کہ رسول اللہ اب اپنی قوم مین مل گئے - یہ بات سعد بن عبادہ نے رسول اللہ
کے روبرو بیان کی - رسول اللہ نے فرمایا - کہ تیرا اس باب مین کیا خیال ہے - سعد نے
کہا میرے خیال کا کیا اعتبار ہے - مین جو کچھہ ہون وہ اپنی قوم سے ہون - اونکا خیال
اگر میرے خیال کے خلاف ہوا تو وہی ہوگا جو اون کا خیال ہوگا میرا خیال اوسوقت
کام نہ آئے گا - رسول نے فرمایا تو تو اپنی قوم کو میرے روبرو لا کر جمع کر - سعد نے اپنے
آدمیون کو جمع کیا - اور اونہین رسول اللہ کے پاس لایا -

آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے جو تمہاری زبان سے مین سنتا ہون - کیا مین
اوسوقت تمہارے پاس نہین آیا جب کہ تم گمراہ تھے - پہر خدا تعالی نے میرے
سبب سے تمہین ہدایت دی - کیا تم اوسوقت فقیر نہ تھے اللہ تعالی نے تمہین میرے
سبب سے غنی نہین کر دیا - کیا تم اوس وقت ایک دوسرے کے دشمن نہ تھے اللہ
تعالی نے میرے سبب سے تمہارے آپس مین الفت نہین دیدی - سب نے عرض
کیا یا رسول اللہ جو آپ فرماتے ہین سب سچ ہے اور یہ سب اللہ کا اور اللہ کے رسول کا
ہم پر فضل و احسان ہے -

پہر آپ نے انصار سے فرمایا - کہ تم اسکا مجھے جواب کیون نہین دیتے - اونہون
نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیا جواب دین آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو -
کہ آپ ہمارے پاس جس وقت آئے تھے تو اوسوقت لوگ آپ کی تکذیب کرتے
تھے ہم نے تصدیق کی - لوگون نے آپ کو اکیلا چھوڑ دیا تھا ہم نے آپ کی مدد کی -
لوگون نے آپ کو گھر سے آوارہ کر دیا تھا ہم نے آپ کو اپنے پاس پناہ دی - اور آپ
مفلس تھے ہم نے آپ کو تسلی و تشفی دی - اور آپ کے ساتھہ جوانمردی کی - اے معشر انصار

کیا تمہارے خیالات اِس مردار دنیا کی طرف دوڑ گئے۔ مین نے تو ان لوگون کی تالیف
قلوب کے لئے اونکے ساتھہ احسان کیا ہے۔ تاکہ وہ اسلام لے آئین۔ اور تم پر
مین نے تمہارے اسلام کی نسبت بہروسہ کیا ہے۔ کیا تم اِس بات سے راضی نہین
ہو۔ کہ اور لوگ تو اونٹ بکریان اپنے ساتھہ اپنے گہرون کو لیکر جائین اور تم اپنے گہرون
کو رسول اللہ کو لے جاؤ۔ والذی نفس محمد بیدہ اگر ہجرت کا رتبہ بڑہ کر نہ ہوتا تو انصار کا
ایسا رتبہ ہے کہ مین انصار مین سے ایک شخص ہو جاتا۔ اگر اور لوگ ایک گہاٹی کو جائین
اور انصار دوسری کو جائین تو مین اوسی گہاٹی کو جاؤن گا جدہر انصار جاتے ہین۔
اے اللہ انصار پر رحم کر۔ اور نیز ابناے انصار اور ابناے ابناے انصار پر رحم
فرما ابو سعید کہتا ہے کہ رسول اللہ کی اِن باتون کو سنکر لوگ رو پڑے۔ اور ایسے
آنسو بہائے کہ اون کی ڈاڑہیان تر ہو گئین۔ اور عرض کرنے لگے کہ ہم رسول اللہ سے
ہر طرح راضی ہین۔ اور کوئی حصّہ بجز نہین چاہتے۔ اور اپنی جگہہ چلے گئے۔

۱۳۶ رسول اللہ کا عمرہ اور مدینہ لوٹنا اور مکہ پر عتاب کا عامل مقرر ہونا۔

پہر رسول اللہ صلعم نے جعرانہ سے عمرہ کے لئے
احرام باندہا۔ اور مکہ مین آکر عمرہ کیا۔ اور پہر مدینہ لوٹ
گئے۔ اور مکہ پر عتاب بن اسید کو عامل مقرر کر گئے۔ اور معاذ بن جبل کو بہی اوس کے
ساتہہ اِس لئے چہوڑ دیا۔ کہ وہ لوگون کو دین کی باتین سکہاے۔
اِس سال لوگون کے ساتہہ عتاب بن اسید نے حج کیا۔ اور لوگون نے اِس سال بہی
ویسے ہی حج کیا جیسے عرب حج کیا کرتے تہے۔ پہر رسول اللہ ذی قعدہ مین یا ذی الحجہ
مین مدینہ پہونچ گئے۔

۱۳۷ عمرو بن العاص کا عمان کو جانا اور صدقہ وصول کرنا

اِسی سال رسول اللہ نے عمرو بن العاص کو

عمان کو صدقہ وصول کرنے کے لئے جیفر اور عیاذ کے پاس بھیجا جو جلندی کے بیٹے اور بنی ازدمین سے تھے۔ عمرو نے اون کے اغنیا سے صدقہ لیا اور اونہین کے فقرا کو لیکر دیدیا۔ اور مجوس سے جزیہ لیا۔ یہی لوگ شہر کے باشندے تھے۔ اور عرب لوگ حوالی مین رہتے تھے۔ بعض کہتے ہین کہ یہ واقعہ سنہ ہجری کا ہے۔

۱۳۸ رسول اللہ کا فاطمہ سے نکاح اور مفارقت اور ابراہیم بن نبی صلعم کی پیدایش۔

اسی سال رسول اللہ نے ایک عورت کلابیہ سے جس کا نام فاطمہ بنت الضحاک بن سفیان تھا نکاح کیا۔ مگر اوس نے دنیا کو پسند کیا اور بعض کہتے ہین کہ اوس نے رسول اللہ سے استعاذہ کیا اس لئے آپ نے اوسے چھوڑدیا۔

اسی سال رسول اللہ کا بیٹا ابراھیم بن النبی صلعم بطن مبارک ماریہ قبطیہ سے ذی الحجہ کے مہینے مین تولد ہوا۔ آپ نے اوسے پرورش کے لئے ام بردہ بنت المنذر الانصاریہ کے حوالہ کردیا۔ جس کے شوہر کا نام براء بن اوس الانصاری تھا۔ اس بچے کی دایہ سلمی رسول اللہ کی مولاۃ تھی۔ جب بچہ پیدا ہوا تو اوس نے ابورافع کو بھیجا۔ اور اوس نے آکر ابراہیم کے پیدا ہونے کی خوشخبری آپ کو سنائی۔ آپ نے خوشی مین آکر ابورافع کو ایک غلام عنایت کیا۔

مگر نبی صلعم کی اور عورتون کو بڑی غیرت آئی۔ اور ماریہ کے پیٹ سے جب رسول اللہ کا بیٹا پیدا ہوا تو اونہین نہایت گران گزرا۔

۱۳۹ کعب کا سریہ ذات اطلاح پر اور عیینہ کا بنی العنبر پر اور بی بی عائشہ کی منت غلام آزاد کرنیکی

اسی سال رسول اللہ صلعم نے کعب بن عمیر کو شام کی طرف ذات اطلاح کو بھیجا۔ جہان قضاعہ کے کچھ لوگ رہتے تھے۔ کہ وہ جاکر اونہین اسلام کی دعوت کرے۔ کعب کے ساتھ

پندرہ آدمی تھے - وہ اون کے پاس گیا - اور اونہین اسلام کی دعوت کی مگر اونہون نے نہ مانا - یہان قضاعہ کا رئیس ایک شخص سدوس نام تہا - یہ لوگ مسلمانون کے برخلاف اُٹھہ کھڑے ہوے اور اونہین قتل کرڈالا - صرف ایک ابن عمیر بچ گیا - اور مدینہ چلا آیا

اِسی سال رسول اللہ نے عیینہ بن حصن الفزاری کو تمیم کے بطن بنی العنبر کی طرف روانہ کیا - اوس نے جاکر اون پر تاخت کی اور اونکی عورتین پکڑ لایا -

بی بی عائشہ نے یہ منت مانی تہی کہ بنی اسمعیل مین سے ایک غلام آزاد کرون گی - اِس لئے رسول اللہ نے اون سے کہا کہ یہ بنی العنبر کے قیدی ہمارے پاس آئے ہین - مین ایک اونمین سے تمہین دیتا ہون تم اوسکو آزاد کردو -

سنہ ۹ ہجری

اسلام کعب بن زہیر

۴۰ بجیر کا اسلام اور اوسکے بہائی کعب کا رسول اللہ کی توہین کرنا اور رسول اللہ کی ناراضی پر بجیر کا کعب کو اطلاع دینا -

کہتے ہین - کہ کعب بن زہیر بن ابی سلمی اور ابو سلمی ربیعۃ المزنی اور اوس کے ساتہہ اوس کا بہائی بجیر اپنے وطن سے نکلے اور ابرق العزاف تک دونون ساتہہ ساتہہ آئے - وہان بجیر نے کعب سے کہا کہ تو تو یہان بکریون کی نگرانی کرتا رہ مین اِس شخص کے (یعنی رسول اللہ کے) پاس ہو آؤن - اور اوسکی باتین سنون کہ وہ کیسا آدمی ہے - اِس لئے کعب تو ابرق العزاف مین رہا اور بجیر رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - اور وہان مسلمان ہوگیا - اور پہر اِس کی خبر کعب کو بھی پہونچی - تو اوس نے

یہ اشعار کہے

ألا أبلغا عني بجيرا رسالة ۔۔۔ فهل لك فيما قلت ويحك هل لكا

ارے دونو قاصدو۔ بجیر کے پاس یہ میرا خط یا پیغام پہونچادو ۔ کہ تو نے جو کہا (لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ) تو اوس سے تجھے کیا فائدہ ہوا ۔

سقاك بها المأمون كأسا روية ۔۔۔ فأنهلك المأمون منها وعلكا

تجھے مامور نے ایک بھرا ہوا پیالہ پلادیا ۔ اور ایک مرتبہ اوس نے سیراب کرنے کے بعد تجھے پہر کر اوس سے سیراب کیا (یعنی خوب ہی تجھے اپنے دین کا اثر ڈالدیا ۔ مامور اوس زمانہ میں عرب میں اوس شخص کو کہتے تھے جو جنات کی طرف سے غیب کی باتین بتایا کرتا تھا اور جنات اوسکو اون باتون کا امر کیا کرتے تھے ۔ اس سے یہ غرض تھی کہ گویا رسول اللہ بھی جو دین کی باتین بتاتے ہین وہ درحقیقت جنات کی طرف سے ہین)

ففارقت أسباب الهدى واتبعته ۔۔۔ على أي شيء ويب غيرك دلكا

تو نے ہدایت کے راستون سے مفارقت کرلی ۔ اور اوسکا (یعنی محمد کا) اتباع کیا ۔ معلوم نہین تیرا اوشمس (؟) تجھے اوس نے کس چیز کی ہدایت کی ۔

على خلق لم تلف أما ولا أبا ۔۔۔ عليه ولم تدرك عليه أخا لكا

تجھے اوسنے وہ خلق سکھایا ہے ۔ کہ تو نے اوسپر نہ تو اپنے ماں باپ کو عمل کرتے پایا ۔ اور نہ تو نے اپنے بھائی کو اوسپر رہتے دیکھا ۔

فإن أنت لم تفعل فلست بآسف ۔۔۔ ولا قائل إما عثرت لعا لكا

پس اگر تو نے میری باتون پر عمل نہ کیا تو مین تجھ پر کچھہ افسوس نہین کرتا ۔ اور ایسا ناراض ہون ۔ کہ اگر تجھے ٹھوکر لگے تو مین تجھے یہی کہنے والا نہین کہ دیکھنا بچنا ۔

جب یہ خبر رسول اللہ صلعم کو پہونچی - تو آپ نے اوسکے قتل کا حکم دیا - اور نہایت ہی غصّہ ہوے - اسکا حال بجیر نے اوسوقت جب کہ رسول اللہ طائف سے لوٹ کر آئے تہے اپنے بہائی کو لکہا - اور کہا اپنے بچنے کی فکر کر - اور میرے نزدیک یہ دشوار ہے کہ تو اپنی جان بچالے - اور یہ بہی لکہا کہ جس وقت میرا خط تیرے پاس پہونچے تو اوسی وقت مسلمان ہوجا اور رسول اللہ کے پاس چلا آ - کیونکہ جب کوئی مسلمان ہوجاتا ہے تو وہ پہر اوس کے پہلے قصور سب معاف کردیتے ہین -

۱۷۱ کعب کا اسلام اور اوسکا رسول اللہ کی تعریف مین قصیدہ پڑہنا اور رسول اللہ کا اپنی چادر اوسے انعام مین دینا جسے حضرت معاویہ نے تبرکاً خرید لیا اور خلفاے عباسیہ کے پاس اوس کا ہونا -

اس لئے کعب مسلمان ہوگیا - اور مدینہ کو آیا - اور آکر اپنی سواری مسجد نبوی کے دروازہ پر کہڑی کی - رسول اللہ صلعم اوس وقت اپنے اصحاب مین بیٹہے ہوئے تہے - کعب کہتا ہے کہ مین نے نبی صلعم کو آپ کی صفتون سے اور اس سبب سے پہچان لیا کہ لوگ اون کی طرف مخاطب ہوکر باتین کرتے تہے - پہر مین مسلمان ہوا - اور مین نے کہا الامان یا رسول اللہ - مین آپ سے پناہ مانگتا ہون رسول اللہ نے فرمایا تو کون ہے - کہا مین کعب بن زہیر ہون فرمایا وہ ہی شخص جو کہتا ہے - اور پہر حضرت ابوبکر کی طرف مُنہ پہیر کے پوچہا - کہ اس نے کیا کہا ہے - حضرت ابوبکر نے وہ ابیات پڑہین کہ جن کا اول مصرع یہ تہا ؎

الا ابلغا عنی بُجَیْرًا رسالةً

کعب نے کہا مین نے رسول اللہ اس طرح نہین بلکہ اس طرح کہا ہے ؎

سَقَاكَ بِهَا الْمَامُونُ كَاسًا رَوِيَّةً	فَاَنْهَلَكَ الْمَامُونُ مِنْهَا وَعَلَّكَا

بتجھے مامون نے ایک بہرا ہوا پیالہ پلادیا اور سیراب کردیا۔ اور بہر مکرر اوسے تجھے پلایا (یعنی بار بار پلاکر تیرے دلکو کامل تسلی دیدی۔ مامون سے مراد رسول اللہ ہین جسے اوس نے ماموسے بدل دیا ہے۔ م

رسول اللہ صلعم نے فرمایا مامون و اللہ خوب لفظ ہے۔ بعض علما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ماموں کو بُرا سمجھا تہا کیونکہ عرب لوگ مامور اوس شخص کو کہا کرتے تہے۔ کہ جو اپنی طرف سے کوئی نئی بات بیان کیا کرتا تہا۔ اِس سے اون کا مطلب یہ ہوتا تہا کہ جن آکر اوسے اِن باتون کا امر کیا کرتے ہین۔ اور وہ جنون کی طرف سے مامور ہے۔ رسول اللہ صلعم بہی اگرچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور تہے۔ مگر عربون کی اِس عادت کے سبب سے آپ اِس لفظ سے کراہیت کرتے تہے پہر جب کعب نے مامون کہا تو آپ راضی ہو گئے۔ کیونکہ آپ وحی پر مامون تہے۔ اور وحی کے امین تہے انصار نے اِس شعر سے ناک بہون چڑہائے۔ اور کعب کو بُرا بہلا کہا۔ مگر قریش نرم پڑ گئے۔ اور اوس کے اسلام کو پسند کیا۔ پہر اوس نے قصیدہ پڑہا جس کا شروع یہ ہے ؎

بانت سعاد فقلبی الیوم متبول		متیم عندھا لم یفد مکبول

سعاد چلی گئی۔ اور اوس سے میرا دل آج پریشان ہو رہا ہے۔ اور ایسا ہو رہا ہے کہ جیسے کوئی غلام اوسکے پاس ہو۔ اور اوس نے فدیہ نہ دیا ہو اور قید مین پڑا ہوا ہو۔ (سعاد و ہند لیلےٰ اسیم ام اوفہ ام عمرو ربابہ عذرا اور ام مالک چند عورتون کے نام ہین۔ جو غالباً کسی زمانہ مین عرب مین موجود ہونگی۔ مگر زمانۂ جاہلیت مین یہ خیالی معشوق تہے۔ اور شعرا جب کچھہ قصائد وغیرہ نظم کرتے تو انکو مخاطب ٹھیرا کر اونکی تمہید کیا کرتے تہے اسیطرح کعب نے بہی یہان سعاد سے اپنے قصیدہ کی تمہید کی ہے)

جب کعب پڑہتے پڑہتے اپنے اِس قول پر پہونچا۔

وقال كلّ خليلٍ كنتُ آمُلُهُ ۔۔۔ لا أُلهِيَنّكَ إنّي عنكَ مشغولُ

اور جو بڑے بڑے دوست تھے اور جن سے مجھے بڑی بڑی امیدین تھین اون مین سے ہر ایک نے مجھ سے کہا۔ کہ (جب رسول اللہ تجھ سے بیزار ہین تو) مین نے تجھے چھوڑ دیا۔ مین اپنے ہی کام مین مشغول ہون تجھ سے بات نہین کر سکتا۔

فقلتُ خلّوا سبيلي لا أبا لكمُ ۔۔۔ فكلُّ ما قدّرَ الرحمنُ مفعولُ

تب مین نے اون سے کہا۔ کہ میرا راستہ چھوڑو۔ خدا تمھارا بہلا کرے۔ جو کچھ کہ رحمن الرحیم نے تقدیر مین مقرر کیا وہ ہو کر رہے گا۔

كلُّ ابنِ أنثى وإن طالت سلامتُهُ ۔۔۔ يوماً على آلةٍ حدباءَ محمولُ

جو کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اگرچہ وہ کتنی ہی مدت سلامت کیون نہ رہے۔ مگر پہر بہی آخر کار ایک روز سختی کے آلہ پر اٹھایا ہی جاے گا۔

نُبّئتُ أنّ رسولَ اللهِ أوعدَني ۔۔۔ والعفوُ عندَ رسولِ اللهِ مأمولُ

مین نے سنا ہے۔ کہ رسول اللہ نے مجھے دہمکی دی ہے۔ اور میرے خلاف فرمان جاری کیا ہے۔ مگر رسول کی ذات سے میرے جرم کے معاف ہونیکی مجھے امید ہے۔

پہر کہا ہے

في فتيةٍ من قريشٍ قال قائلُهم ۔۔۔ ببطنِ مكّةَ لمّا أسلموا زولوا

جب وہ (مہاجرین) لوگ مسلمان ہو گئے تو قریش کے نوجوانون مین اون مین سے کسی کہنے والے نے بطن مکہ مین کہا۔ کہ اب تم یہان سے نکل جاؤ۔

زالوا فما زالَ أنكاسٌ ولا كُشُفٌ ۔۔۔ عندَ اللقاءِ ولا ميلٌ معازيلُ

جس سے وہ نکل گئے۔ لیکن اگرچہ وہ نکل گئے۔ مگر نہ تو وہ سستی و ضعف سے گئے اور نہ لڑائی وقت بہاگ کر

اور نہ اس وجہ سے کہ گھوڑے کی پشت پر نہ بیٹھ سکتے تھے اور نہ اس لیے کہ اونکے پاس نیزے نہ تھے۔

تو رسول اللہ صلعم نے قریش کی طرف دیکھا۔ اور اشارہ کیا کہ اوسنے سنین۔ اور وہ پڑھتے پڑھتے یہان تک پہونچا

یَمْشُوْنَ مَشْیَ الْجِمَالِ الزُّھْرِ یَعْصِمُھُمْ	ضَرْبٌ اِذَا عَرَّدَ السُّوْدُ التَّنَابِیْلُ

وہ نہایت عمدہ اونٹون کی چال چلتے ہین۔ اور جس وقت کہ خوف سے کالے کالے بونے بھی راستہ چھوڑکر ہٹ جائین تو اوسوقت اونکی حفاظت آگے چلنے ہی سے ہوتی ہے۔ (یہان شبل بونے سے مراد پادشاہی احدی سے ہے جو اپنی جگہہ سے ہٹتے ہی نہین ہین)

لَا یَقَعُ الطَّعْنُ اِلَّا فِیْ نُحُوْرِھِمِ	وَمَا لَھُمْ عَنْ حِیَاضِ الْمَوْتِ تَھْلِیْلُ

وہ ایسے دلاور ہین۔ کہ برچھون کے وارون کو اپنے گردنون پر لیا کرتے ہین۔ اور موت کے چشمون سے پیچھے نہین ہٹتے۔

انصار پر اون کی غلظت اور سختی کے سبب سے تعریض کرنے لگا۔ اس سے قریش نے اوسکے قول کو ناپسند کیا اور کہا تو نے جو ہماری تعریف کی ہے اور اون کی برائی کی تو یہ ہماری تعریف نہین ہوسکتی۔ اور قریش نے اونکی تعریف کو قبول و منظور نہ کیا اور انصار کو یہ بہت گران گزرا کہ اوس نے اونکی ہجو کی۔ اور اس واسطے انھون نے شکایت کی۔ اس پر کعب نے اونکی تعریف مین یہ اشعار کہے ۵

مَنْ سَرَّہٗ کَرَمُ الْحَیَاۃِ فَلَا یَزَلْ	فِیْ مِقْنَبٍ مِنْ صَالِحِیْ الْاَنْصَارِ

جو شخص کہ اپنی زندگی فضل و کرم کے ساتھ بسر کرنے سے خوش ہو اوسے چاہیئے کہ وہ انصار کی صالحین کی جماعت مین ہمیشہ رہا کرے۔

وَرِثُوا الْمَکَارِمَ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ	اِنَّ الْخِیَارَ ھُمُ بَنُو الْاَخْیَارِ

ان کے مکارم پشت در پشت بزرگون سے چلے آئے ہین - وہ اچھے لوگ ہین - اور اچھے لوگون کے بیٹے ہین -

کالجمر غیر کلیلۃ الابصار		الناظرون باعین محمرۃ

وہ ایسی سرخ آنکھون سے جیسے اخگر ہو دیکھا کرتے ہین اور کند نگاہون سے نہین دیکھتے - (یہ ایک جلال کی صفت ہے)

یوم الھیاج وسطوۃ الجبار		الباذلون نفوسھم ودمائھم

اور جب کبھی جوش اور سطوت جبار یعنی جنگ وپیکار کا دن ہوتا ہے تو اوس روز یہ لوگ اپنی جانین اور خون اللہ کی راہ مین خرچ کیا کرتے ہین -

بدماء من قتلوا من الکفار		یتطھرون یرونہ نسکالھم

وہ کفار کو قتل کرتے اور اپنے آپ کو اون کے خون سے مطہر اور پاک کیا کرتے ہین - اور اسے وہ شریعت کے قواعد اور مناسک مین سے سمجھتے ہین -

اسکی اور بھی بہت بیتین ہین - یہ سنکر رسول اللہ نے اپنی چادر جو آپ اوڑھے ہوئے تھے اوسے اڑھا دی -

جب حضرت معاویہ کا زمانہ آیا - تو اونھون نے کسی کو کعب کے پاس بھیجا - کہ رسول اللہ کی چادر وہ اونکے ہاتھہ فروخت کردے - کعب نے کہا کہ رسول اللہ کے کپڑے تو مین کسی کو نہ دونگا - لیکن جب کعب مرگیا - تو حضرت معاویہ نے وہ چادر بیس ہزار (۲۰۰۰۰) درہم دیکر اوس کی اولاد سے مول لے لی - یہی چادر ہے جو اس وقت (سنہ ۶۱۸ھ مین) خلفا کے پاس موجود ہے -

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین - کہ رسول اللہ نے کعب کے قتل اور اوسکی زبان قطع

قطع کرنے کا حکم دیا تھا - کیونکہ اوس نے ام ہانی بنت ابی طالب کی نسبت ایک غزل کہی تھی - اور اوس مین اوس کے حسن و جمال کا ذکر کیا تھا

غزوہ تبوک

۴۲ رسول اللہ کا غزوہ تبوک کی تیاری کرنا اور منافقون کا جی چرانا -

جب رسول اللہ صلعم طائف سے لوٹ کر مدینہ پہونچے تو آپ وہان ذی الحجہ سے لیکر رجب تک مقیم رہے - پہر آپ نے لوگون کو حکم دیا - کہ روم کی غزا کے لئے تیاری کرین - آپ نے اپنے مقصد کا حال اونہین اس واسطے بتا دیا تہا - کہ بہت دور جانا تہا - اور شدت کی گرمی تہی - اور دشمن بڑا قوی تہا - اِس سے پیشتر رسول اللہ کا یہ حال تہا - کہ جب کہین غزا کرتے تو جہان جانا ہوتا اوس کا حال کسی سے نہ کہتے بلکہ کچھ اور مشتہر کیا کرتے تھے -

اِس غزوہ کا سبب یہ ہوا تہا - کہ نبی صلعم کو یہ خبر ملی تہی - کہ بادشاہ روم کا اور اوس کے پاس کے نصرانی عربون کا رسول اللہ پر غزا کرنے کا ارادہ ہے - اِس واسطے رسول اللہ نے اور مسلمانون نے تیاری کی - اور روم کی طرف روانہ ہوئے - راستہ مین گرمی سخت و شدت کی تہی - اور ملک مین پانی کا قحط ہو رہا تہا - اور لوگ بہت عسرت مین تھے - مدینہ مین اوس وقت پہل پختگی کے قریب آگئے تھے - لوگ چاہتے تھے کہ میوہ جات کہانے کے لئے قیام کرین - اِس لئے اونہون نے تیاری تو کی مگر بے دلی اور کراہت کے ساتھ اِسی لئے اِس جیش کا نام جیش العسرۃ رکہا گیا تہا -

رسول اللہ صلعم نے جد بن قیس سے جو روسار المنافقین مین سے تھا پوچھا۔ کہ بنی الاصفر (یعنی رومیون) سے شمشیر بازی اور لڑائی کو تیرا دل چاہتا ہے۔ کہا میرے لوگ سب جانتے ہین کہ مجھے عورتون سے بڑی محبت ہے اور مجھے یہ بھی خوف ہے کہ جب بنی الاصفر کی عورتون کو دیکھون گا تو مجھہ سے صبر نہ ہو سکے گا۔ اگر آپ کی مرضی ہو تو مجھے گھر ہی رہنے کی اجازت دیجیے۔ اور فتنہ مین مت ڈالیے۔ رسول اللہ نے فرمایا اچھا تجھے اجازت ہے پھر اللہ تعالیٰ کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی۔ وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ ائْذَن لِّي وَلَا تَفْتِنِّي ۚ أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا ۗ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ؕ (اور ان ہی منافقون مین وہ نابکار بھی ہے جو کہتا ہی کہ مجھے گھر رہنے کی اجازت دیجیے۔ اور حسینان روم کی بلا مین نہ پھنسائیے۔ دیکھو یہ لوگ آپ ہی بلا مین گر پڑے ہین۔ حسینان روم کی بلا نہ سہی نافرمانی خدا کی ہی بلا سہی۔ اور جہنم بے شک سب کافرون کو گھیرے ہوئی ہے) اور بعض منافقین نے یہ بھی کہا تھا کہ ایسی گرمی مین گھر سے نہ نکلنا۔ اِس پر اللہ تعالیٰ کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوا لَا تَنفِرُوا فِي الْحَرِّ ۗ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا ۚ لَّوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ؕ (اور یہ منافق اور لوگون کو بھی سمجھانے لگے۔ کہ اِس گرمی مین گھر سے نہ نکلنا۔ سوا سے پیغمبر اِن لوگون سے کہو۔ کہ گرمی تو دوزخ کی آگ کی بہت شدید ہے کیا اچھا ہوتا جو انہین اتنی سمجھہ ہوتی)۔

۴۳ حضرت ابوبکر عمر اور عثمان وغیرہ کا عطیہ اور ابن اُبی کا غزوہ مین نہ جانا۔

پھر نبی صلعم نے تیاری کی۔ اور حکم دیا کہ لوگ فی سبیل اللہ نفقہ دین اس لیے دولتمندون نے غریبون کو جو کچھہ ہو سکا وہ دیا۔ حضرت ابوبکر کے پاس جو خیرات مین سے مال

دیتے دیتے ابہی باقی رہ گیا تہا وہ سب دیدیا (حضرت عمر کے عطیہ کا حال ابن الاثیر نے نہین لکہا ہے۔ مگر اونہون نے بہی اپنے مال کا نصف حصہ دیدیا تہا) حضرت عثمان نے ایک بہت بڑا عطیہ دیا۔ کہ کسی نے بہی اوس قدر نہین دیا کہتے ہین کہ تین سو اونٹ اور ایک ہزار دینار دئے تہے۔

پہر کچہہ مسلمان روتے ہوئے نبی صلعم کے پاس آئے۔ جن مین سات آدمی انصار کے تہے۔ یہ لوگ بہت غریب تہے۔ اونہون نے عرض کیا کہ ہمارے پاس کوئی سواری نہین ہے سواری ہمین عنایت ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس تو نہین ہے۔ مین تمہین سواری کہان سے دون۔ ناچار وہ روتے ہوئے لوٹ گئے راستہ مین یامین بن عمیر بن کعب النضری ملا۔ اوس نے پوچہا کہ تم کیون روتے ہو۔ اونہون نے اپنا حال اوس سے بیان کیا۔ یہ سنکر ابولیلی عبدالرحمن بن کعب اور عبداللہ بن مغفل المزنی نے ایک اونٹ اونہین دیا۔ جس پر وہ یکے بعد دیگرے سوار ہوتے ہوئے رسول اللہ کے ساتہہ روانہ ہوئے اور کچہہ اعراب رسول اللہ پاس آئے۔ اور چلنے کے لئے عذر کرنے لگے۔ مگر اللہ تعالی نے اونکے عذر کو نہین مانا۔ کچہہ لوگ ایسے بہی تہے جو اس وقت رسول اللہ کے ساتہہ غزوہ مین شریک نہ ہو سکے۔ اون کو منافقون کی طرح کچہہ دین مین تو شک نہ تہا۔ بلکہ اون کو واقعی عذر تہا۔ اِن مین کعب بن مالک مرارۃ بن الربیع ہلال بن امیہ اور ابوخثیمہ تہے۔

پہر جب رسول اللہ صلعم روانہ ہوئے تو عبداللہ بن ابی بن سلول اپنے ہمراہیون سمیت جو اہل نفاق سے تہے رسول اللہ کے ساتہہ نہ گیا۔ اور مدینہ ہی مین رہ گیا۔

۴۴ رسول اللہ کا علی کو اپنے اہل پر خلیفہ کرنا	اِس وقت رسول اللہ نے مدینہ پر (پہلے کیطرح)

اورہارون سے تشبیہ دینا اور رسول اللہ کے بعد کی خلافت کا اوس سے نہ ثابت ہونا

سباع بن عرفطہ کو اپنا خلیفہ مقرر کیا۔ اور جیسے حضرت عثمان کو پہلے مدینہ مین اپنی اہل پر خلیفہ کر گئے تھے ایسے ہی اسوقت حضرت علی بن ابی طالب کو اپنی اہل پر خلیفہ کر گئے مگر منافقون نے افواہ اُڑادی کہ رسول اللہ نے اونہین مدینہ مین استثقال کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے اور ساتھہ لیجانا اون کا رسول اللہ کو ایک بوجہہ معلوم ہوا ہے وہ کچہہ کام کے نہین ہین۔ جب حضرت علی نے یہ بات سُنی تو اونھون نے ہتیار لئے اور رسول اللہ کے پاس ہوپنچے۔ اور منافقون کی افواہ کا حال آپ کو سُنایا۔ رسول اللہ نے فرمایا منافق جھوٹ بکتے ہین۔ مین نے تمہین اپنی اہل پر خلیفہ کیا ہے جنہین مین مدینہ مین چھوڑ آیا ہون۔ تم جاؤ۔ اور میرے اہل اور اپنی اہل پر میری خلافت کرو۔ (مگر حضرت علی کو منافقون کی اس جھوٹی افواہ سے بڑا غصہ آرہا تھا۔ اور لڑائی سے لوٹ جانا نہین چاہتے تھے۔ اور اوسکی فضیلت و امتیاز بین الاقران کو چھوڑ کر عورتون کی نگرانی مین پڑے رہنے کو ذلیل و حقیر سمجھتے تھے لیکن رسول اللہ کا بڑے دشمن سے مقابلہ تھا۔ اور معلوم نہ تھا کہ نتیجہ کیا ہو۔ اہل و عیال پر کسی شخص کا نگران رہنا ضرور تھا اس لئے آپ نے اون کی تسلی و دلدہی کے لئے یہ بھی فرمایا۔ کہ) کیا تم اس سے راضی نہین ہو۔ کہ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ کے لئے ہارون تھے۔ مگر میرے بعد نبی نہوگا۔ یہ سُنکر حضرت علی لوٹ گئے اور رسول اللہ آگے روانہ ہو گئے۔ (اس حدیث سے شیعہ لوگ یہ دلیل لاتے ہین کہ رسول اللہ کے بعد قوم کی خلافت پر حضرت علی کا حق تھا۔ اور جو صحابہ نے اون سے یہ حق لے لیا۔ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کو خلیفہ بنایا سو جتنے صحابہ اس راے مین شریک تھے وہ سب کافر تھے۔ جس سے تمام صحابہ کا کافر

ٹھیرتے ہین - اور بعض رافضی یہان تک بہی بڑہ گئے ہین - کہ حضرت علی نے بہی جو اپناحق لینے مین سستی کی اور ابوبکر عمراور عثمان سے خلافت چہیننے کے لیئے نہ لڑے یہ اون کا قصور تہا اور وہ بہی کافر تہے - نعوذ باللہ ایسے اعتقاد سے کہ جس سے تمام صحابہ ادنی و اعلی ایک دم کافر ٹھیر جاتے ہین - تو بہلا اسلام پہر کہان رہا - رسول اللہ نے حضرت علی ہی کو خلیفہ نہین کیا تہا - بلکہ اور صحابہ کو بہی بار بار خلیفہ کیا کرتے تہے - اوس سے رسول اللہ کی بعد کی خلافت سے کیا تعلق ہے - اور اس وقت تو علی کو قوم پر خلیفہ ہی نہین کیا تہا - قوم تو رسول اللہ کے ساتہہ تہی - اون کو صرف اہل پر خلیفہ کیا تہا - حالانکہ جو بڑی خلافت مدینہ کی اور امامت کی تہی وہ سباع کو دی تہی اگر اس خلافت سے کچہہ حق پیدا ہوتا تو سباع کا حق بڑا تہا نہ حضرت علی کا ؟

۱۴۵ ابو خیثمہ کا رسول اللہ کے پاس تبوک مین آنا -

ابو خیثمہ جس کا ذکر ابہی اوپر آچکا ہے کئی روز مدینہ مین رہا - ایک روز وہ اپنے گہر سے باہر آیا - اوسکی دو بیبیان تہین - اون مین سے ہر ایک نے اپنے خیش مین چہڑکاؤ کیا تہا - اور ابو خیثمہ کے واسطے ٹہنڈا پانی رکہا تہا - اور کہانا بہی اوسکے لئے تیار کیا تہا - جب اوس نے اپنے گہر مین ایسی آسایش دیکہی تو کہا - کہ رسول اللہ تو گرمی اور آندہیون مین ہون - اور ابو خیثمہ ایسے ٹہنڈے سایہ مین رہے اور ٹہنڈے پانی پیئے - یہ تو انصاف کی بات نہین ہے - واللہ مجہے یہ عریش اوسوقت تک حلال نہین کہ مین رسول اللہ کے پاس نہ جاؤن - پہر سفر کا توشہ مہیا کیا - اور اپنے پانی لیجانے کے اونٹ پر سوار ہو رسول اللہ کے پیچہے روانہ ہوا - اور جاکر تبوک مین خدمت سے فیض یاب ہوا - لوگون نے اوسے دیکہا تو عرض کیا یا رسول اللہ کوئی سوار آرہا ہے - آپ نے فرمایا یہ ابو خیثمہ

ہو گا۔ پھر اسنے تینے مین دیکھ کر بولے۔ کہ ہان ہان ابو خیثمہ ہی تو ہے۔ پہر وہ رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا اور اپنا سب حال بیان کیا۔ رسول اللہ نے اوس کے لیئے دعاے خیر دی۔

۴۷ الحجر مین رسول اللہ کا ثمود کے چشمہ سے پانی پینے کی ممانعت کرنا اور آپ کی دعا سے پانی برسنا۔

رسول اللہ صلعم جب تبوک کو چلے۔ تو راستہ مین حجر کا علاقہ آیا۔ جہان قوم ثمود رہا کرتی تھی۔ وہان رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اس پانی کو کوئی نہ پیئے۔ اور نہ اوس سے وضو کرے۔ اور جو کسی کے پاس (اس پانی سے) گندہا ہوا آٹا ہو اوسے پہینک دو اور اپنے اونٹون کو کھلا دو۔ اور خود اوس کو نہ کھاؤ۔ اور تم مین سے کوئی شخص رات کو اکیلا نہ نکلے۔ سب آدمیون نے رسول اللہ کے حکم کی تعمیل کی۔ کوئی اکیلا باہر نہ گیا۔ مگر دو شخص بنی ساعدہ کے اکیلے اکیلے باہر چلے گئے۔ ایک تو اپنی قضاے حاجت کے لیئے گیا تہا۔ اور دوسرا اپنا اونٹ ڈہونڈہنے کو نکلا تہا۔ پہلے کو تو خناق کی بیماری ہوگئی اور وہ دوسرا جو اونٹ ڈہونڈہنے نکلا تہا ہوا مین اڑ گیا۔ اور کوہستان طی کے پہاڑون مین چلا گیا۔ جب رسول اللہ کو اس کی اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کیا مین نے تمہین اکیلا نکلنے کے لیئے منع نہین کیا تہا۔ پہر جس کو خناق کی بیماری ہوگئی تہی۔ اوس کے واسطے آپ نے دعا مانگی۔ اور وہ اچھا ہوگیا۔ دوسرا جسے ہوا اڑا لے گئی تہی اوسے طی نے جب رسول اللہ مدینہ لوٹ کر آئے تہے بطور تحفہ کے آپ کے پاس بہیجا تہا۔

یہان حجر مین لوگون کے پاس پانی نہ رہا۔ اِس لیئے اونہون نے رسول اللہ سے پانی نہونے کی شکایت کی۔ آپ نے اللہ تعالی سے دعا مانگی۔ اور اللہ نے ایک ابر بہیجا۔

جس سے مینہ برسا اور لوگ خوب سیراب ہو گئے۔ اس وقت ایک منافق بھی رسول اللہ کے ہمراہ تھا۔ جب مینہ آیا تو کسی مسلمان نے اوس سے کہا کہ اس کے بعد کیا ہو گا۔ یعنی اس ابر سے مینہ برسے گا یا نہین بولا کہ یہ ابر کا ٹکڑا ہے اسی طرح گزر جانے لگا۔

۷۴ | رسول اللہ کی اونٹنی کا گمنا اور آپ کا بے دیکھے بتا دینا اور ابن حزم اور ابن اللصیت

رسول اللہ کی اونٹنی کہین راستہ مین کھو گئی تی۔ آپ نے اپنے اصحاب سے جن مین عمارہ بن حزم بھی تھا اور وہ بیعت عقبہ اور جنگ بدر مین شریک تھا فرمایا۔ کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ محمد تم سے تو آسمان کی خبرین بیان کیا کرتا ہے اور اتنا نہین جانتا کہ اوسکی اونٹنی کہان ہے۔ مین تو اس کے سوا جو اللہ تعالیٰ مجھے بتا دے اور کچھ بھی نہین جانتا ہون۔ وہ اونٹنی وادی کی فلان گھاٹی مین ایک درخت سے اولجھی ہوئی ہے اوسکی نکیل پیڑ مین اولجھ گئی ہے۔ یہ لوگ سنتے ہی وہان دوڑے اور اوسے درخت سے جا کر نکال لائے۔ اسکے بعد عمارہ اپنے لوگون مین آیا۔ اور از راہ تعجب رسول اللہ نے جو اپنے ناقہ کا حال بیان کر دیا تھا اوس کا ذکر کرنے لگا۔ زید بن اللصیت قینقاعی منافق تھا اور عمارہ کے ہی لوگون مین رہتا تھا اوسی نے یہ بات کہی تھی کسی نے عمارہ سے کہدیا کہ زید نے اس اس طرح سے کہا تھا عمارہ سنتے ہی اوٹھا اور زید کی گردن پر لاتین ماریان اور کہنے لگا کہ یہ آفت عظیم میرے ہی ہمراہیون مین ہے اور مجھے خبر بھی نہین۔ نکل یہان سے عدو اللہ بعض لوگ کہتے ہین کہ زید نے اپنی اس بات سے توبہ کر لی تھی۔ اور بڑا اچھا مسلمان ہو گیا تھا۔ اور بعض کہتے ہین کہ نہین اوسنے توبہ نہین کی۔ ہمیشہ اوسے لوگ متہم کرتے رہے۔ اور وہ اسی حالت مین مر گیا۔

۴۸ ابوذر کا لشکر سے پیچھے رہ جانا اور رسول اللہ کی پیشین گوئی اور عقل کے نزدیک اوسکی کوئی وجہ نہونا۔

ابوذر کا راستہ مین اونٹ تہک گیا جس سے ابوذر کو لشکر کے ساتہہ چلنا دشوار ہوگیا۔ اور وہ پیچھے رہ گیا لوگون نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ابوذر پیچھے رہ گیا۔ آپ نے فرمایا رہ جانے دو۔ اگر اوس مین کچہہ خیر ہوگی تو اللہ تعالیٰ اوسے تمہارے پاس پہر بہیجدے گا۔ آپ کا یہ قاعدہ تہا کہ جب کوئی پیچھے رہ جاتا تو یہی فرمایا کرتے تہے۔

ابوذر اپنے اونٹ کے پاس ٹہیر گیا۔ اور جب اوسے دیر ہوگئی۔ تو اوس نے اپنا اسباب اونٹ پر سے لیا اور اپنی پیٹہہ پر لادکر رسول اللہ کے پیچھے پیچھے پیدل ہی چلدیا۔ لوگون نے دور سے دیکہا تو کہا یا رسول اللہ کوئی شخص اکیلا چلا آرہا ہے آپ نے فرمایا ابوذر ہوگا۔ جب لوگون نے غور سے دیکہا۔ تو بول اُٹھے۔ کہ ہان ہان ابوذر ہی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ابوذر پر خدا رحمت کرے۔ وہ اکیلا ہی جاے گا۔ اور اکیلا ہی مرے گا۔ اور اکیلا ہی اُٹہایا جاے گا۔ اور اوس کے جنازہ پر کچہہ مسلمان لوگ آئین گے۔

پہر جب حضرت عثمان نے ابوذر کو اون کی گستاخیون کے سبب سے ربذہ کو نکال دیا۔ تو وہان جاکر کچہہ عرصہ رہنے کے بعد وہ مر گئے۔ وہان اون کے ساتہہ اون کی عورت اور ایک غلام تہا۔ اونہون نے اپنے مرتے وقت اِن دونون کو وصیت کی۔ کہ اونہین غسل دیکر کفن دین۔ پہر جنازہ راستہ پر رکہدین۔ اور جو سب سے اول سوار آئین اون سے دفن مین استعانت لین چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا۔ کہ اسی مین عبداللہ بن مسعود عراق کے کچہہ آدمیون کے ساتہہ آئے۔ اون کی بی بی نے اون سے

کہا کہ ابوذر مر گئے ہین - اِس سے ابن مسعود رو پڑے - اور کہا رسول اللہ نے سچ فرمایا تہا - کہ تو اکیلا ہی رہے گا اور اکیلا ہی مرے گا - اور اکیلا ہی اُٹہایا جاے گا - اور پہر اونہین دفن کر دیا (لیکن ابوذر نہ تو اکیلا ہی رہے نہ اکیلے مرے - کیونکہ اونکی بی بی اور غلام اون کے ساتہ ستہے - یہ حدیث اور کتنی ہی اس قسم کی حدیثین اون لوگون نے گڑہ لی ہین جنہین بعض صحابہ کبار کی شان مین کچہہ خلاف مطلوب تہا - کوئی وجہہ نہین معلوم ہوتی کہ رسول اللہ کا ابوذر کی نسبت اس پیشین گوئی دینے کیہ مقصد ہو ابوذر نے دین اسلام کے لئے کوئی ایسی بڑی خدمت نہین کی ہے کہ جس سے اون کے افعال کی نسبت رسول اللہ کو پیشین گوئی کی ضرورت ہوتی - اس سے صرف اتنا ہی منظور ہے کہ کسی طرح حضرت عثمان کے وہی حکم کی تذلیل کیجاے جو اونہون نے ابوذر کی نسبت دیا تہا -)

۴۹ ایلہ اذرح جربا اور مقنا والون کا جزیہ دینے پر اطاعت قبول کرنا -

پہر رسول اللہ صلعم تبوک مین ہوپنچے - وہان یوحنا بن رویہ والی ایلہ آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور جزیہ دینا منظور کیا - اور اس کا ایک نوشتہ بہی لکہدیا - اون کے جزیہ کی تعداد تین سو دینار تک پہونچی تہی - پہر اس کے بعد خلفاے بنی امیہ نے (زمانہ کے مصالح اور آمدنی کی ترقی کو دیکہہ کر) اون پر کچہہ اور زیادہ کر دیا - لیکن جب عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ آیا تو اوس نے اون سے وہ ہی تین سو دینار لئے -

اسی طرح اذرح کے لوگون نے بہی سو دینار جزیہ دینا قبول کیا - اور یہ ٹھیرایا - کہ ہر سال رجب کے مہینے مین دیا کرین گے - اور اسی کے ساتہ اہل جربہ نے جزیہ دینے پر صلح کی - اور مقنا والون نے بہی یہ ٹھیرایا کہ اپنے ملک کی ایک چہارم پیداوار

دیا کرین گے۔

۵۰ خالد کا اکیدر والی دومۃ الجندل کو پکڑ کر لانا۔

اِسی زمانہ مین رسول اللہ صلعم نے خالد بن الولید کو اکیدر بن عبد الملک صاحب دومۃ الجندل کی طرف بہیجا۔ جو کندہ کے نصرانیون مین سے تہا۔ اور خالد سے کہا کہ اوسے نیل گاے کا شکار کرتے ہوئے تم پاؤ گے (غالباً یہ بات مشہور ہو گی کہ وہ نیل گاے کا شکار بہت کہیلا کرتا ہے) خالد بن الولید فوراً روانہ ہوئے۔ اور اس قدر قریب اوس کے قلعہ کے جا پہونچے۔ کہ وہان سے آدمی آنکہہ سے دیکہہ سکے۔ اکیدر اس وقت اپنے مکان کی چہت پر تہا۔ اور شب کا وقت تہا کہ ایک نیل گاے اوسکے دروازہ پر آئی۔ اور کواڑون سے سینگ رگڑنے لگی۔ اکیدر کی عورت نے اوس سے کہا کہ یہ تماشا بہی کبہی تو نے دیکہا ہے۔ نیل گاے دروازہ سے سینگ رگڑ رہی ہے۔ اکیدر نے کہا واللہ کبہی نہین۔ پہر وہ قلعہ سے اُترا اور گہوڑے پر سوار ہوا۔ اور کچہہ اپنے اہل بیت کو ساتہہ لیا اور پہر نیل گاے کو پکڑنے کو چلا۔ کہ اسی مین اوسے رسول اللہ کی فوج ملگئی اور اونہون نے اوسے ہی شکار بنا کر پکڑ لیا۔ اور اوسکے بہائی حسان کو مار ڈالا۔ اور خالد نے اکیدر سے دیبا کی ایک قبا لی۔ جس پر سونے کا کام کیا ہوا تہا۔ اور اوسے رسول اللہ کی خدمت مین بہیجا یہان ایسی چیز عربون نے کبہی دیکہی بہی نہ تہی۔ اوسے مسلمان دیکہتے اور ہاتہہ لگا لگا کر نہایت تعجب کرتے تہے۔ کہ دنیا مین ایسی خوبصورت چیزین بہی بنا کرتی ہین۔ رسول اللہ نے فرمایا تم اس سے تعجب کرتے ہو۔ سعد بن عبادہ کی مندیل جنت مین اس سے کہین بہتر ہین۔

پہر جب خالد اکیدر کو لیکر رسول اللہ صلعم کی خدمت مین حاضر ہوے۔ تو آپ نے

اوس کی جان بخشی فرمائی۔ اور اوس سے جزیہ ٹھیراکر اوسے چھوڑ دیا۔

۱۵۱ رسول اللہ کی مراجعت مدینہ کو رسول اللہ صلعم تبوک مین کوئی اونیس روز رہے اور اوس سے آگے نہ بڑہے۔ لیکن رومی اور عرب متنصرہ بھی آپ کی طرف نہ آئے۔ اِس لئے رسول اللہ مدینہ کو واپس چلے آئے۔

۱۵۲ رسول اللہ کی دعا سے چشمہ وادی المشقق سے پانی نکلنا۔ راستہ مین واپسی کے وقت مسلمانون کو ایک چشمہ ملا جس کی سوت سے اسقدر پانی نکلتا تہا۔ کہ ایک یا دو سوار اوس سے پانی پی سکین۔ اس وادی کو جس مین چشمہ تہا وادی المشقق کہتے تہے۔ رسول اللہ صلعم نے حکم دیا۔ کہ جو کوئی ہم سے آگے اس چشمہ پر پہونچے اوسے چاہیئے کہ اوسوقت تک پانی نہ پیئے۔ کہ ہم وہان نہ آجائین۔ لیکن کچہ منافق آگے جا پہونچے۔ اور اوس سے پانی پی لیا۔ جب رسول اللہ صلعم وہان آئے تو لوگون نے آپ سے عرض کیا۔ آپ نے اون پر لعنت کی اور اونہین بددعا دی۔ پہر آپ اوپر اُترے۔ اور اپنا ہاتہ اوس سوت کے نیچے رکہا۔ اوس سے اسوقت تہوڑا تہوڑا پانی نکل رہا تہا۔ آپ نے دعا کی کہ اوس سوت کے حوض مین خدا برکت دے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اوس مین سے نہایت زور سے پانی پہوٹ پڑا۔ اور تمام لوگون نے اوس سے پانی سیراب ہوکر پی لیا۔

۱۵۳ مسجد الضرار کا قبا مین بننا اور رسول اللہ کا اوسے تڑوا دینا۔ پہر رسول اللہ صلعم وہان سے مدینہ کو چلے۔ اور رفتہ رفتہ جب مدینہ کے قریب آگئے تو آپ کو مسجد الضرار کے بننے کی خبر ملی۔ آپ نے مالک بن الدخشم کو بہیجا۔ اور اوس نے جاکر اوسے جلاکر گرا دیا۔ (یہ ہم اوپر لکھہ آئے ہین کہ جب رسول اللہ مکہ سے ہجرت

کرکے مدینہ تشریف لائے تھے تو پہلے قبا مین آکر اُترے تھے - اور وہان نماز پڑہی تہی - اوس محلہ کے لوگون نے ایک مسجد بنالی تہی - اور وہان رسول اللہ صلعم بہی ہفتہ عشرہ مین کبہی کبہی نماز کو جایا کرتے تھے - وہان بعض منافقین نے ایک اور مسجد بنانے کی تجویز کی - اور رسول اللہ سے عرض کیا - کہ پہلے آپ چلکر وہان نماز پڑہیے - آپ نے فرمایا کہ جب تبوک سے لوٹین گے تو وہان آتے وقت نماز پڑہین گے - لیکن اب معلوم ہوا - کہ وہ مسجد منافقین نے مسلمانون مین پہوٹ ڈالنے کے لئے بنائی ہے - اس لئے رسول اللہ نے اوسے گرا دیا) اس باب مین اللہ تعالی کے بیان سے یہ آیت نازل ہوئی ہے - وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ ۖ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ۝ أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (اور ایک قسم کے منافق وہ بہی ہین جنہون نے اس غرض سے ایک مسجد بنا کہڑی کی کہ مسلمانون کو نقصان پہونچائین - اور خدا اور رسول کے ساتھہ کفر کرین - اور مسلمانون مین پہوٹ ڈالین اور اون لوگون کو پناہ دین - جو اللہ اور اوس کے رسول کے ساتھہ پہلے لڑ چکے ہین - اور پوچہا جاسے گا تو قسمین کہانے لگین گے - کہ ہم نے تو نیکی کے سوا اور کسی قسم کا ارادہ نہین کیا ہے

اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہین سو اسے پیغمبر تم اوس مسجد مین کبھی جا کر کھڑے ہونا
ہان وہ مسجد جس کی بنیاد شروع دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے اوس کا البتہ حق ہے ۔ کہ تم
اوس مین کھڑے ہوکر امامت کیا کرو ۔ کیونکہ اوس مین ایسے لوگ ہین جو خوب پاک صاف
رہنے کو پسند کرتے ہین ۔ اور اللہ خوب پاک صاف رہنے والون کو پسند کرتا ہے ۔
بہلا جو شخص خدا کے خوف اور اوسکی خوشنودی پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھے وہ بہتر ہے یا وہ
جو پہیس پسے کہو کہلے گگار کے کنارہ پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھے ۔ پہر وہ عمارت دہڑام سے
اوسے لیکر جہنم کی آگ مین جا گرے ۔ اور اللہ ظالم لوگون کو ہدایت نہین دیا کرتا ۔ یہ عمارت جو
ان لوگون نے بنائی ہے اس کی وجہ سے ان لوگون کے دلون مین ہمیشہ دہکڑ پکڑ رہے گی
یہان تک کہ آخر کار اوس عمارت کے گرا دئے جانے سے اونکے دلون کے ٹکڑے
ٹکڑے ہو جاینگے ۔ اور اللہ سب کے دلون کا حال جاننے والا اور صاحب تدبیر
وحکمت ہے) اسے جن لوگون نے بنایا تہا وہ بارہ آدمی تہے ۔ اور زمین اسکی
خذام بن خالد بنی عمرو بن عوف کے مکان سے لگی تہی ۔

۱۵۴ منافق اور غیر منافق متخلفین کی خطاؤن کا معاف ہونا ۔

پہر رسول اللہ صلعم مدینہ پہونچ گئے ۔ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ کچھہ منافقین رسول اللہ کے ساتھہ
نہ گئے تہے ۔ جب رسول اللہ آئے تو اونہون نے اپنے عذر کئے ۔ اور حلف
اُٹہائے کہ ہم فلان فلان سبب سے نہین گئے تہے ۔ رسول اللہ نے اونہین معاف
کر دیا ۔ حالانکہ پہلے اللہ تعالی نے اور اوس کے رسول نے اون کا عذر قبول نہین کیا تہا
اور جو تین آدمی کعب بن مالک ہلال بن امیہ اور مرارۃ بن الربیع بہی رسول اللہ کے
ساتھہ نہ گئے تہے ۔ اور اون کے دلون مین دین کی طرف سے کچھہ شک اور نفاق کی

طرف سے نفاق نہ تہا اون کی نسبت رسول اللہ نے حکم دیا - کہ اون سے کوئی کلام نہ کرے - اِس سے لوگون نے اون سے بات چیت کرنا چہوڑ دی - پچاس دن تک وہ اِس طرح معتوب رہے پہر جب خدا تعالیٰ نے اون کی توبہ منظور کرلی تو یہ آیت نازل ہوئی - لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منہم ط ثم تاب علیہم انہ بہم رؤف رحیم ط وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیہم الارض بما رحبت وضاقت علیہم انفسہم وظنوا ان لا ملجا من اللہ الا الیہ ط ثم تاب علیہم لیتوبوا ط ان اللہ ہو التواب الرحیم یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ط (اللہ نے نبی پر بڑا ہی فضل کیا اور نیز مہاجرین اور انصار پر جنہون نے تنگ دستی اور عسرت کے وقت پیغمبر کا ساتہہ دیا - اور ساتہہ بہی دیا تو ایسے نازک وقت مین جب کہ اون سے بعض کے دل ڈگمگا رہے تہے - پہر اوسی نے اون پر بہی اپنا فضل کیا - کہ اون کو سنبہال لیا - اِس مین شک نہین کہ خدا ان سب پر نہایت درجہ مہربان اور رحمت کرنے والا ہے - اور علیٰ ہذا القیاس اون تین شخصون پر بہی جو بانتظار امر خدا ملتوی رکہے گئے تہے یہان تک کہ جب زمین باوجود فراخی اون پر تنگی کرنے لگی - تو وہ اپنی جان سے بہی تنگ آ گئے - اور سمجہ لیا - کہ خدا کی گرفت سے اوس کے سوا اور کہین پناہ نہین - پہر خدا نے اون کی توبہ قبول کرلی - تاکہ قبول توبہ کے شکریہ مین آیندہ کے لئے بہی توبہ کئے رہین - بیشک اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے - مسلمانون خدا کے غضب سے ڈرو - اور سچ بولنے والون کے زمرہ مین رہو) اور رسول اللہ صلعم جب مدینہ آ گئے ہین تو اوس وقت رمضان کا مہینا تہا -

عروۃ بن مسعود الثقفی کا رسول اللہ پاس آنا

۱۵۵ عروہ کا اسلام اور اپنی قوم مین جا کر دعوت اسلام کرنا اور مارا جانا۔

اسی سال عروۃ بن مسعود الثقفی مسلمان ہو کر رسول اللہ پاس آیا۔ مگر بعض نے کہا ہے کہ وہ اوس وقت رسول اللہ صلعم پاس راستہ مین آیا تھا جب کہ آپ طائف سے مراجعت فرما کر آ رہے تھے اوس نے آکر درخواست کی کہ یا رسول اللہ مجھے آپ اجازت دیجیے کہ مین اپنی قوم کے پاس چلا جاؤن۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ تجھے مار ڈالین گے عروہ نے کہا کہ وہ مجھے اسقدر محبت کرتے ہین کہ میری بات سے وہ کبھی انکار نکرینگے اوسے امید تھی کہ وہ بھی اسلام لانے مین اوس کی موافقت کرین گے۔ اور اوسکی منزلت کا خیال رکھین گے۔

لیکن جب وہ لوٹ کر طائف کو گیا۔ تو اپنے بالاخانہ پر چڑھا۔ اور وہان سے لوگون کے سامنے ہو کر اپنے اسلام کا اظہار کیا۔ اور اونہین بھی اپنی طرف بُلایا۔ مگر اونہون نے اوسکے تیر مارے جس سے ایک تیر اوسکے جا لگا اور وہ مارا گیا۔ اوسکے مرنے کے وقت کسی نے اوس سے پوچھا کہ تیرا قتل کیسا ہے۔ کہا یہ اللہ تعالیٰ کی کرامت ہے کہ اوس نے مجھے شہادت عطا فرمائی۔ اور میرا وہی درجہ ہے جو اون شہدا کا درجہ ہے جو رسول اللہ کے ساتھ شہید ہوئے تھے۔ پھر جب وہ مر گیا تو اوسے اونہون نے شہدا کے ساتھ دفن کر دیا جو رسول اللہ کے ساتھ شہید ہوئے تھے۔ اور رسول اللہ صلعم نے اوس کی نسبت فرمایا کہ اوس کی مثل اپنی قوم مین وہی ہے جو صاحب یٰس کی اپنی قوم مین تھی۔

وفد ثقیف کا رسول اللہ پاس آنا

۵۶ ثقیف کا وفد رسول اللہ کے پاس آنا اور لات کے نہ توڑنے اور نماز کے معاف کرنے کی درخواست کرنا اور اون کا اسلام

اِسی سال رمضان کے مہینے مین رسول اللہ پاس ثقیف کا وفد آیا اوس کا سبب یہ ہوا تہا۔ کہ اونہون نے دیکہا چارون طرف سے عرب اونکے قتال کے لئے اُٹہہ کہڑے ہوے اور روز اون کو لوٹتے مارتے ہین۔ چنانچہ اون مین سے جس نے سب سے بڑی مضرت اونہین پہونچائی تہی وہ مالک بن عوف النضری تہا۔ جب کوئی مال اون کا بستی سے نکلتا تو اوسے لوٹ لیتا اور جب کوئی انسان باہر آتا تو اوسے پکڑ لیتا تہا۔ اِس واسطے وہ لاچار ہو گئے۔ اور سب نے مجتمع ہوکر عبدیالیل بن عمرو بن عمیر اور حکم بن عمرو بن وہب اور شرجیل بن عیلان کو روانہ کیا جو احلاف مین سے تہے اور بنی مالک مین سے عثمان بن ابی العاص اور اوس بن عوف اور نمیر بن خرشہ بہی روانہ ہوے۔ اور طائف سے نکل کر رسول اللہ پاس مدینہ مین پہونچے۔ آپ نے اونہین مسجد کے قبہ مین ٹہیرایا۔ اور رسول اللہ صلعم سے پیغام سلام شروع ہوئے رسول اللہ کے اور اِس وفد کے درمیان خالد بن سعید بن العاص جاتا آتا تہا۔ اور رسول اللہ صلعم اون کے کہانے کا سامان اون کے پاس خالد کے ہاتہہ بہیجتے تہے۔ لیکن یہ لوگ شبہہ کے سبب کہانا اوس وقت نہ کہاتے تہے کہ جب تک خالد اوس کہانے مین سے نہ کہا لیتا تہا۔ پہر جب وہ مسلمان ہو گئے تو بے کہٹکے کہانے لگے۔

اونہون نے رسول اللہ صلعم سے درخواست کی تہی۔ کہ آپ طاغیہ کو یعنی لات بت کو تین برس تک نہ توڑین۔ مگر رسول اللہ نے اِس سے انکار کیا۔ اِس سے اون کا

مقصد یہ تھا - کہ وہ اپنی قوم کے سفہا اور عورتون سے سلامت رہین - اور اون سے اپنی جان بچائین - اگرچہ اونہون نے بہت کوشش کی اور ایک مہینا ٹھیرے رہے - لیکن رسول اللہ نے ہرگز اسے منظور نہ کیا -

یہ بہی اونہون نے درخواست کی تہی کہ اون سے نماز معاف کردی جائے - آپ نے فرمایا وہ قوم کسی کام کی نہین جس مین نماز پڑہنے کا دستور نہین - آخر اونہون نے اِن سب باتون کو مان لیا - اور مسلمان ہو گئے - اور رسول اللہ صلعم نے اون پر عثمان بن ابی العاص کو امیر مقرر کیا - جو اگرچہ اون مین چہوٹا تہا مگر اسلام کی طرف اوسکو بڑی رغبت تہی - اور دین کی باتون مین بڑا فقیہ ہو گیا تہا -

۵۷ مغیرہ اور ابو سفیان بن حرب کا لات کو جاکر توڑنا اور مشرک باپ کے ساتہ صلہ رحم کا حکم دینا -

پہر وہ اپنی بلاد کو لوٹ گئے اور رسول اللہ صلعم نے اون کے ساتہ مغیرہ بن شعبہ اور ابو سفیان بن حرب کو بہیجا - کہ طاغیہ کو جاکر گرا دین اِن مین سے مغیرہ آگے گیا - اور جاکر اوسے گرا دیا - اِس بت کے گراتے وقت مغیرہ کی قوم کے لوگ جو بنی مُعتّب سے تہے اوسکی حفاظت کے لئے موجود تہے - کہ کہین کوئی اوسکے تیر نہ مار دے - اور اوس وقت عورتین ننگے سر باہر نکل آئین اور اوس پر روتی تہین - مغیرہ نے جو زیور اور مال اوس بت کے پاس تہا اوسے لے لیا -

جب عروہ اور اسود مارے گئے تو ابو ملیح بن عروۃ بن مسعود اور قارب بن الاسود بن مسعود دونون رسول اللہ پاس آئے رسول اللہ صلعم نے اون سے کہا - کہ عروہ اور اسود کا دَین ادا کرین - اِس لئے اونہون نے دَین ادا کر دیا - اسود اِن مین سے کافر ہی مرا تہا - اِس لئے اوسکے بیٹے نے رسول اللہ سے پوچہا کہ کیا مین اپنے باپ کا دَین ادا کرون وہ تو کافر

مرا ہے آپ نے فرمایا کہ مسلمان پر اپنی قرابت کا پاس ضرور ہے - یعنی تو تو مسلمان ہو گیا ہے - اِس لئے تجھے باپ کے ساتھ صلہ رحم کرنا چاہیئے گو وہ مشرک ہی کیون نہ مرا ہو -

غزوہ طی اور عدی بن حاتم کا اسلام

۱۵۸ حضرت علی کا سریہ بنی طی پر - اِسی سنہ ۹ ہجری کے ماہ ربیع الاخر مین نبی صلعم نے علیؑ بن ابی طالب کو طی کی طرف بھیجا - اور اونہین حکم دیا کہ وہان جا کر اون کے صنم فلس کو گرا دین - حضرت علی اون کی طرف گئے - اور اون پر تاخت کر کے اونہین لوٹ لیا - اور اون کی عورتون بچون کو پکڑ کر بت کو توڑ ڈالا -

اِس بت کے اوپر دو تلوارین لٹکتی تہین - ایک کا نام مخذم اور دوسری کا رسوب تہا - یہ بہی علیؑ نے لے لین - اور اونہین رسول اللہ صلعم پاس لے آئے - یہ تلوارین حارث بن ابی شمر نے ہدیہ کے طور پر بت کو بہیجی تہین - اور وہ اوس پر لٹکا دی گئی تہین -

اور اسی وقت حاتم کی بیٹی بہی پکڑی گئی - اور مدینہ کو رسول اللہ پاس قیدیون مین آئی رسول اللہ نے اوسے چہوڑ دیا -

۱۵۹ عدی بن حاتم کا اسلام اور رسول اللہ کی پیشین گوئی فتوحات اسلامیہ کی نسبت عدی بن حاتم کے اسلام لانے کا سبب اس طرح ہوا تہا - عدی بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ کے پاس سوار آئے - اور میری بہن اور آدمیون کو پکڑ کر لے گئے اور رسول اللہ کے پاس اونہین حاضر کیا - میری بہن نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ تو مر گیا - اور وافد روپوشس ہو کر بہاگ گیا کہ وہ آپ پاس آتا اور مجھے چہڑا کر لے جاتا - آپ مجھ پر مہربانی کرین اللہ نے آپ پر مہربانی کی ہے - رسول اللہ نے پوچہا تیرا وافد کون ہے - عرض کیا عدی

بن حاتم - فرمایا وہ شخص جو اللہ اور اوسکے رسول سے بہاگا ہے - پہر آپ نے اوس پر
احسان کیا (یعنی چہوڑ دیا) اسوقت ایک شخص اُسکے پاس کہڑا تہا (وہ حضرت علی
ابن ابی طالب تہے) اونہون نے حاتم کی بیٹی سے کہا کہ رسول اللہ سے سواری بہی
مانگ - اوس نے رسول اللہ سے سواری کے لئے عرض کیا - آپ نے اوس کے
واسطے بہی حکم دیدیا اور اوسے کپڑے پہنائے - اور کچہہ نفقہ بہی عطا کیا گیا -

عدی کہتا ہے کہ مین طی کا بادشاہ تہا - اون سے مرباع (یعنی چوتہہ) لیتا تہا -
اور مذہب میرا نصرانی تہا - جب رسول اللہ کی فوج آئی - تو مین اسلام والون سے شام
کی طرف بہاگ گیا - اور دل مین یہ کہا کہ مین اپنے دین والون کے پاس رہون گا - اہی
مین میری بہن میرے پاس شام کے ملک مین آئی - اور جو اوسے مین چہوڑ کر چلا گیا تہا
اس پر مجہسے ملامت کرنے لگی کہ تو گہر والون کو چہوڑ کر کیسے بہاگ گیا - پہر کہا کہ میرے
نزدیک تو محمدؐ کے پاس بہت جلد چلا جا - اگر وہ نبی ہوگا تو جو جلدی اوس کے پاس جائیگا
اوس کو اوسی قدر فضیلت ملے گی - اگر وہ بادشاہ ہوگا تو بہی تجہے عزت حاصل ہوگی - اور
تو جو کچہہ ہے وہ تو تو ہے ہی - یعنی تیرا جو مذہب ہوگا وہی مذہب رہے گا - اوسمین
کچہہ فرق نہین آسکتا - عدی کہتا ہے اس واسطے مین رسول اللہ کے پاس آیا - اور
آپ کو سلام کیا - اور اپنا حال بتلایا - آپ اوسوقت مکان کو تشریف لیے جاتے تہے
مین بہی آپ کے ساتہہ ساتہہ چلا - راستہ مین آپ کو ایک بوڑہیا ملی - اوس نے رسول اللہ
کو کہڑا کر لیا - آپ اوس سے بہت دیر تک باتین کرتے رہے - اور اوس کی ضرورت
کی نسبت گفتگو ہوتی رہی - مین نے کہا یہ شخص تو بادشاہ نہین ہے پہر مین آپ کے
گہر مین گیا - آپ نے میرے لئے ایک مسند بچہادی اور خود زمین پر بیٹہہ گئے - مین نے

کہا یہ تو کسی طرح بادشاہ نہین ہوسکتا - پہر رسول اللہ نے مجہہ سے کہا - کہ عدی تو مرباع
لیا کرتا ہے وہ تیرے مذہب مین جائز نہین ہے - اور اسی لئے تجہے اسلام قبول
کرنا بہی ناگوار ہوگا - کیونکہ ہم لوگ غریب ہین اور ہمارے دشمن بہت ہین - ہان البتہ
اللہ تعالیٰ آیندہ اون کو اتنا مال دے گا - کہ اوسکا کوئی لینے والا بہی نہ ملے گا - اور تو سنے
گا کہ ایک عورت قادسیہ سے اپنے اونٹ پر اکیلی سوار ہوگی اور جا کر بیت اللہ کی زیارت
کرے گی - اوس کو بجز اللہ کے اور کسی کا اندیشہ نہوگا اور تو سنے گا کہ بابل کے قصور
ابیض فتح ہوجاوین گے -

عدی کہتا ہے کہ مین پہر مسلمان ہوگیا - اور مین نے دیکہہ لیا کہ قصور ابیض تو فتح ہوگئے
اور عورتین بہی اکیلی بیت اللہ کو زیارت کے واسطے جاتی ہین - اور اونہین راستہ مین
بجز اللہ کے اور کسی کا خوف نہین ہوتا ہے - اسیطرح مجہے یقین ہے کہ وہ تیسری
بات کہ مال ایسا بہہ پڑے گا جس کا کوئی لینے والا نہ ہوگا ضرور سچ نکلے گی -

رسول اللہ کے پاس وفود کا آنا

۱۶۰ عربون کا فوج فوج مسلمان ہونا حب رسول اللہ صلعم نے مکہ فتح کرلیا - اور ثقیف
بہی مسلمان ہوگئے - اور تبوک سے بہی آپ کو فراغت حاصل ہوگئی تو چارون طرف
سے آپ کے پاس عرب کے وفود یعنی ایلچی آنے لگے عرب لوگ اسوقت تک
اپنے اسلام لانے اور نہ لانے کے باب مین قریش کا انتظار کر رہے تہے اور چاہتے
تہے کہ اس معاملہ مین قریش جو کارروائی کرین وہ ہی ہم بہی کرین - کیونکہ قریش لوگون کے
امام اور حرم والے تہے - اور اسمعیل بن ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین تہے جسے سب

عرب والے مانتے اور کوئی اس سے انکار نہین کرتا تہا۔ اور یہی قریش تہے کہ جنہون نے رسول اللہ سے لڑائی کی تہی اور آپ کے خلاف مین کہڑے ہو گئے تہے۔ لیکن جب مکہ فتح ہو گیا اور قریش مسلمان ہو گئے۔ تو عربون نے جان لیا کہ وہ رسول اللہ صلعم سے کسی طرح نہین لڑ سکتے۔ اور آپ کی عداوت کی اون مین طاقت نہین ہے۔ اس لئے عرب دین اسلام مین فوج فوج داخل ہونے لگے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا (اے پیغمبر جب کہ خدا کی نصرت آپہونچی اور مکہ فتح ہو گیا۔ اور تم نے لوگون کو بچشم خود دیکہ لیا کہ دین خدا یعنی اسلام مین جوق جوق لوگ داخل ہو رہے ہین تو اپنے پروردگار کی حمد وثنا کے ساتہ اوسکی تسبیح وتقدیس مین مشغول ہو جاؤ۔ اور اوس سے گناہون کی معافی مانگو بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے)

۱۶۱ رسول اللہ کے پاس نبی اسد وبنی بلی وبنی زرابین کی سفارتون کا آنا۔

اسی واسطے عربون کے وفود اس سن مین رسول اللہ کے پاس آئے چنانچہ بنی اسد کا وفد رسول اللہ کے پاس آیا۔ اور کہنے لگے کہ اس سے پیشتر کہ آپ کسی آدمی کو ہمارے بلانے کے واسطے بہیجین ہم خود ہی آپ کے پاس چلے آئے۔ اسواسطے اللہ تعالے نے کے بیان سے یہ آیت نازل ہوئی یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (اے پیغمبر یہ لوگ تم پر اپنے اسلام لانے سے منت رکہتے ہین تم ان سے کہو کہ مجہہ پر اپنے اسلام لانے سے منت مت رکہو۔ بلکہ اللہ تم پر منت رکہتا ہے کہ اوس

اوس نے تم کو ایمان کا راستہ دکھایا - بشرطیکہ تم دعوی اسلام مین سچے ہوؤ) اسی سنہ مین زرابین کا وفد بہی آیا جس مین دس آدمی تہے -

۱۶۲ بنی تمیم کے وفد کا آنا اور رسول اللہ کو چلا کر پکارنا اور اون کے خطیب و شاعر کا رسول اللہ کے خطیب و شاعر سے مقابلہ -

اور نیز اسی سنہ مین رسول اللہ پاس حاجب بن زرارۃ بن عدس کے ساتہ بنی تمیم کا وفد بہی آیا - جس مین اقرع بن حابس زبرقان بن بدر عمرو بن الاہتم قیس بن عاصم ختات معتمر بن زید ایک عظیم وفد کے ساتہ تہے - اور اونکے ساتہ عیینۃ بن الحصن الفزاری بہی تہا -

جب یہ لوگ مسجد نبوی مین داخل ہوے تو رسول اللہ کو چلا کر پکارا - کہ یا محمد باہر آئیے - اس سے رسول اللہ صلعم کو تکلیف ہوئی - اور آپ اونکے واسطے باہر نکلکر آئے - وہ آپ کو دیکہکر بولے کہ ہم اس لئے آئے ہین کہ باہم مفاخرت کرین - آپ ہمارے خطیب اور ہمارے شاعرون کو بولنے کی اجازت دیجئیے - رسول اللہ نے اونہین بولنے کی اجازت دی اون مین سے ایک شخص عطارد نام اوٹہا - اور بولا اللہ کو سب طرح کی حمد ہے جس نے ہمارے اوپر فضل و کرم کیا - اور ہمین پادشاہی عطا فرمائی - اور مال و منال بہت کثرت سے عنایت کیا اوس سے ہم اچہے کام کرتے ہین - اور اوسی نے ہم کو اہل مشرق مین بڑا عزت والا اور بہت کثرت سے کیا ہے جو کوئی ہم سے مفاخرت کرے اوسے چاہیئے کہ وہ بہی جیسے ہم نے اپنے مکارم کو بیان کیا ہے بیان کرے -

رسول اللہ نے ثابت بن قیس کو حکم دیا - کہ اس شخص کا جواب دو - ثابت کہڑا ہوا اور کہا - اوس خدائے پاک کو حمد و ثنا ہے کہ جو زمین اور آسمانون کا مالک ہے - اور

اوس نے اونہین پیدا کیا ہے - اور اوسی کا حکم اون مین جاری ہے - اوس کے فضل کے بغیر کوئی کام کبھی نہین ہوا - اوسی کی قدرت ہے کہ اوس نے ہمین بادشاہ کیا - اور اپنی خلق مین سے ایک رسول منتخب کیا جو نسب مین اکرم الناس اور گفتگو مین سب سے اصدق اور حسب مین سب سے افضل ہے - اوس پر اللہ تعالی نے ایک کتاب نازل کی - اور اسپنے رسول کو خلق مین امین بنایا چنانچہ وہ تمام عالم کے لوگون مین برگزیدہ ہے - پہر اوس رسول نے خلق کو اسلام کی دعوت کی - اور اوس کی قوم کے اور ذوی رحم مہاجر اوس پر ایمان لائے - جو نسب مین اکرم اور چہرون کے احسن اور افعال مین خیر الناس ہین اون کے بعد جس قوم نے سب سے اول اللہ کی باتون کو قبول کیا اور رسول کی دعوت کو مانا وہ ہم ہین - اس لئے ہم اللہ تعالی کے انصار اور اسکے رسول کے وزیر ہین - ہم لوگون سے اوس وقت تک لڑین کے کہ وہ ایمان نہ لائین - جب کوئی شخص اللہ پر اور اوس کے رسول پر ایمان لائے گا اوس کا خون اور اوس کا مال ہمارے لئے ممنوع اور حرام ہے - اور جو شخص کفر کرے گا اوس پر ہم اللہ کے واسطے ہمیشہ جہاد کرین کے - اوس کا قتل کرنا ہمارے لئے آسان ہے - والسلام علیکم -

پہر اونہون نے کہا یا رسول اللہ ہمارے شاعر کو بھی اجازت دیجئے - رسول اللہ نے اجازت دی پہر زبرقان بن بدر (شاعر) کھڑا ہوا - اور کہا ؎

نحن الکرام فلا حی یعادلنا		منا الملوک وفینا تنصب البیع

ہم کرام اور بزرگ ہین کوئی حی ہماری برابری نہین کرسکتا - ہم مین ملوک ہوتے ہین اور بیعت ہم مین نصب کی جاتی ہے یعنی لوگ ہماری بیعت کیا کرتے ہین -

وكم قسرنا من الاحياء كلهم	عند النهاب وفضل العرب يتبع

ایسا بہت ہوا ہے کہ لوٹ کے وقت ہم نے تمام احیا کو مغلوب کر لیا ہے (اسوقت ہم کو تمام عرب پر فضلیت حاصل ہے) اور عرب کی فضلیت گردش کیا کرتی ہے - اور باری باری سے حصے مین آیا کرتی ہے -

ونحن يطعم عند القحط مطعمنا	من الشواء اذا لم يونس القزع

ہم ایسے ہین کہ ہمارے کہانا کہلانیوالے اوس وقت جب کہ کہین طعام کی جبولی دکہائی نہ پڑے اور قحط ہو رہا ہو بہنا گوشت کہلایا کرتے ہین -

بما ترى الناس تاتينا سراتهم	من كل ارض هويا ثم نصطنع

اسی سے آپ دیکہتے ہین کہ قومون کے سردار ملک کے ہر حصہ سے باشتیاق تمام ہماری طرف چلے آتے ہین - اوپہر ہم اونکے ساتہ احسان کرتے رہتے ہین -

فننحر الكوم عبطا في ارومتنا	للنازلين اذا ما انزلوا شبعوا

اور مسافرون اور مہمانون کے لئے چہانٹ چہانٹ کر اپنے درختون کی جڑون کے پاس اونٹون کو ذبح کرتے ہین - اور اسی سے جب وہ لوگ ہمارے یہان ٹہیرتے ہین تو اونکا پیٹ بہر جاتا ہے -

فلا ترانا الى حي نفاخرهم	الا استقادوا وكان الراس تقتطع

تم کسی حی کو ایسا نہ دیکہو گے کہ ہم نے اونکے روبرو فخر کیا ہو اور وہ ہم سے نہ دب گئے ہون - اور اگر ایسا نہوا تو اونکا سر اوڑا دیا گیا ہوگا -

انا ابينا ولم ياب لنا احد	انا كذلك عند الفخر نرتفع

جب ہم لوگون سے منہ پہیرتے ہین تو اوسوقت کون ایسا ہے جو ہمسے منہ پہیرے اور ہماری اطاعت نہ کرے - فخر کے وقت ہم اسی طرح بلند ثابت ہوتے ہین -

فمن نفاخرنا فی ذاک یعرفنا	فیرجع القول والاخبار تستمع

جو شخص ہمسے مفاخرت کرے اور فخر کے باب مین گفتگو ہو تو وہ ہمارا حال خوب جانتا ہے کہ ہم کیسے ہین - کیونکہ باتین لوٹتی پلٹتی رہتی اور حالات مشہور ہوا کرتے ہین -

پھر اقرع بن حابس اون کی طرف سے اُٹھا اور یہ اشعار اوسنے پڑھے -

اتیناکما یعرف الناس فضلنا	اذا اختلفوا عند اذکار المکارم

ہم آپ کے پاس آئے ہین اس طرح پر کہ تمام لوگ ہماری فضیلت کو جانتے ہین - اوس وقت کہ لوگ مکارم کے ذکر و تذکرے کیا کرتے ہین - اور ایک دوسرے کی فضیلت کے بارہ مین اون مین اختلاف پڑا کرتا ہے -

وانا رؤس الناس من کل معشر	وان لیس فی ارض الحجاز کدارم

اور ہم لوگ ہر گروہ کے آدمیون کے سردار ہین - اور قبیلہ دارم کی طرح فخر و عزت والا سرزمین حجاز مین کوئی دوسرا شخص نہین ہے -

وان لنا المرباع من کل غارۃ	تکون بنجد او بارض التہائم

اور ہمین لوگون کو ہر جگہہ کے مال غنیمت کی چوتھائی ملا کرتی ہے وہ غنیمت خواہ نجد مین ہو یا تہامہ کے علاقہ مین ہو (تہامہ اوس علاقہ کو کہتے ہین کہ جسمین مکہ بستا ہے)۔

رسول اللہ کے ارشاد کے بموجب حسان نے اسکے جواب مین چند اشعار پڑھے جن مین سے بعض یہ ہین ؎

بنی دارم لا تفخروا ان فخرکم	یعود وبالا عند ذکر المکارم

اسے بنی دارم ہمارے روبرو فخر نہ کرو - کیونکہ ذکر مکارم کے وقت تمہارا فخر ہی تمہارے لیئے وبال ہوجائے گا -

سَبلتم علینا تفخرون وانتم ۔۔۔ لنا خول من بین ظِئرٍ وخادمٍ

تم ہمارے پاس فخر کرنے کے لیئے آئے ہو۔ حالانکہ تم ہمارے مملوک ہو اور دائیون اور خادمون کے کام کیا کرتے ہو۔

وافضل ما نلتم من المجد والعلا ۔۔۔ وفادتنا من بعد ذکر المکارم

بڑی بڑی مجد وعلا جو تم کو حاصل ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ تم ہمارے پاس سفیر ہو کر آئے ہو۔ اور پھر تم مکارم کا ہمارے روبرو ذکر کرتے ہو۔

فان کنتم جئتم لحقن دمائکم ۔۔۔ واموالکم ان تقسموا فی المقاسم

دیکھو تم اس لیئے آئے ہو کہ اپنے خون معاف کراؤ۔ اور اپنے مال واپس لو تاکہ تم اپنے آپس مین انہین تقسیم کرو

فلا تجعلوا للہ اندادا واسلموا ۔۔۔ ولا تفخروا عند النبی بدارم

تو تمہین چاہیے کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھیراؤ اور مسلمان ہو جاؤ۔ اور دارم کے سبب سے نبی صلعم کے روبرو فخر وبڑائی نہ کرو۔

والا ورب البیت مالت اکفنا ۔۔۔ علی رؤسکم بالمرہفات الصوارم

ورنہ رب البیت کی قسم ہے کہ ہمارے ہاتھ تمہارے سرون پر تیز تلوارین لیے جھکین گے اور سر کاٹ کر پھینکدینگے

راوی کہتا ہے کہ حسان بن ثابت اوسوقت موجود نہ تھے۔ رسول اللہ صلعم نے انہین بلوایا۔ کہ اونکے شاعر کو جواب دین۔ حسان کہتے ہین کہ جب مین نے اون کا قول سنا تو مین نے بھی اوسی کے طریق پر یہ اشعار کہے ۵

ان الذوائب من فہر واخوتہم ۔۔۔ قد بینوا سنۃ للناس تتبع

قبیلہ فہر کے شریف لوگون نے اور اونکے بھائی بندون نے ایسی سنت اور طریق مخلوق کے لیئے نکالے ہین کہ جن پر لوگ چلا کرتے ہین اور اون پر لوگون کا عملدرآمد ہے۔

قومٌ اذا حاربوا ضرّوا عدوّهم | اوحاولوا النفع فی اشیاعهم نفعوا

وہ ایسے لوگ ہین کہ جب لڑائی لڑتے ہین تو اپنے دشمن کو نقصان وضرر پہونچاتے ہین۔ اور جب نفع رسانی کا قصد کرتے ہین تو اوسوقت اپنے شیعون اور فدائیون کو نفع پہونچاتے ہین

یرضی بها کلّ من کانت سریرته | تقوی الاله وکلّ البرّ یصطنع

اس طریق سے ہر ایسا شخص راضی ہے جسکی طبیعت مین اللہ کا خوف چھپا ہوا ہے اور ہر طرح کا نیک کام کیا کرتا ہے۔

سجیّةٌ تلک منهم غیر محدثة | انّ الخلائق فاعلم شرّها البدع

اونکی یہ عادت کچھ نئی نہین ہے (بلکہ قدیمی ہے) یاد رکھو کہ جو عادتین نئی ہوتی ہین وہ بہت ہی بری ہوتی ہین

ان کان فی الناس سبّاقون بعدهم | فکلّ سبقٍ لادنی سبقهم تبع

اگر اونکے بعد کہین خلوق مین کوئی سبّاق اور صاحب فضل کمال پیدا ہون تو ایسے ہونگے کہ اونکی سبقت سے بھی اون لوگون کی سبقت پیچھے اور کمتر ہوگی۔

لا یرقع الناس ما اوهت اکفّهم | عند الدفاع ولا یوهون ما رقعوا

جسے وہ لڑائی کے وقت اپنے ہاتھون سے پھاڑ دیتے ہین اوسے لوگ جوڑ نہین سکتے اور نہ جسے وہ جوڑ دیتے ہین اوسے پھاڑ سکتے ہین۔

انّ سابقوا الناس یومًا فاز سبقهم | اووازنوا اهل مجدٍ بالنّدی متعوا

اگر وہ کبھی لوگون سے مسابقت کرتے ہین تو وہ سبقت مین کامیاب ہوتے ہین۔ اور اگر وہ داد و دہش مین اہل مجد سے موازنہ کرتے ہین تو وزن مین بڑھ کر اوترتے ہین۔

اعفّةٌ ذکرت فی الوحی عفّتهم | لا یطمعون ولا یردی بهم طمع

وہ بے مانگے دینے والے ہین۔ اور اون کا بے مانگے دینا دنیا مین مشہور ہے۔ اور اونہین طمع نہین ہے

اور نہ کسی کی طمع اونمین کوئی عیب نکال سکتی ہے ۔

لا یبخلون علی جار بفضلہم	ولا یمسّہم من مطمع طبع

وہ اپنی جار سے اپنی نعمتون سے بخیلی نہین کرتے ۔ اور نہ کسی لالچ دلانے والے سے اونکی طبیعت کو ہی لالچ کا میل کچیل ہی چہو سکتا ہے ۔۔

اذا نصبنا لحیّ لم ندبّ لہم	کما یدبّ الی الوحشیۃ الذرع

جب ہم کسی حی کی غارت کرنے کے واسطے کہڑے ہوتے ہین تو اونکی طرف آہستہ نہین چلتے جیسے کسی جنگلی جانور کے پیچہے اوسکا بچا چلتا ہو ۔

کانہم فی الوغی والموت مکتنع	اسد بحلیۃ فی ارساغہا فدع

وہ جسوقت لڑائی مین ہون تو موت (مخلوق پر) چلی آتی ہے اور وہ اوس وقت صورت مین شیر کی طرح ہوتے ہین کہ جنکے ہاتہ پیرون کے جوڑون مین کجی ہو ۔

اکرم بقوم رسول اللہ شیعتہم	اذ تفرقت الاہواء والشیع

رسول اللہ کی قوم اور اون لوگون کے گروہ عجیب اکرم ہین (کہ سب کی ایک ہی خواہش اور سب کا ایک ہی گروہ ہے) حالانکہ دوسرے لوگون کی خواہشین اور گروہ متفرق اور جدا جدا ہین ۔

فانہم افضل الاحیاء کلہم	ان جدّ بالناس جدّ القول وسمعوا

کیونکہ وہ لوگ تمام احیا سے افضل واکرم ہین ۔ اگر لوگون مین کوئی بات سچ ۔ کسی نے کہی ہو یا اونہون نے کسی سے سنی ہو تو وہ یہی بات ہے ۔

جب حسان فارغ ہو گئے تو اقرع بن حابس نے کہا اس شخص (یعنی رسول اللہ) کو کچہہ (غیب سے) مدد ملتی ہے اون کا خطیب ہمارے خطیب سے اور اون کا شاعر ہمارے شاعر سے بہتر ہے ۔ پہر وہ مسلمان ہو گئے اور رسول اللہ صلعم نے اونہین

پناہ دی۔ انہین لوگون کی نسبت یہ آیت نازل ہوئی ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ۔ وَلَوْ اَنَّھُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْھِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ۔ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (اے پیغمبر جو لوگ تم کو تمہارے رہنے کے حجرون کے باہر سے پکارتے ہین۔ اِن مین سے اکثر تو ایسے ہین جن کو مطلق عقل نہین۔ اور اگر یہ لوگ اتنا صبر کرتے کہ تم از خود حجرون سے نکل کر اِنکے پاس آتے تو اِنکے حق مین بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے)

۱۹۴ ملوک حمیر کے وفد او قبیلہ بہرا اور بکا اور فزارہ اور ثعلبہ بن منقذ اور سعد بن بکر کے وفود۔

اِسی سنہ مین رسول اللہ کے پاس ملوک حمیر کے خطوط آئے۔ جنہین حارث بن عبد کلال اور نعمان بن قرن جیسے بعض نے ذی رعین بھی بتایا ہے اور ہمدان قاصد لائے تھے۔ ان خطوط مین اونہون نے اسلام کا اقرار کیا تھا۔ اور زرعہ ذو یزن نے مالک بن مرۃ الرہاوی کو آپ کے پاس بھیجکر اسلام کا اظہار کیا۔ اور رسول اللہ صلعم نے بھی اونکو خط لکھا اور اوس مین اون کو وہ باتین لکھین جن کے اسلام مین کرنے یا نہ کرنے کا حکم ہے۔ یعنی اون کو کیا کیا کرنا چاہئین اور کیا کیا چیزین اون پر حرام ہین۔

اِسی سال قبیلہ بہرا کی سفارت بھی رسول اللہ صلعم پاس آئی۔ اور مقداد بن عمرو کے یہان اون کے رہنے کا انتظام ہوا اور اسی سال بنی البکا کا وفد بھی آیا۔ اور نیز بنی فزارہ کا وفد بھی اِسی سال آیا۔ جس مین خارجہ بن حصن بھی شامل تھا اور اسی سال ثعلبہ بن منقذ کا وفد رسول اللہ پاس آیا۔

اور نیز اِسی سال مین سعد بن بکر کا وفد بھی آپ کے پاس آیا جن کا وافد ضمام بن ثعلبۃ تھا۔ وہ آکر مسلمان ہوگیا۔ اور آپ سے اسلام کے شرائع کو دریافت کیا۔ اور

ایسی صداقت اوسکی باتون سے ظاہر ہوئی کہ جب وہ لوٹ کر اپنی قوم کی طرف چلا تو رسول اللہ نے فرمایا - کہ اگر وہ اپنی باتون مین دل سے سچا ہے تو بے شک جنت مین داخل ہوگا - پہر جب وہ اپنی قوم کے پاس آیا تو لوگ اوسکے پاس اکٹھے ہوے اور ضمام نے جو اون سے سب سے اوّل کلام کیا وہ یہی تہا - کہ لات اور عزیٰ بُرے ہین - اوس کی قوم والون نے کہا ایسا نہ کہو - برص اور جذام اور جنون سے ڈر - کہین تجھے یہ بیماریان نہ لگ جائین کیونکہ اونکے نزدیک لات اور عزیٰ کے بُرا کہنے سے یہ بیماریان لگ جایا کرتی تہین - ضمام نے کہا ہلاک ہو لات اور عزیٰ نہ تو کچہ نفع دے سکتے ہین اور نہ کچہ مضرت ہی پہونچا سکتے ہین - اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول دنیا مین بہیجا ہے اور اوس پر ایک کتاب نازل کی ہے - اوس سے جن غلطیون مین تم پڑے ہوے ہو اوس نے بچایا ہے - اور اون سے کہا کہ مین تو مسلمان ہوگیا - ضمام کے کہنے کا اون لوگون پر ایسا اثر ہوا - اور اوس کی گفتگو نے اون کے دلون مین ایسی سرایت کی کہ شام کو اوسکی بستی مین نہ تو کوئی مشرک مرد رہا - اور نہ کوئی مشرک عورت رہی - اور اسی وجہ سے کہتے ہین کہ کسی قوم کا وافد ضمام بن ثعلبہ سے افضل نہین ہوا ہے -

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حج

۶۴ حضرت ابوبکر کا حج کو امیر ہو کر اور حضرت علیؓ کا سورۂ برات سنانے کو مکہ کو جانا ..

اسی سال حضرت ابوبکر حج کو لوگون کے ساتھ تشریف لے گئے رسول اللہ کی طرف سے اونکے ساتھ بیس بُدنہ تہے اور اون کے اپنے بدنہ پانچ تہے اور اونکے ساتھ تین سو آدمی تہے - جب وہ ذی الحلیفہ مین پہونچے -

تو رسول اللہ صلعم نے اونکے پیچھے حضرت علی کو بھیجا - اور حکم دیا کہ وہ مشرکین کو مکہ مین جاکر سورۂ برات سنا دین - جب حضرت علی ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے - اور جاکر رسول اللہ کا اون کو یہ حکم سنایا - تو حضرت ابو بکر واپس ہوکر رسول اللہ پاس آئے اور پوچھا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالی کے یہان سے اور کوئی حکم میرے باب مین آیا ہے - آپ نے فرمایا کہ نہین لیکن یہ مناسب ہے - کہ جو حکم میری ذات سے دیا جائے اوسے یا تو خود مین ہی لوگون کو سناؤن یا وہ شخص سناوے جو مجھہ سے ہی ہو - کیا ابو بکر تم اس سے راضی نہین ہو - کہ تم غار ثور مین میرے ساتھہ تھے - اور حوض پر بھی میرے ہمراہ ہوگے - ابو بکر نے عرض کیا بیشک مین راضی ہون - پھر ابو بکر قافلہ کے امیر ہوکر روانہ ہوے - اور لوگون نے حج کیا - اور عرب کے کفار نے بھی زمانہ جاہلیت کے موافق اپنی عادت کے طور پر حج کیا اور حضرت علی نے اونہین سورۂ برات سنائی اور یوم الاضحی کو منادی کی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے گا - اور نہ کوئی شخص برہنہ ہوکر بیت اللہ کا طواف کرے گا اور جن سے رسول اللہ سے کسی طرح کا عہد و پیمان ہے اوسکی مدت وہی رہے گی جو عہد و پیمان مین مقرر ہوئی ہے - جب مشرکون نے یہ بات سُنی اور حج سے لوٹے تو آپس مین ایک دوسرے نے ایک دوسرے کو ملامت کی - اور کہا کہ تم لوگ ابھی کس خیال مین ہو - اور کیا کر رہے ہو - قریش تو مسلمان ہوگئے تم سب کو بھی مسلمان ہونا چاہیئے - پھر وہ بھی مسلمان ہوگئے -

۱۶۵ فرضیت صدقات اور عمال کا تقرر

اسی سنہ مین صدقات کا دینا فرض ہوا - اور رسول اللہ صلعم نے اپنے عمال کو جابجا روانہ کیا -

۱۶۶ ام کلثوم بنت رسول اللہ زوجہ عثمان کا فوت

اسی سال کے شعبان مہینے مین ام کلثوم بنت النبی

نے وفات پائی۔ جو حضرت عثمان بن عفان کی بی بی تہین۔ اونہین اسماء بنت عمیس (مادر محمد بن ابی بکر) اور صفیہ بنت عبدالمطلب نے اونہین غسل دیا۔ لیکن بعض نے یہ بہی بیان کیا ہے کہ انصار کی بعض عورتون نے جن مین سے ایک ام عطیہ بہی تہی اونہین نہلایا تہا۔ اور رسول اللہ صلعم نے اون کی نماز پڑہائی۔ اور قبر مین اونہین ابوطلحہ نے اُتارا تہا۔

۶۷ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کی موت اور حضرت عمر کی راے کے بموجب منافقین پر نماز پڑہنے کی ممانعت

اسی سال عبداللہ بن ابی بن سلول بہی جو راس المنافقین تہا مرگیا۔ اس کا مرض شوال کے مہینے مین شروع ہوا تہا۔ جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا عبداللہ نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور رسول اللہ کا قمیص اوسکے کفن کے واسطے مانگا۔ رسول اللہ صلعم نے اپنا قمیص اوسے دیا۔ اور عبداللہ نے اپنے باپ کو اوسکا کفن بناکر پہنایا۔ اور رسول اللہ صلعم چلے کہ اوس پر جاکر نماز پڑہین۔ حضرت عمر آپ کے سامنے کہڑے ہوگئے۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا آپ اوس پر نماز پڑہنے کو جاتے ہین۔ اوس نے تو فلان روز ایسا ایسا کہا تہا۔ اور اوسکی سب پچہلی باتین بیان کین۔ رسول اللہ سنکر مسکرانے لگے۔ اور فرمایا عمر ہٹ جاؤ۔ مجہے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ مین چاہے تو ایسے لوگون کے لئے مغفرت مانگون یا نہ مانگون۔ اور مین نے ان دونون مین سے مغفرت کا مانگنا پسند کیا ہے۔ مجہہ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ط (اے پیغمبر تم اگر اون کے لئے مغفرت چاہو یا نہ چاہو اونکے لئے یکسان ہے اگر ستر بار بہی اونکے لئے استغفار کرو تب بہی خدا تعالیٰ اونہین ہرگز نہ بخشے گا) اور اگر مین جانتا کہ ستر بار سے زیادہ مانگنے سے بہی اونکی مغفرت ہوجاے گی تو مین اس سے بہی زیادہ اونکے لئے مغفرت کی

درخواست کرتا - پھر رسول اللہ نے اوس پر نماز پڑھی اور قبر پر اوس وقت تک کھڑے رہے کہ وہ دفن نہ ہو گیا - پھر اللہ تعالیٰ کے بیان سے (اسی حضرت عمر کی راے بموجب) اس باب مین یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ (اور اے پیغمبر ان مین سے اگر کوئی مرجائے - تو تم ہرگز اوسکے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا اور نہ اوس کی قبر پر جا کر کھڑے ہونا - کیونکہ اونھون نے اللہ اور اوس کے رسول کے ساتھ کفر کیا - اور وہ اسی سرکشی کی ہی حالت مین مر گئے)۔

۱۶۸ انجاشی اور ابو عامر کا مرنا اسی سال مین نبی صلعم نے مسلمانون کو خبر دی کہ نجاشی بادشاہ حبش اپنے ملک مین مر گیا ہے جو رجب کے مہینے مین مرا تھا - اس پر رسول اللہ صلعم نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھی تھی -

اسی سنہ مین ابو عامر راہب بھی نجاشی کے پاس مرا تھا -

سنہ ۱۰ ہجری کے واقعات

سفارت نجران عاقب اور سید کے ساتھ

۱۶۹ حضرت خالد کا اہل نجران کو جا کر مسلمان کرنا اور رسول اللہ کا ابن حزم کو وہان کا عامل مقرر کرنا - اسی سال مین رسول اللہ صلعم نے نجران کی طرف حضرت خالد بن الولید کو بنی الحارث بن کعب کے پاس بھیجا - اور حکم دیا کہ وہ اونھین اسلام کی دعوت کرین - اگر وہ مان جائین تو اونکے پاس قیام کرین اور انھین اسلام کی

شرائع کی تعلیم کرین - اور اگر وہ نہ مانین تو تین مرتبہ اون سے یہی کہین - اور نہ ماننے پر اون سے لڑائی کرین -

جب خالد اونکے پاس گئے اور اونہین اسلام کی دعوت کی - اونہون نے خالد کی دعوت قبول کر لی - اور مسلمان ہو گئے - خالد اس لئے اونکے یہان ٹھیرے - اور رسول اللہ صلعم کو ایک عریضہ کے ذریعہ سے اطلاع دی کہ یہ لوگ مسلمان ہو گئے -

پہر خالد وہان سے رسول اللہ پاس لوٹ آئے - اور اون کے ساتھہ اہل نجران کا ایک وفد بہی آیا جس مین قیس بن الحصن بن یزید بن قینان ذی الغصہ اور یزید بن عبد المدان وغیرہ تہے - وہ رسول اللہ پاس آئے اور آپ کی خدمت سے مشرف ہو کر آخر شوال یا ذی الحجہ مین چلے گئے -

رسول اللہ صلعم نے اون کے یہان عمرو بن حزم کو بہیجا - کہ وہ جا کر اونہین اسلام کے طریقہ سکہلا وین - اور اون سے صدقات وصول کرین - انہین رسول اللہ صلعم نے ایک نوشتہ بہی دیا تہا - رسول اللہ صلعم کی جس وقت وفات ہوئی ہے تو اوس وقت بہی عمرو بن حزم نجران کے عامل تہے -

۷۰ النصاری کی درخواست رسول اللہ سے مباہلہ کی اور پہر دو ہزار حلہ دینے پر صلح -

رہے نجران کے نصاری - سو اون کا یہ حال ہے - کہ اونہون نے عاقب اور سید دو وکیلون کو چند اور آدمیون کے ساتھہ رسول اللہ کے پاس بہیجا تہا کہ رسول اللہ سے مباہلہ کرین - (مباہلہ ایک دوسرے کے کوسنے اور بد دعا دینے کو کہتے ہین) اس واسطے رسول اللہ صلعم نے حضرت علیؑ اور بی بی فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو اپنے ساتھہ لیا - اور اونکے مباہلہ کے واسطے مکان سے نکلے - لیکن جب نصاری کے وکیلون نے آپ کو دیکہا - تو کہا

یہ تھیرے ایسے ہین - کہ اگر اونھون نے اللہ کو قسم دی اور اوس سے درخواست کی
کہ پہاڑ کو گرا دے تو خدا تعالیٰ ان کے کہنے سے اوسے بھی گرا دیگا - اور یہ کہکر
مباہلہ سے دست بردار ہوئے - اور اس بات پر صلح کر لی کہ وہ دو ہزار حلے دیا کرین گے
جن مین سے ہر ایک کی قیمت چالیس درہم ہوگی - اور جب رسول اللہ کے رسول
اور قاصد اون کے پاس آوین گے تو اونکی ضیافت اور مہمانداری کیا کرین گے - رسول
اللہ نے اسے قبول فرمایا - اور اللہ تعالیٰ کو واسطہ کر کے اون سے یہ عہد کیا کہ اون
کے دین سے کچھہ پرخاش نہ کی جائیگی - نہ اون سے عشر لیا جاویگا - مگر اسی کے
ساتھہ یہ بھی شرط ٹھہرالی - کہ وہ سود نہ کھایا کرین - اور نہ سود پر کا [illegible] دین لیا کرین (ان نصرانیون
کی عربون سے اوس زمانہ مین وہی نسبت تھی جو آجکل ہندوستان کے بنیون
کو ہندوستانی مسلمانون سے - جنہون نے سود کے بوجہہ سے مسلمانون کی حالت اونھون
نے تباہ کر رکھی ہے - اور اس سے یہ مقصود تھا کہ عربون کو سود کے بوجہہ سے بچائین)

۱۷ نجران کے نصرانیون کو حضرت عمر کا عرب سے نکالنا اور اونکے ان حلون کا خلیفہ رشید کے زمانہ تک کا حال -

جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے تو اونھون نے
اون نصرانیون سے اسی عہد و پیمان کے
بموجب عمل کیا - لیکن جب حضرت عمر کا زمانہ آیا -
تو اونھون نے اہل کتاب کو (اون کی شرارتون کے باعث) حجاز سے نکالدیا اور اونکے
ساتھہ ان نجرانیون کو بھی باہر کیا - ان مین سے کچھہ تو شام کو چلے گئے اور نجرانیۃ الکوفہ مین
جا بسے - اور حضرت عمر نے اون کی اون زمینون کی جو نجران مین تھین اور اون کے اموال
کی قیمت اونھین دیدی - بعض لوگ اس معاملہ کو اس طرح بھی بیان کرتے ہین - کہ نصرانی
بہت کثرت سے ہو گئے تھے - اور اون کی تعداد چالیس ہزار آدمی تک پہونچ گئی تھی -

کہین اون کے آپس مین کچھہ تنازع ہوگیا - اور باہم حسد کرنے لگے - اور حضرت عمر بن الخطاب کے پاس آکر درخواست کی کہ اون کو جلاوطن کردین - حضرت عمر بن الخطاب کو اون سے پہلے ہی خوف ہو رہا تہا - اور مسلمانون کے برخلاف اون سے اندیشہ تہا اونہون نے اون کی درخواست کو غنیمت سمجھا - اور اونہین عرب سے نکالدیا - جب اونہون نے نکالنے کا حکم دیا - تو نصاریٰ اپنی اِس درخواست سے بڑے نادم اور پشیمان ہوے - اور التجا کی کہ حضرت عمر اپنا حکم منسوخ کردین - مگر آپ نے اونکی التجا پر کچھہ توجہ نہ کی - اور اپنا حکم جاری کرادیا -

پہر وہ اسی طرح حضرت عمر کی خلافت تک رہے - جب حضرت علی حاکم ہوے تو یہ لوگ اونکے پاس آئے اور اونہین قسم دیکر کہا کہ یہ آپ کے ہی ہاتہہ کا نوشتہ ہے - جو رسول اللہ کے زمانہ مین آپ نے لکہا تہا - مگر حضرت علی نے اون سے کہا - کہ حضرت عمر رشید الامر تہے اور اون کے معاملات بہت اچہے تہے - اون کا خلاف مین پسند نہین کرتا ہون -

حضرت عثمان نے اپنے زمانہ مین اون سے دو سو حلہ کم کردیے تہے - اور کوفہ مین جو نجرانیہ کا حاکم تہا وہ اپنے آدمیون کو اون نجرانیون کے پاس حلہ وصول کرنے کے لیے بہیجا کرتا تہا - جو شام اور اوس کے نواحی مین بسا کرتے تہے - پہر جب حضرت معاویہ اور یزید بن معاویہ کا زمانہ آیا - تو اِن نجرانیون نے اون سے جاکر شکایت کی کہ ہمارے آدمی متفرق ہوگئے اور بہت لوگ مرگئے - اور کچھہ ہم سے مسلمان ہوگئے اور درحقیقت اون کی تعداد کم ہی ہوگئی تہی - اور اونہون نے حضرت معاویہ کو حضرت عثمان کا وہ نوشتہ بہی دکہایا - کہ جس سے اونہون نے دو سو حلے اون پر سے کم کردئے

تھے۔ اس واسطے حضرت معاویہ نے اون سے اور دو سو حلے کم کر دیے۔ جس سے چار سو حلے کم ہو گئے۔

پھر جب حجاج بن یوسف الثقفی عراق کا حاکم ہوا۔ اور عبدالرحمن بن محمد بن الاشعث نے اوسکے برخلاف خروج کیا۔ تو حجاج نے دہاقین کو متہم کیا۔ کہ وہ عبدالرحمن سے ملے ہوئے ہین۔ اور انہین کے ساتھ ان نجرانیون پر بھی اس کا اتہام لگایا۔ اور پھر اون پر پہلے کی طرح ۱۸۰۰ سو حلے مقرر کر دیے۔ اور موشی حلے اون سے وصول کئے۔

پھر جب عمر و بن عبدالعزیز حاکم ہوا۔ تو اونہون نے اوس سے شکایت کی کہ ہم لوگ فنا ہو گئے اور تعداد ہماری کم ہو گئی ہے۔ اور عربون نے ہمکو بہت غارت کر ڈالا ہے۔ اور حجاج نے ہم پر بڑے ظلم کئے ہین۔ عمر نے حکم دیا کہ اون کو شمار کیا جائے لیکن شمار سے معلوم ہوا کہ وہ پہلے سے دس گنا زیادہ ہو گئے ہین (چونکہ عمر بن عبدالعزیز حجاج کے برخلاف تھا) اوس نے کہا کہ یہ صلح جزیہ والون کی سی ہے۔ لیکن اونکی زمین پر تو کوئی چیز پیدا نہین ہوتی ہے۔ اور مسلمان جو ہو گئے یا او نکے آدمی مر گئے اون سے جزیہ ساقط ہو گیا ہے۔ اس لئے دو سو حلے اون پر لگا دیے۔

پھر جب یوسف بن عمر الثقفی حاکم ہوا تو اوس نے اون سے وہی حلے لئے جو پہلے لئے جاتے تھے۔ اور حجاج کے حکم کی رعایت کی۔

پھر جب سفاح خلیفہ ہوا۔ تو جس روز وہ کوفہ سے باہر نکلا ہے اوس روز یہ لوگ اوسکے راستہ مین سامنے آ گئے اور وہان پھول راستہ مین ڈالے۔ اور اوس پر سے پھول نثار کئے۔ جس سے سفاح کو اونکی اس حرکت پر بڑا تعجب ہوا۔ پھر اونہون نے اپنا معاملہ اوسکے روبرو پیش کیا۔ اور اپنے اخوال بنی الحارث بن کعب کے ذریعہ سے

اسکی تقریب کی - عبداللہ بن الحارث نے خلیفہ سے اونکے معاملہ مین گفتگو کی - اِس سے سفاح نے اون پر وہی دو سو حلے لینے کا حکم دیدیا -

پہر جب خلیفہ رشید حاکم ہوا - توان نصرانیون نے اوس سے جا کر عمال کے تنگ کرنے کی شکایت کی - اوس نے حکم دیا - کہ عمال سے اونہین کوئی تعلق نہ رہے - بلکہ وہ حلے بیت المال مین داخل کیا کرین - (بیان حلون کی تعداد مین جابجا کچہہ فرق معلوم ہوتا ہی)

۱۷۲ اسلامان اور غسان اور عامر کا وفد اور صرد بن عبداللہ کا اسلام اور جرش سے بنی خثعم پر اوسکی چڑہائی اور جرش والون کا مسلمان ہونا -

اِسی سال کے ماہ شوال مین قبیلہ سلامان کا وفد آیا - جس مین سات آدمی تہے - اور اون کا سردار حبیب السلامانی تہا - اور اسی سال مین اسکے بعد ماہ رمضان مین غسان کا وفد آیا - اور نیز اسی رمضان کے مہینے مین بنی عامر کا وفد بہی آیا -

اور اِسی سال ازد کا وفد بہی آیا - جن کا سردار صرد بن عبداللہ تہا اور اوسکے ساتہہ دس سے اوپر کچہہ آدمی تہے وہ مسلمان ہوگیا - اور رسول اللہ صلعم نے اوسے اون لوگون پر امیر بنادیا - جو اوس کی قوم سے مسلمان ہو گئے تہے اور حکم دیا کہ مشرکین پر جہاد کرے پہر صرد مدینہ جرش کی طرف گیا - وہان کچہہ یمن کے قبائل رہتے تہے - اور اون مین بنی خثعم بہی تہے - صرد نے اون کا کوئی ایک مہینے تک محاصرہ کیا - مگر جب اون پر کامیابی نہ ہوئی تو لوٹ آیا اور ایک پہاڑ تک چلا آیا - جس کا نام کشر تہا - اِس پر جرش والون نے جانا کہ صرد بہاگا جاتا ہے وہ اِسکے پیچہے جہپٹے - اور اوسے آلیا - صرد لوٹ پڑا اور اون سے خوب لڑا -

اِسی زمانہ مین جرش والون نے اپنی قوم کے دو آدمی رسول اللہ صلعم پاس بہیجے تہے

کہ وہ جاکر آپ کا کچھہ حال دریافت کرین - یہ لوگ یہان رسول اللہ کے پاس ہی تھے کہ آپ نے ایک روز فرمایا - کہ اللہ کے ملک مین شکر کہان ہے - تب اون دونون نے کہا کہ ہمارے ملک مین پہاڑ ہے جس کا نام کشر ہے - آپ نے فرمایا کہ وہ کشر نہین ہے بلکہ شکر ہے - وہان اسوقت اللہ کے بدنہ ذبح ہو رہے ہین یہ سُنکر اون سے حضرت ابوبکر یا حضرت عثمان نے کہا ارے بیٹے مانسو تم اپنی قوم کے شکر ہو (یعنی رسول اللہ سے دعا چاہو) اس پر او نون نے رسول اللہ سے عرض کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگین تاکہ یہ مصیبت اون کی قوم پر سے دفع ہو جائے - آپ نے اون کے حق مین دعا کی اور فرمایا اے اللہ تو اون سے یہ مصیبت دور کر - پھر وہ دونون آدمی رسول اللہ کے پاس سے اپنی قوم مین گئے - وہان اونہین معلوم ہوا کہ اون کے لوگ اوسی روز اوسی ساعت مین جس وقت آپ نے اون سے یہ بات کہی تہی وہان مارے گئے تھے - پھر وہان سے جرش کا وفد بھی رسول اللہ پاس آیا اور وہ لوگ مسلمان ہو گئے -

۳۷ فروہ بن مسیک کا رسول اللہ پاس آنا اور آپ کا اوسے مذحج کے قبائل پر اور خالد بن ... کو صدقات پر عامل مقرر کرنا

اسی سال قبیلہ مراد کا وفد بھی آیا - جس کا وافد فروہ بن مسیک المرادی تہا - یہ لوگ بھی کندہ کے تابع تھے - اور اب اِس وقت فروہ ملوک کندہ کو چھوڑ کر آیا تہا - اسلام کی اشاعت سے کچھہ روز پہلے قبیلہ مراد اور ہمدان مین ایک لڑائی ہوئی تہی جس مین ہمدان کو مراد پر فتح ہوئی تہی - اور اونہون نے مراد کے بہت لوگ مار ڈالے تھے - اور اسی لیئے اِس لڑائی کا نام یوم الردم (توسون کی آواز کا دن) پڑ گیا تہا - اِس لڑائی مین ہمدان کا سردار اجدع بن مالک تہا جو مسروق کا باپ تہا -

فروہ نے اس لڑائی کی نسبت یہ اشعار کہے تھے ؎

فان نغلب فغلابون قدما	وان نھزم فغیر مھزمینا

اگر ہم دشمنون پر غالب ہون تو کوئی بری بات نہین ہمیشہ سے ہم غالب ہی ہوتے آئے ہین۔ اور اگر ہمکو شکست بھی ہوتی رہے تب بھی کبھی ہم دشمن سے نہین بھاگتے ہین۔

وما ان طبنا جبن ولکن	منایانا ودولة آخرینا

اسوقت ہم پر کچھہ بزدلی ونامردی نے اثر نہین کیا تہا۔ بلکہ ہماری موتین آگئی تہین اور دوسرون کے نصیب مین دولت تھی۔

کذاک الدھر دولتہ سجال	تکر صروفہ حینا وحینا

زمانہ کا یہی حال ہے۔ دولت ہمیشہ پلٹے کہاتی رہتی ہے۔ اور اوس کی گردشین وقتاً نوقتاً حملہ کیا کرتی ہین۔

فبینا ما یسر بہ ویرضے	ولو لبست غضارتہ سنینا

ہم توکبھی کبھی ایسی حالت مین ہوتے ہین کہ جس سے ہم خوش وخرم ہوتے ہین اور اس کی سرسبزی اگرچہ کبھی کبھی سالہا سال تک رہتی ہے۔

اذا انقلبت بہ کرات دھر	فالفی للالی غبطوا طحینا

مگر یکایک زمانہ کے حملے آدمیون کو آکر لوٹ پلٹ دیتے ہین اور جن پر کہ لوگ غبطہ کرتے اور رشک کہاتے تہے وہ اونہین پیس ڈالتا ہے۔

ومن یغبط بریب الدھر منھم	یجد ریب الزمان لھم خؤنا

اور جو کوئی اون مین سے زمانہ کے فریب ومکر مین آجاتا ہے اوسے معلوم ہوجاتا ہے کہ زمانہ کی دہوکہ بازیان اونکے معاملون مین خوب خیانت کرتی ہین۔

ولو بقی الکرام اذن بقینا		فلو اخلد الملوک اذن خلدنا

اگر بڑے بڑے بادشاہ زمانہ مین ہمیشہ رہے ہوتے تو ہم بھی یہان ہمیشہ رہتے۔ اور اگر کرام اور معززین دنیا مین باقی رہتے تو ہم بھی باقی رہتے۔

کما افنی القرون الاولینا		فافنی ذلکم سروات قوم

یہی وجہ ہے۔ کہ اے سرداران قوم تمھین زمانہ نے اوسیطرح فنا کر دیا جس طرح اوس نے ہمارے پہلے لوگون کو فنا کر دیا ہے۔

جب فروہ اپنی قوم سے مفارقت کر کے رسول اللہ صلعم کی طرف چلا تو اوس نے یہ اشعار کہے ؎

کالرجل خان الرجل عرق نسائہا		لما رایت ملوک کندۃ اعرضت

جب مین نے ملوک کندہ کو دیکھا کہ اونھون نے میری مدد سے چشم پوشی کرلی۔ جس طرح کسی کے پیر سے اوس کی رگ عرق النسا نے خیانت کی ہو (عرق النسا ایک رگ ہے جو ران سے ٹخنون تک چلی گئی ہے۔ اسمین جب درد ہوتا ہے تو انسان کو بڑی تکلیف ہوتی ہے)

ارجو فضائلہا وحسن ثرائہا		یممت راحلتی اؤم محمداً

تو مین نے اپنی سواری کا قصد کیا۔ کہ اوس پر سوار ہوکر محمدؐ کے پاس چلا جاؤن۔ اور یہ امید کی۔ کہ ان کی قوم کے فضائل اور حسن ثرا اور خیر و برکت سے فائدہ اٹھاؤن۔

جب وہ رسول اللہ پاس پہونچا۔ تو آپ نے اوس سے فرمایا۔ فروہ کیا تجھے وہ مصیبت بری معلوم ہوئی تھی جو یوم الردم مین تیری قوم پر پڑی تھی۔ عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کون ہے جو اوس کی قوم پر ایسی مصیبت پڑی جیسی میری قوم پر پڑی تھی اور اوسے بری نہ معلوم ہو۔ رسول اللہ نے اوس سے فرمایا۔ کہ اسلام کے زمانہ مین اس سے تیری

قوم کو بہت فائدہ پہونچے گا - اور آپ نے فروہ کو قبیلہ مراد اور زبید اور تمام مذحج پر عامل مقرر کر دیا اور خالد بن سعید بن العاص کو بھی اوسکے ساتھ بھیجا - جب آپ نے وفات پائی ہے تو یہ ہی وہان کے صدقات پر مقرر تھا -

۴۷ فروہ بن عمرو الجذامی کا اسلام اور رومیون کا اوسے مارڈالنا -

اسی سال مین فروہ بن عمرو الجذامی و النفاثی نے اپنا قاصد رسول اللہ صلعم پاس بھیجکر اپنا اسلام ظاہر کیا - اور ایک بغلہ بیضا بھی ہدیۃً روانہ کیا - یہ فروہ روم والون کی طرف سے اون کے قرب وجوار کے عربون پر عامل تھا - اور شام کے علاقہ مین معان مقام پر رہتا تھا جب رومیون نے سُنا کہ فروہ مسلمان ہو گیا - تو اونہون نے اوسے بُلا کر پکڑ لیا - اور قید خانہ مین ڈالدیا اوس نے قید خانہ مین جو شعر کہے تھے وہ یہ ہین ؎

طَرَقَتْ سُلَیْمٰے مُوْهِنًا اَصْحَابِیْ		وَالرُّوْمُ بَیْنَ الْبَابِ وَالْقُرْبَانِ

شام کو سُلیمے (میری بی بی) اہانت کرتی ہوئی آئی اور اوسکی گفتگو نے مجھے غم مین ڈالدیا - اور اوسوقت وہ آئی کہ رومی لوگ دروازہ اور قربان گاہ کے درمیان کھڑے تھے (کہ مجھے قتل کرڈالین)

صَدَّ الْخَیَالُ وَسَاءَہٗ مَا قَدْ رَاٰی		وَهَمَمْتُ اَنْ اُغْفِیْ وَقَدْ بَکَّانِیْ

اور اوسکی گفتگو نے میرا خیال پلٹ دیا - اور جو کچھ میرے خیال نے دیکھا وہ اوسے بُرا معلوم ہوا - اور مین نے چاہا کہ سو جاؤن اور اپنے خیال کو ٹال دون - مگر اوس نے مجھے رلادیا اور سونے نہ دیا -

لَا تَکْحَلَنَّ الْعَیْنُ بَعْدِیْ اِثْمِدًا		سَلْمٰی وَلَا تَدِنَنَّ لِلْاِنْسَانِ

اسکے بعد سلمی آنکھون مین سرمہ نہ لگائیگی اور نہ کبھی کسی انسان کے قریب جائیگی -

جب روم والون نے ارادہ کر لیا کہ ایک چشمہ پر جسکا نام عفری تھا اور جو فلسطین مین واقع تھا صلیب دیدین تو اوس نے یہ اشعار کہے ؎

علی ماءٍ ناضری فوقَ اِحدی الرواحلِ		الا ھل اتی اسلمیٰ بانّ خلیلھا

کیا یہ حال سلمیٰ کو معلوم ہو گیا ہے - کہ اوس کا دوست چشمہء عفری پر جو ایک منزل سے

کچھہ زیادہ دور ہے موجود ہے -

مُشَذَّبۃً اَطرافُھا بالمناجل		علی ناقۃٍ لم یُلقح الفحلُ اُمّھا

اور ایسے ناقہ پر سوار ہے کہ جس کی مان پر سانڈ نہین گیا ہے - اور اوس ناقہ کو لوگ چارون طرف سے

برچھون سے چھید چھید کر ہنکاتے ہین -

یہ اشعار اوس کے کتنے ہی اشعار مین سے ہم نے لکھدیئے ہین - جب اوسے

صلیب دینے لگے تو اوس نے یہ شعر کہا ہ

سلمٌ لربّی اَعظُمی ومقامی		بلّغ سراۃ المسلمین باننی

اسے قاصد مسلمانون سے جا کر کہدے - کہ مین نے اپنی ہڈیان اور اپنا مقام اپنے رب کو سپرد

کر دیا (یعنی مین مرگیا)

پھر اونہون نے اوس کی گردن مار کر صلیب پر چڑہا دیا -

۵۷ | عمرو بن معدی کرب کا رسول اللہ پاس آنا اور مرتد ہونا -

اسی سال مین رسول اللہ پاس قبیلہ زبید کا وفد بھی آیا - اِن کا وافد عمرو بن معدی کرب تہا -

رسول اللہ نے اس عمرو بن معدی کرب کے آنے سے پیشتر ہی زبید اور مراد قبیلون

پر فروہ بن مسیک کو اسی سنہ مین عامل مقرر کر دیا تہا - جسکا ذکر اوپر آچکا ہے - جب

عمرو رسول اللہ کے پاس سے لوٹ گیا - تو اپنی قوم بنی زبید مین اوس نے اقامت کرلی

اس قوم کا حاکم فروہ تہا - (عمرو کو یہ بات نہایت ناگوار تہی - اور چاہتا تہا کہ وہ اون پر امیر مقرر

کیا جائے - مگر جب یہ مراد اوس کی حاصل نہ ہوئی تو جب رسول اللہ نے وفات پائی

یہ عمرو مرتد ہوگیا۔

۷۶ اعبد القیس کا وفد اور جارود و منذر بحرین والے۔

اسی سال مین رسول اللہ پاس قبیلہ عبد القیس کا وفد بھی آیا۔ ان مین ایک شخص جارود بن عمرو نصرانی بھی تہا۔ یہ مسلمان ہوگیا۔ اور جو اوسکے ساتھی تھے وہ بھی مسلمان ہوگئے جارود کا اسلام بہت ہی اچھا ہوا جس وقت نبی صلعم کی موت کے بعد قبائل عرب مرتد ہوئے ہین اور غرور کے ساتھ جس کا نام منذر بن النعمان تھا اوس کی قوم نے ارتداد کا ارادہ کیا تو اوس نے اپنی قوم والون کو وس سے منع کیا تھا۔

رسول اللہ صلعم نے فتح مکہ سے قبل علار بن الحضرمی کو منذر بن ساوی العبدری کے پاس بھیجا تھا۔ اور وہ مسلمان ہوگیا تھا۔ اور اسلام کا بڑا پابند تھا۔ پھر رسول اللہ صلعم کی جب وفات ہوئی۔ تو وہ بھی اوسی زمانہ مین مرگیا۔ بحرین والے ابھی مرتد بھی نہین ہونے پائے تھے۔ کہ اوس نے جنت کا راستہ لیا۔ اِس وقت رسول اللہ کی طرف سے بحرین پر علار بن الحضرمی امیر تھا۔

۷۷ ابنی حنیفہ کے وفد کے ساتھ مسیلمہ کا رسول اللہ پاس آنا۔

بنی حنیفہ کا وفد بھی اسی سال آیا تھا۔ اِن مین ایک شخص مسیلمہ بھی تھا۔ یہ اکر بنت الحارث کے گھر مین ٹھیرا تھا جو انصار کی ایک عورت تھی۔ اور رسول اللہ صلعم سے ملکر یمامہ کو لوٹ کر چلا گیا تھا وہان جاکر یہ نبی بن گیا۔ اور جھوٹ بکنے لگا۔ اور دعوی کیا کہ وہ نبوت مین رسول اللہ صلعم کا شریک ہے۔ بنی حنیفہ اسکے تابع ہوگئے۔ اور اسکو اونھون نے پیغمبر مان لیا۔

۷۸ ابنی کندہ کا وفد اشعث کے ساتھ اور بنی محارب اور رہاوئین اور بنی عبس اور صدف اور خولان اور عامر بن صعصعہ کے وفود اور عامر و اربد کا رسول اللہ سے غدر کا ارادہ۔

اِسی سال بنی کندہ کا وفد بھی اشعث بن قیس کے ساتھ رسول اللہ پاس آیا جس مین ساٹھہ

سوار تھے۔ اشعث نے رسول اللہ سے کہا۔ کہ ہم بنی آکل المرار ہین۔ اور آپ بھی آکل المرار کی اولاد مین ہین۔ نبی صلعم نے اوس سے فرمایا۔ کہ ہم بنی نضر بن کنانہ ہین۔ اپنی عورتون سے ہم نسب نہین ملاتے۔ اور باپ دادا کو نہین چھوڑتے ہین۔

اور اِسی سال بنی محارب کا بھی وفد آیا۔ اور نیز رہاوِیین کا وفد بھی اِسی سال آیا جو مذحج کا ایک بطن ہے۔ اور اِسی سال عبس کا وفد بھی آیا۔ اور صدف کا وفد بھی اِسی سال رسول اللہ پاس اوس وقت آیا جب کہ آپ حجۃ الوداع کو روانہ ہوے تھے

اور اِسی سال خولان کا وفد بھی آیا۔ جس مین دس آدمی تھے اور بنی عامر بن صعصعہ کا وفد بھی اِسی سال آیا۔ جس مین عامر بن الطفیل اور اربد بن قیس اور جبار بن سلمیٰ بن مالک بن جعفر بھی تھے۔ اِس عامر کا ارادہ تہا کہ رسول صلعم سے غدر کرے۔ اوس کی قوم نے اوس سے کہا تہا کہ عرب لوگ مسلمان ہو گئے ہین تو بھی مسلمان ہوجا۔ اوس نے کہا مین تو اِس جوان کی پیروی اور اتباع نہ کرون گا۔ پھر اوس نے اربد سے کہا۔ کہ جب ہم محمد کے پاس پہونچین تو مین اونہین باتون مین لگاؤن گا۔ اور تو پیچھے سے اون پر تلوار کا وار کرنا۔ اور مار ڈالنا۔ جب یہ لوگ آپ پاس آئے تو اوس نے نبی صلعم سے باتین کرنا شروع کین۔ تاکہ اربد آپ کو قتل کر دے۔ مگر اربد نے کچھ بھی نہین کیا۔ لیکن تب بھی عامر نے رسول اللہ صلعم سے گفتگو مین کہا کہ مین آپ کی لڑائی کے لیے سوار اور پیادون سے ملک کو بھر دون گا۔ غرض جب یہ سب آپ کے پاس سے لوٹے۔ تو رسول اللہ صلعم نے دعا مانگی۔ کہ اے اللہ عامر کے مقابلہ مین تو میری مدد کر۔ عامر نے نکلکر اربد سے کہا۔ کہ تو نے محمد کو کیون نہین قتل کیا۔ اربد نے کہا کہ جب مین نے اون کے قتل کا ارادہ کیا۔ تو تو میرے اور اون کے درمیان مین آگیا اور تیرے سوا مجھے

اور کچھہ دکھائی ہی نہین دیا - تو کیا اوس وقت مین تجھہ پر تلوار چلاتا - پہر یہ لوگ لوٹ گئے - راستہ مین مشیت ایزدی نے اپنا جلوہ دکھایا - اور عامر کو طاعون نے آدبوچا جس سے وہ مرگیا - اس وقت وہ ایک سلولیہ عورت کے گھر مین تہا - اوس وقت جب وہ مر رہا تہا - تو اوس نے ازراہ حسرت یہ کہا - کہ غدود تو میرے ایسے اٹھہ کھڑے ہوئے ہین جیسے اونٹون کے غدود ہوتے ہین - اور میری موت ایک سلولیہ عورت کے گھر مین ہوئی ہے - (اوسے افسوس اسکا تہا - کہ میدان جنگ مین لڑکر نہین مارا گیا - ایک ذلیل مقام پر بیماری سے مرا) اودہر اربد پر بجلی گری اور وہ اوس سے جلکر مرگیا - اربد بن قیس لبید بن ربیعہ کا مادر زاد بہائی تہا -

۷۹ بنی طے کا وفد اور زید الخیل اسی سال رسول اللہ پاس بنی طے کا وفد بہی آیا جس مین زید الخیل بہی تھے اور یہ اون لوگون کے سید تھے - یہ مسلمان ہوگئے - اور اسلام کے بڑے پابند رہے - ان کی نسبت رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے - کہ عرب کے جو لوگ میرے پاس آئے اون مین جن لوگون کی مین نے پہلے کچھہ تعریف سنی تہی اونہین مین نے اوس مین کم پایا - مگر زید الخیل ہی ایک ایسا شخص ہے جس کو مین نے پورا پایا پہر آپ نے اون کا نام زید الخیل کی بجاے زید الخیر رکھدیا - اور قریہ فید اونہین جاگیر مین دیا اور کچھہ زمین بہی اوسکے ساتھہ دی - پہر جب زید الخیر لوٹ کر گئے تو راستہ مین کسی قریہ مین اونہین بخار آیا اور وہ مر گئے -

۸۰ مسیلمہ اور رسول اللہ صلعم کی مراسلت اسی سال مین مسیلمہ کذاب نے رسول اللہ صلعم کو ایک خط لکھا - اور اوس مین بیان کیا کہ مین نبوت مین آپ کا شریک ہون - اور یہ خط اپنے دو آدمیون کے ہاتھہ رسول اللہ پاس بہیجا - رسول اللہ صلعم نے اون سے مسیلمہ کی

بنوت کی نسبت سوال کیا - اونہون نے کہا کہ وہ نبی ہے - اس پر آپ نے فرمایا - کہ اگر قاصدون کا قتل کرنا روا نہ ہوتا تو مین تم دونون کو قتل کرا دیتا - اور مسیلمہ کا خط یہ تہا -
مِنْ مُسَيْلِمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ اِلٰى مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّىْ قَدْ اُشْرِكْتُ مَعَكَ فِى الْاَمْرِ وَاِنَّ لَنَا نِصْفُ الْاَرْضِ وَلِقُرَيْشٍ نِصْفُهَا وَلٰكِنْ قُرَيْشًا قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ (یہ خط مسیلمہ رسول اللہ کی جانب سے محمد رسول اللہ کے نام ہے - بعد حمد و ثنا کے معلوم ہو کہ مین اور آپ اِس (نبوت کے) کام مین شریک ہین - نصف زمین ہمارے لئے ہے اور نصف قریش کے لئے مگر قریش ایسے لوگ ہین کہ حد سے بڑھ جایا کرتے ہین) اِس خط کا جواب رسول اللہ صلعم نے یہ لکہا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ اِلٰى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ اَمَّا بَعْدُ فَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى فَاِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ (یہ خط محمد رسول اللہ کی جانب سے مسیلمہ کذاب کے نام ہے - بعد حمد و ثنا کے معلوم ہو کہ سلام اوس شخص پر ہے جو ہدایت کے راستہ کی تبعیت کرتا ہے - یہ تمام زمین اللہ کے لئے ہے وہ جسے چاہتا ہے اپنے بندون مین سے اوسے اوس کا وارث بنا دیتا ہے - اور عاقبت کی بہلائی متقیون کے واسطے ہے)

بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ مسیلمہ وغیرہ نے جو نبوت کے دعوے کئے تہے وہ حجۃ الوداع کے اور رسول اللہ کے اوس مرض کے بعد کئے تہے جس سے آپنے انتقال فرمایا ہے - جب لوگون نے سُنا کہ آپ بیمار ہین تو اسود عنسی یمن مین اور مسیلمہ یمامہ مین اور طلیحہ بنی اسد مین اُٹھ کہڑے ہوئے اور اونہون نے طرح طرح کے فتنہ و فساد برپا کئے -

رسول اللہ کا حضرت علی کو یمن بھیجنا اور ہمدان کا اسلام

۱۸۱ حضرت خالد اور علی کا یمن جانا اور یمن والون کا اسلام۔

اسی سنہ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے حضرت علی کو یمن روانہ کیا۔ اس سے پیشتر حضرت خالد بن الولید کو رسول اللہ نے یمن والون کی طرف بھیجا تھا۔ کہ وہ جاکر انہین اسلام کی دعوت کرین مگر اونہون نے اون کی بات نہ مانی۔ اس واسطے رسول اللہ نے اب حضرت علی کو بھیجا۔ اور اونہون نے حکم دیا۔ کہ خالد کو اور اون کے ہمراہیون مین سے جسے چاہین اوسے وہ اپنے ہمراہ لے لین۔ حضرت علی نے اونہین اپنے ساتھ لیا۔ اور جو خط رسول اللہ نے حضرت علی کو دیا تھا وہ پڑھ کر اونہون نے یمن والون کو سنایا۔ ہمدان سب کے سب ایک ہی دن مین مسلمان ہو گئے اس کا حال حضرت علی نے رسول اللہ صلعم کو لکھا۔ آپ نے خط کو سنکر تین مرتبہ فرمایا السلام علی ہمدان۔ پھر یمن والے پیاپے مسلمان ہونے لگے۔ اور حضرت علی نے اس کی رسول اللہ کو اطلاع دی۔ آپ نے اس خوشی مین اللہ تعالیٰ کی جناب مین شکریہ کا سجدہ ادا کیا۔

رسول اللہ کا اپنے امرا کو صدقات پر مقرر کرنا

۱۸۲ رسول اللہ کا مہاجر زیاد عدی مالک زبرقان قیس اور علی کو صدقات پر عامل مقرر کرنا۔

اسی سنہ مین رسول اللہ نے اپنے امرا اور عمال صدقات کے وصول کرنے کے لئے بھیجے۔ مہاجر بن ابی امیہ بن مغیرہ کو صنعا کی طرف روانہ کیا۔ جس وقت وہان عنسی نے خروج کیا ہے تو یہ مہاجر اوسی جگہ تھے۔ اور زیاد بن

لبید الانصاری کو آپ نے حضرموت کی طرف صدقات کے لیے بہیجا تہا - اور عدی بن حاتم الطائی کو بنی طے اور بنی اسد کے صدقات پر مقرر کیا - اور مالک بن نویرہ کو حنظلہ کے صدقات پر اور زبرقان بن بدر اور قیس بن عاصم کو سعد بن زید مناۃ بن تمیم کے صدقات پر متعین فرمایا - اور علاء بن الحضرمی کو بحرین کی طرف بہیجدیا - اور علی بن ابیطالب کو نجران کی جانب روانہ کیا کہ وہان جاکر اون کے صدقات اور اون کا جزیہ وصول کرین اور پہر لوٹ آئین چنانچہ اونہون نے حکم کی تعمیل کی - اور لوٹ کر رسول اللہ صلعم کو مکہ مین حجۃ الوداع کے وقت ملے - اور لشکر مین ایک شخص کو اپنے بجاے اپنے ہمراہیون سے مقرر کر آئے - اور نبی صلعم کے پاس کو سب سے آگے ہی چلدیے - اور مکہ مین آپ سے جاملے - اوس شخص نے جسے علی لشکر پر مقرر کر گئے تہے لشکر پر توجہ کی اور وہ کپڑا جو حضرت علی کے ساتھ تہا اوس سے لشکر کے ہر ایک شخص کو ایک ایک حلہ بناکر پہنادیا جب لشکر مکہ کے قریب پہونچا تو علی اون لوگون سے ملنے کو نکلے اور جب اونہون نے وہ حلے دیکہے تو اون کے بدن پر سے اوتار ڈالے - اس کی لشکر والون نے رسول اللہ سے شکایت کی - اس واسطے رسول اللہ نے خطبہ کیا اور فرمایا کہ لوگو علی کی شکایت نہ کرو - وہ اللہ کے کامون مین بہت سخت ہین

رسول اللہ کا حجۃ الوداع

۱۸۳ رسول اللہ کا حج کو جانا اور ایک خطبہ کرنا اور جاہلیت کے رسوم کو منسوخ فرمانا اور قتل و زنا کی حرمت ابدیسی سے منع کرنا اور مناسک حج مخلوق کو سکہانا -

رسول اللہ صلعم اس حج کے واسطے ۲۵ - ذی قعدہ کو نکلے اور چلتے وقت لوگون سے کہدیا کہ حج کو جاتے ہین - جب آپ مقام

سرف مین آئے تو لوگون کو حکم دیا کہ حج کے احرام سے حلال ہو جائین اور اوسے عمرہ کا احرام کرلین صرف وہی لوگ حج کا احرام باندہے رہین جن کے پاس ہدی ہے ۔ رسول اللہ صلعم کے پاس اور اور چند آدمیون کے پاس ہدی تہی ۔

اسی مین حضرت علی آپ سے آکر ملے جو احرام باندہے ہوئے تہے ۔ نبی صلعم نے اون سے فرمایا ۔ کہ تم بہی اسیطرح حلال ہو جاؤ جس طرح کہ تمہارے ہمراہی حلال ہوگئے ہین یعنی حج کا احرام کہول ڈالو ۔ علی نے کہا کہ مین نے احرام باندہتے وقت وہی نیت کی ہے جو رسول اللہ نے نیت کی ہے ۔ اس لئے وہ ویسے ہی اپنا احرام باندہے رہے

پہر رسول اللہ نے اپنی طرف سے اور نیز حضرت علی کی طرف سے قربانی کی ۔ اور لوگون کے ساتہہ حج ادا کیا اور مناسک حج اونکو دکہائے اور حج کے طریق اونکو سکہائے اور ایک خطبہ کیا جس مین آپ نے وہ باتین بیان فرمائین جو مشہور ہین ۔ چونکہ وہان آدمی بکثرت تہے اس لئے جو کچہہ آپ بیان فرماتے اوسے ربیعہ بن امیۃ بن خلف دور کے لوگون کو سناتے جاتے تہے ۔ آپ نے پہلے تو اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی ۔ اور پہر فرمایا لوگو میری بات سنو ۔ شاید مین اس سال کے بعد اس موقف پر تم کو پہر کبہی نہ ملون گا ۔ اے لوگو تمہارے خون اور تمہارے اموال تم مین سے ایک دوسرے کے لئے ایسے ہی حرام ہین جیسے کہ آج کا یہ روز حرام ہے (یعنی کسی کا کسی کو تم مین سے مار ڈالنا یا کسی کا کسی کے مال کو لے لینا تمہارے لئے حرام ہے) اور جو سود کسی کا کسی پر چاہیئے ہے وہ باطل ہے کوئی دعوی اوس کا نہ کرے ۔ صرف تم اپنے راس المال لے لو ۔ اور عباس بن عبد المطلب کا سود جو کسی پر چاہیئے ہے وہ کل معاف ہے ۔ اور جاہلیت مین جو کسی نے کسی کا خون کیا ہے وہ معاف ہے ۔ اوس کا قصاص

نہ لیا جاے گا۔ اور سب سے اوّل ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کا خون مین خود معاف کرتا ہون۔ جو بنی لیث مین دودہ پیتا اور پرورش پاتا تہا اور اوسے ہذیل نے قتل کر دیا تہا اے لوگو شیطان اِس سے مایوس ہو گیا کہ تہاری سرزمین مین کبہی اوسکی پرستش کیجاے۔ ہان البتہ اور باتون مین لوگ اوسکی اطاعت کرین گے۔ وہ اِس سے راضی ہے کہ تم اپنے اعمال کو حقیر اور ذلیل سمجہتے ہو لوگو نسی زیادۃ فی الکفر ہے (یعنی تم ذی الحجہ محرم صفر اور رجب کے ماہہاے حرام کو جنمین اہل عرب مین لڑائی حرام تہی فراموش کر دیتے اور اپنے جوش کے وقت اون مین لڑائی لڑنا مباح کر لیتے ہو اور اونکے بجاے دوسرے مہینے حرام قرار دے لیتے ہو یہ بہت بُرا ہے گویا کفر مین ایک اور نئی شاخ پیدا کر لینا ہے اسے چہوڑ دو۔ اب زمانہ جو نسی کے سبب سے بدل گیا اور کہین کے کہین چلے گئے تہے وہ) زمانہ گہومتے گہومتے وہین اور اوسی ہیئت پر آگیا ہے جس طرح کہ اللہ تعالےٰ نے اوسے اوس روز پیدا کیا تہا جس روز کہ آسمان زمین اوس نے بنائے تہے۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک مہینون کی تعداد بارہ ہے لوگو تم اپنی عورتون کے ساتہ بہلائی سے پیش آؤ۔ یہ خطبہ بہت بڑا ہے۔

پہر جب آپ عرفہ مین جاکر ٹہیرے تو اوس پہاڑ کی نسبت جس پر آپ اوس وقت تہے فرمایا۔ کہ یہ موقف ہے اور تمام عرفہ موقف ہے۔ اور ایسے ہی مزدلفہ مین فرمایا کہ یہ موقف ہے اور کل مزدلفہ موقف ہے۔ اور جب منیٰ پر قربانی کی۔ تو فرمایا کہ یہ منحر اور قربان گاہ ہے اور تمام منیٰ منحر ہے۔

پہر رسول اللہ صلعم نے حج تمام کیا۔ اِس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہین۔ کیونکہ رسول اللہ صلعم نے اِس کے بعد پہر حج نہین کیا۔ یہ آپ کا حج وداعی تہا۔ اور حجۃ البلاغ بہی اوسکو

کہتے ہین اس لیے کہ رسول اللہ نے لوگون کو جو مناسک حج تھے وہ انہین بتائے۔ اور حج کے طریق سب سکہا دیئے۔ اور جو احکام تھے اوس کی تبلیغ کردی۔

رسول اللہ صلعم کے غزوات اور سرایا کی تعداد

۱۸۴ رسول اللہ کے غزوات اور سرایا اور بعث کی تعداد اور نام۔

رسول اللہ صلعم نے بہ نفس نفیس جو آخری غزوہ کیا ہے وہ غزوہ تبوک تہا۔ اور آپ نے جس قدر غزوے خود کیے ہین اور جن مین خود آپ موجود رہے ہین اونکی تعداد اونیس [۱۹] ہے واقدی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ اہل عراق نے جو زید بن ارقم سے روایت کی ہے وہ ایسی ہی ہے۔ لیکن یہ خطا ہے۔ کیونکہ زید بن ارقم عبد اللہ بن رواحہ کے ساتھہ غزوہ موتہ مین اونکی اونٹ کے پیچھے بیٹھا ہوا تہا۔ رسول اللہ صلعم کے ساتہہ بجز تین چار غزوات کے اور کبھی نہین گیا۔ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے سب چھبیس [۲۶] غزوہ کیئے ہین اور بعض کا قول ہے کہ ستائیس [۲۷] غزوہ کیئے ہین۔ جو لوگ ان غزوات کی تعداد چھبیس [۲۶] بتاتے ہین وہ غزوہ خیبر اور وادی القریٰ کو ایک غزوہ کہتے ہین۔ کیونکہ آپ خیبر سے اپنے مقام پر واپس تشریف نہین لائے تھے اور جو لوگ کہ اونہین ستائیس [۲۷] کہتے ہین وہ خیبر کے غزوہ کو جدا اور وادی القریٰ کے غزوہ کو جدا سمجھتے ہین۔

سب سے اول غزوہ آپ کا غزوہ ودان [۱] ہے جسے غزوہ الابواہی کہتے ہین پھر رضوی کی طرف غزوہ [۲] بواط ہوا ہے پھر غزوۃ العشیرہ [۳] ہے۔ پھر بدر الاولیٰ [۴] کا غزوہ ہے جس مین آپ کرز بن جابر کے پیچھے نکلے تھے پھر بدر [۵] کا دوسرا غزوہ ہے جس مین آپ نے قریش کو قتل کیا تہا۔ پھر غزوہ بنی [۶] سلیم پھر غزوۃ السویق [۷] ہے۔ پھر اسی طرح غزوہ

غطفان[۸] سے ہے جسے غزوہ ذی امر بھی کہتے ہین۔ پہر غزوہ بحران[۹] حجاز مین غزوہ احد[۱۰] غزوہ حمراء الاسد[۱۱] غزوہ بنی النضیر[۱۲] غزوہ ذات الرقاع[۱۳] غزوہ بدر الآخرہ[۱۴] غزوہ دومۃ الجندل[۱۵] غزوہ خندق[۱۶] غزوہ بنی قریظہ[۱۷] غزوہ بنی لحیان بن ہذیل[۱۸] غزوہ ذی قرد[۱۹] غزوہ بنی المصطلق[۲۰] غزوہ حدیبیہ[۲۱] غزوہ خیبر[۲۲] غزوہ عمرۃ القضا[۲۳] غزوہ فتح مکہ[۲۴] غزوہ حنین[۲۵] غزوۃ الطائف[۲۶] اور سب سے آخر مین غزوہ تبوک[۲۷] ہے۔

اِن مین لڑائی صرف نو غزوات مین ہوئی ہے اور اونکے نام یہ ہین۔ بدر[۱]۔ احد[۲]۔ خندق[۳]۔ قریظہ[۴]۔ مصطلق[۵]۔ خیبر[۶]۔ فتح مکہ[۷]۔ حنین[۸]۔ طائف[۹]۔

اور آپ کے سرایا مین اختلاف ہے۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ آپ کے سب سریے اور بعوث پینتیس[۳۵] ہوئے ہین اور بعض کہتے ہین کہ اون کی تعداد اڑتالیس ہے۔

۸۵ جریر اور باذان کا اسلام اور صنم ذی الخلصہ کا گرایا جانا۔

اسی سنہ کے ماہ رمضان مین جریر بن عبداللہ البجلی بھی آپ پاس مسلمان ہوکر آیا۔ اور اوسے رسول اللہ نے ذی الخلصہ کو بھیجا۔ جس نے وہان جاکر اوسے گرا دیا یہ بتخانہ سنگ سپید کا تبالہ مین تھا (جو یمن کا ایک شہر ہے) اور یہ ذی الخلصہ قبیلہ بجیلہ اور خثعم اور ازد السراۃ کا ایک صنم تھا۔ جس وقت رسول اللہ پاس خبر آئی کہ وہ ڈہا دیا گیا تو آپ نے اللہ تعالے کا شکریہ ادا کیا۔ اور جناب باری مین سجدہ کیا۔ اسی سنہ مین باذان حاکم یمن بھی یمن مین مسلمان ہوگیا۔ اور رسول اللہ صلعم کو اپنے اسلام کی خبر بھیجی۔

رسول اللہ کے حج اور عمرون کی تعداد

۸۶ رسول اللہ کے حج اور عمرہ اور اونمین اختلاف

جابر کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے دو حج کئے

ہین - ایک حج تو ہجرت سے قبل کیا تہا اور ایک حج ہجرت کے بعد کیا تہا جس کے ساتہہ عمرہ بہی کیا تہا - اور حضرت عمر نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے تین عمرے کئے ہین - اور بی بی عائشہ کہتی ہین کہ چار عمرے آپ نے کئے تہے - اِسی طرح حضرت ابن عمر سے بہی روایت ہے -

رسول اللہ صلعم کا حلیہ مبارک اور آپ کے اسماے مقدس اور خاتم نبوت

۸۷ حلیہ شریف اور اسما اور القاب اور بالون کی سپیدی اور خضاب -

حضرت علی نے رسول اللہ صلعم کا حلیہ مبارک بیان کیا ہے وہ کہتے ہین کہ آپ نہ تو بلند بالا تہے اور نہ پست قامت - اوسط درجہ کا قد تہا - سر اور ریش مبارک کے بال گنجان - دونون ہاتہہ کے پنجہ اور قدم ششن یعنی بہاری اور پر گوشت کرادیس یعنی شانہ آپ کے بہاری چہرہ کا رنگ سرخی مائل طویل المسربہ یعنی سینہ کے اوپر سے ناف تک بال لنبے لنبے رفتار مین دبدبۂ شاہی و بزرگی نمودار مین نے ایسا متناسب الاعضا نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکہا نہ آپ سے بعد ویسا کسی کو پایا - آنکہین ادعج یعنی سیاہ بال آپ کے سبط یعنی لنبے لٹکتے ہوئے نہ گہونگروالے رخسارہ صاف اور سڈول سر کے بال کان کی لو تک گردن ایسی منور جیسی نقرہ کی صراحی - جب کسی طرف التفات کرتے تو پورا پورا التفات کرتے - چہرہ پر عرق کے قطرے صفائی اور خوشبو سے دُر آبدار کی طرح نظر آتے دونون شانون کے درمیان خاتم نبوت تہی - یعنی کچہہ گوشت اُبہرا ہوا تہا

جس کے گرد بال تھے

آپ کے نام اور لقب بھی کتنے ہی ہین - چنانچہ آپ نے اپنے اسمار شریف کی نسبت خود فرمایا ہے میرا نام محمد ہے اور احمد بھی ہے اور مقفی کہتے ہین متقفی (یعنی پیچھے آنیوالا تمام انبیا کے) اور حاشر کہ آپ کے قدمون پر قیامت کے دن اللہ تعالی مخلوق کو قبرون سے اٹھاوے گا - اور نبی الرحمۃ کیونکہ آپ رحمۃ للعالمین تھے) اور نبی التوبہ اور نبی الملحمۃ (یعنی آپ کی نبوت تالیف الناس اور اصلاح امت کے لیے ہوئی تھی) اور عاقب یعنی خاتم الانبیا اور ماحی کہ اللہ تعالی نے آپ کی ذات پاک کی وجہ سے آثار کفر و ضلالت کو دنیا سے محو کردیا -

اور آپ کے بالون کی اور اون کی سپیدی کی نسبت بھی کئی روایتین آئی ہین چنانچہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین - کہ اللہ تعالی نے آپ کو بڑھاپے کے ضعف سے بچا رکھا تھا مگر بعض نے بیان کیا ہے کہ آپ کے محاسن مبارک مین آگے کی طرف بیس بال سپید تھے - اور آپ خضاب نہین کرتے تھے - جابر بن سمرہ کہتے ہین - کہ آپ کے فرق مبارک پر کچھ بال سپید تھے - جب تیل لگاتے تو بالون مین خوب تیل ملتے تھے - ام سلمہ کہتی ہین کہ مین نے آپ کے سر مین سے مہندی اور وسمہ لگائے ہوئے بال نکالے تھے - ابو رمثہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم خضاب کیا کرتے تھے اور آپ کے بال شانون یا کندھون تک لٹکے چلے جاتے تھے - بی بی ام ہانی کہتی ہین کہ آپ کی چار کاکلین تھین

رسول اللہ صلعم کی شجاعت وجود

۱۸۸ رسول اللہ کی بے انتہا شجاعت وسخاوت۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین۔ کہ رسول اللہ صلعم تمام آدمیون سے زیادہ شجاع او رتمام بنی آدم سے زیادہ سخی اورسب سے بڑہکر احسان کرنے والے تہے۔ ایک مرتبہ مدینہ مین کچہہ گڑبڑ مچی۔ آپ فوراً گہوڑے پر ننگی پیٹہہ سوار ہوئے اور اوُدہر کو جہان بلوا تہا تشریف لے گئے۔ لوگ بہی آپ کے پیچہے پیچہے روانہ ہوے۔ اوس وقت آپ کہتے جاتے تہے لوگو ڈرو مت۔ ڈرو مت حضرت علی کہتے ہین کہ جب کبہین بہت خوف ہوتا تو ہم سب رسول اللہ صلعم کو اپنی پناہ کے لئے ڈہونڈہتے تہے۔ حضرت علی سا دلاور شجاع آدمی ایسا کہے تو رسول اللہ کی شجاعت کی شہادت اوس سے بخوبی ظاہر ہے۔ کیونکہ اوپر اون کے غزوات مین بیان ہوچکا ہے۔ کہ شجاعت مین وہ کس درجہ پر تہے۔ کوئی دلاور اون کی شجاعت کو نہین پہونچتا ہے۔

رسول اللہ صلعم کے ازواج اورکنیزون اور اولاد کی تعداد

۱۹۹ رسول اللہ صلعم کی بیبیون کی تعداد اور بی بی خدیجہ سے نکاح۔

ابن الکلبی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے پندرہ عورتون سے نکاح کیا۔ مگر خلوت صرف تیرہ سے ہی کی تہی۔ اور ایک وقت مین کبہی گیارہ سے زیادہ نہ ہوئین۔ اور جب آپ نے وفات پائی تو نوؔ اون مین سے زندہ تہین۔

سب سے اوّل آپ نے بی بی خدیجہؓ بنت خویلد سے نکاح کیا تہا۔ جو بیوہ

تہین - اور پیشتر عتیق بن عائذ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم کے نکاح مین تہین -
جب وہ مر گیا تو ابو ہالہ بن زرارہ بن نباش بن عدی التمیمی نے اون سے نکاح کر لیا
اور اوس سے ایک بیٹا ان کے پیٹ سے ہند بن ابی ہالہ پیدا ہوا جب ابو ہالہ بہی مر گیا
تو اون سے رسول اللہ صلعم نے نکاح کر لیا - اور اونکے بطن اطہر سے رسول اللہ صلعم کے
آٹھ بچے پیدا ہوئے جنکے اسماے گرامی یہ ہین - قاسم طیب طاہر عبد اللہ
زینب رقیہ ام کلثوم فاطمہ - ان مین سے اولاد ذکور تو آپ کے سب ایام الطفولیت
مین ہی مر گئے البتہ لڑکیان بالغ ہوئین اور اون کے نکاح بہی ہوئے اور اون سے
اولاد بہی پیدا ہوئی -

بی بی خدیجہ کے ایام حیات مین رسول اللہ صلعم نے کسی دوسری عورت سے نکاح
نہین کیا - اون کی وفات ہجرت سے تین سال قبل ہوئی تہی - اور رسول اللہ صلعم کی اولاد
ابراہیم کے سوا اور کسی بی بی کے پیٹ سے پیدا نہ ہوئی -

۱۹۰ رسول اللہ کا نکاح بی بی سودہ اور بی بی عائشہ سے -

جب بی بی خدیجہ کا انتقال ہو گیا تو اون کے بعد
آپ نے سودہ بنت زمعہ سے اور بعض کہتے ہین
کہ بی بی عائشہ سے نکاح کیا ہے جسوقت عائشہ سے نکاح کیا ہے تو اوسوقت وہ نہایت خورد سال صرف چہ برس کی
تہین - بی بی سودہ البتہ ثیبہ تہین اور آپ سے پیشتر سکران بن عمرو بن عبد شمس کے نکاح
مین تہین جو سہیل بن عمرو کا بہائی تہا - اور مہاجرین حبش سے تہا - لیکن وہان جاکر نصرانی
ہو گیا اور مر گیا - اوس سے بعد رسول اللہ نے اوس سے نکاح کر لیا - آپ نے مکہ ہی
مین نکاح کیا اور خولہ بنت حکیم زوجہ عثمان بن مظعون نے آپ کی اوس سے منگنی کرائی
اور مکہ مین آپ نے بی بی سودہ سے خلوت کی - اور انہین آپ سے اون کے باپ

زمعتہ بن قیس نے بیاہ دیا تہا۔ جس وقت آپ سے سودہ کا نکاح ہوا ہے تو اوس وقت
اِن کا بہائی عبد بن زمعہ مکہ مین نہ تہا۔ جب وہ مکہ مین آیا تو اوسے بڑا رنج ہوا۔ اور اِس غصّہ
مین اوس نے اپنے سر پر خاک اوڑائی۔ لیکن جب وہ مسلمان ہو گیا تو کہنے لگا کہ مین بڑا ہی
نادان و سفیہ ہون جو مین نے یہ نالائق حرکت کی۔ اور اپنے کئے سے نہایت ہی
شرمندہ ہوا۔

رہین بی بی عائشہؓ تو اون سے آپ نے مدینہ مین آکر خلوت کی تہی۔ اِس وقت وہ
نو سال کی ہو گئی تہین۔ جس وقت رسول اللہ صلعم نے وفات پائی ہے تو بی بی عائشہ اوس وقت
اٹہارہ برس کی تہین۔ اور آپ کے بعد زندہ رہین اور ۵۸ھ ہجری مین وفات پائی۔
عائشہ کے سوا آپ کی بیبیون مین اور کوئی کنواری عورت نہ تہی۔ جس سے آپ نے
نکاح کیا ہو یہی ایک کنواری تہین۔

۱۹۱ رسول اللہ کا نکاح بی بی حفصہ و ام سلمہ و زینب بنت خزیمہ و جویریہ سے۔

پہر بی بی عائشہ کے بعد رسول اللہ نے بی بی حفصہؓ بنت عمر بن الخطاب سے نکاح کیا جو پہلے
خنیس بن حذافہ السہمی کے نکاح مین تہین۔ خنیس صحابہ بدری مین سے تہے۔
اور بنی سہم مین سے اون کے سوا اور کوئی بدر کی لڑائی مین شریک نہین ہوا تہا۔ بی بی
حفصہ کے پیٹ سے رسول اللہ کے کوئی اولاد نہین ہوئی۔ اور اون کا انتقال مدینہ
مین حضرت عثمان کی خلافت مین ہوا۔

پہر آپ نے اونکے نکاح کے بعد بی بی ام سلمہؓ بنت ابی امیہ زاد الراکب المخزومیہ
سے نکاح کیا یہ بہی پہلے ایک شخص ابو سلمہ بن عبد الاسد المخزومی کے نکاح مین تہین
جو بدر کی لڑائی مین شریک تہے اور جنگ اُحد مین اونکے ایک زخم لگ گیا تہا جس سے وہ مر گئے تہے

اوسکے بعد رسول اللہ نے جنگ احزاب سے قبل بی بی ام سلمہ سے نکاح کر لیا تھا۔ ان کا انتقال سنہ ۵۹ھ میں ہوا ہے۔ لیکن ایک روایت یون ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد ان کی وفات ہوئی ہے۔

پھر بی بی ام سلمہ کے بعد آپ نے بی بی زینب بنت خزیمہ سے نکاح کیا۔ یہ بنی عامر بن صعصعہ سے تھین اور جنھین ام المساکین بھی کہتے تھے۔ یہ اور بی بی خدیجہ دونون رسول اللہ صلعم کے ایام حیات مین ہی انتقال کر گئی تھین۔ ان دو کے سوا آپ کی سب بیبیان آپ کے بعد زندہ رہی تھین۔ بی بی زینب پہلے طفیل بن الحارث بن المطلب کے نکاح مین تھین۔

ان کے بعد سنہ ۵ھ کے سال مین جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار الخزاعیہ سے آپ نے نکاح کیا جو بنی المصطلق سے تھین اور پہلے مسافع بن صفوان المصطلقی کے نکاح مین تھین۔ ان سے بھی آپ کے کوئی اولاد نہین ہوئی۔

۲۹۱ رسول اللہ کا نکاح بی بی ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے۔

پھر آپ نے بی بی ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب سے نکاح کیا۔ جو پہلے عبید اللہ بن جحش کے نکاح مین تھین۔ یہ عبید اللہ مسلمان تھا اور حبش کو ہجرت کر گیا تھا مگر وہان جا کر نصرانی ہو گیا اور وہین مر گیا۔ اس پر رسول اللہ نے نجاشی کے پاس آدمی بھیجا۔ اور ام حبیبہ کے لئے اوس سے درخواست کی۔ اور اوس سے نکاح کر لیا۔ جب نکاح ہوا ہے تو ام حبیبہ حبش مین ہی تھین۔ اور خالد بن سعید بن العاص نے ام حبیبہ کو آپ کے نکاح مین دیا تھا۔ لیکن بعض یہ کہتے ہین آپ نے عثمان بن عفان سے اون کو مانگا تھا۔ اور اونھون نے ہی ام حبیبہ کو آپ کے نکاح مین دیا تھا۔ اور اونھون نے ہی نجاشی کے پاس سے اون کو

منگایا تہا - نجاشی نے چارسو دینار اونہین آپ کی طرف سے مہر مین دئے اور اونہین رسول اللہ پاس بہیجدیا - یہ اپنے بہائی حضرت معاویہ کے ایام خلافت مین مری ہین - ان سے رسول اللہ کے کوئی اولاد نہین ہوئی -

پہر آپ نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا جو زید بن حارثہ مولاے رسول اللہ کے پہلے نکاح مین تہین آپ کے پیٹ سے بہی آپ کے کوئی اولاد نہین ہوئی - ان کا بیاہ رسول اللہ سے اللہ تعالی نے کیا تہا اور اوس کے واسطے جبریل کو بہیجا تہا - اس سے بی بی زینب رسول اللہ صلعم کی تمام بیبیون پر فخر کیا کرتی تہین اور کہتی تہین کہ مین ولی اور وکیل کے لحاظ سے اون سب مین اکرم ہون - یہ بی بی آپ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین آپ کی اور سب بیبیون سے پہلے مری ہین -

۱۹۳ رسول اللہ کا نکاح صفیہ اور میمونہ سے پہر واقعہ خیبر کے سال بی بی صفیہ بنت حُیَیّ بن اخطب سے آپ نے نکاح کیا - جو پہلے سلام بن مشکم کے نکاح مین تہین - جب وہ مرگیا تو اون سے کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق نے نکاح کر لیا تہا - یہ رسول اللہ کے پاس گرفتار ہوکر آیا - اور محمد بن مسلمہ نے نبی صلعم کے حکم سے اوسے قتل کر دیا - پہر نبی صلعم نے اونہین آزاد کر دیا - اور سنہ ۷ ہجری مین اون سے نکاح کر لیا - یہ سنہ ۳۶ ہجری مین مری ہین

پہر آپ نے میمونہ بنت الحارث الہلالیہ سے نکاح کیا - جو پہلے مسعود بن عمرو بن عمیر الثقفی کے نکاح مین تہین - اون سے بہی کچہہ اولاد نہین ہوئی - پہر اوس کے بعد ابو رہم بن عبد العزی نے نکاح کر لیا - اوس کے بعد اون سے رسول اللہ صلعم نے نکاح کیا - میمونہ ابن عباس اور خالد بن الولید کی خالہ تہین اور رسول اللہ نے اون سے سرف کے مقام پر عمرۃ القضا مین نکاح کیا تہا -

۱۹۴ رسول اللہ کی وہ عورتیں جنہیں آپ نے علیحدہ کردیا یا اون سے خلوت کی۔

پہ آپ نے بنی کلاب کی ایک عورت سے نکاح کیا جس کا نام شاہ بنت رفاعہ اور بعض کے قول کے بموجب سنی بنت اسما بن الصلت یا بنت الصلات بن حبیب تھا یہ عورت قبل اس سے کہ آپ خلوت کریں مرگئی۔

پھر آپ نے شبنا بنت عمرو الغفاریہ یا کنانیہ سے نکاح کیا۔ اس میں قبل خلوت کے ابراہیم ابن رسول اللہ کا انتقال ہوگیا۔تو وہ کہنے لگی کہ اگر آپ اللہ کے رسول ہوتے تو آپ کا بیٹا نہ مرتا اس لئے آپ نے اوسے طلاق دیدی۔

پھر آپ نے عربہ بنت جابر الکلابیہ سے نکاح کیا جسکی ابواسید (بضم الہمزہ) الساعدی نے آپ سے منگنی کرائی تھی۔جب وہ نبی صلعم کے پاس آئی تو آپ سے اوس نے اللہ کی پناہ مانگی۔اس واسطے آپ نے اوسے جدا کردیا۔

پھر آپ نے اسما بنت النعمان بن الاسود بن شراحیل الکندی سے نکاح کیا۔جب آپ خلوت کے لئے تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اوسکے جسم پر سپید داغ ہیں۔اس واسطے آپ نے اوس سے متعہ کرلیا۔اور پھر اوسے اوسکے گھروالوں کے پاس واپس کردیا۔بعض نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اوس نے بھی آپ سے اللہ کی پناہ مانگی تھی۔اس لئے آپ نے اوسے واپس کردیا تھا۔

اور عالیہ بنت ظبیان سے بھی نکاح کیا اور مجامعت کی تھی۔مگر بعد اوس کے اوسے الگ کردیا۔

اور قتیلہ بنت قیس سے بھی جو اشعث کی بہن تھی نکاح کیا تھا۔مگر خلوت سے پیشتر ہی آپ کا انتقال ہوگیا۔اس کے بعد یہ عورت مرتد ہوگئی۔

اور فاطمہ بنت سریع سے بھی نکاح کیا تھا (مگر غالباً رسول اللہ نے اِس سے خلوت نہین کی)
ابن الکلبی نے بیان کیا ہے کہ یہی عربہ شریک کی مان ہے اور کہا ہے کہ لوگ
بیان کرتے ہین کہ رسول اللہ نے خولہ بنت ہذیل بن ہبیرہ سے اور لیلی بنت الخطیم
الانصاریہ سے بھی نکاح کیا تھا - اِس لیلی نے خود نکاح کی خواہش کی تھی آپ نے اوس
سے نکاح کرلیا - لیکن جب اِس نے جاکر اپنی قوم کے آدمیون سے اِس کا ذکر کیا تو
اونہون نے اوس سے کہا - کہ تو تو بڑی غیرت والی ہے - اور رسول اللہ کی اور عورتین
بھی ہین تو جا اور اپنا نکاح فسخ کرا لے - اِس لیئے وہ آئی اور فسخ نکاح کی درخواست کی -
آپ نے اوسے منظور کرلیا اور اوسے جدا کردیا -

۱۹۵ وہ عورتین کہ جن سے آپ کی صرف منگنی ہوئی اور نکاح نہ ہوا -

اور بھی چند عورتین تھین جن سے رسول اللہ کی منگنی
ہوئی مگر نکاح نہین ہوا - اونمین سے ایک تو
ام ہانی بنت ابی طالب ہے کہ اوس سے آپ نے منگنی کی مگر نکاح نہین کیا - دوسری
صناعہ بنت عامر ہے جو بنی قشیر سے تھی - تیسری صفیہ بنت بشامہ ہے جو اعور
العنبری کی بہن تھی - چوتھی ام حبیبہ بنت عباس ہے جو آپ کے چچا تھے - جب آپ
کو یہ معلوم ہوا کہ عباس آپ کے رضاعی بھائی ہین تو آپ نے ام حبیبہ سے نکاح
نہین کیا - پانچوین جمرہ بنت الحارث بن ابی حارثہ ہے کہ اوس سے آپ نے
منگنی کی تھی - لیکن اوس کے باپ نے بہانہ کیا کہ اوس کی لڑکی بیمار ہے - حالانکہ
بیمار نہ تھی لیکن جب لوٹ کر گیا تو دیکھتا کیا ہے کہ اوس کے بدن پر برص کے داغ ہین

۱۹۶ رسول اللہ کی کنیزین

رسول اللہ کی کنیزون مین سے ایک تو بی بی ماریہ بنت
شمعون قبطیہ ہین جن کے بطن اطہر سے ابراہیم بن رسول اللہ پیدا ہوئے تھے -

دوسری بی بی ریحانہ بنت زید قریظیہ ہین جنہین بعض نے بنی نضیر مین سے بہی بتایا ہے۔

رسول اللہ صلعم کے موالی

۱۹۷ رسول اللہ کے موالی زید اسامہ ثوبان شقران ابو رافع۔

(رسول اللہ صلعم کا کوئی غلام نہ تہا۔ آپ کے جس قدر غلام تہے اونہین آپ نے آزاد کر دیا تہا۔ آزاد غلام کو مولی کہتے ہین) ان موالی مین سے ایک تو زید بن حارثہ اور دوسرے اونکے بیٹے اسامۃ بن زید تہے۔ تیسرے ثوبان تہے جن کی کنیت ابو عبد اللہ تہی۔ اور جو اصل مین سراۃ کے رہنے والے تہے۔ مگر رسول اللہ کی وفات کے بعد حمص مین سکونت اختیار کرلی تہی۔ یہ سنہ ۵۴ ہجری مین مرے ہین۔ لیکن بعض نے یہہ بیان کیا ہے۔ کہ وہ رملہ مین رہنے لگے تہے۔ اون کی اولاد باقی نہین رہی۔

چوتہے شقران ہین جنہین بعض نے حبشی اور بعض نے فارسی بیان کیا ہے۔ ان کا نام صالح تہا کہتے ہین کہ یہ رسول اللہ صلعم کو اپنے باپ سے ورثہ مین ملے تہے بعض نے کہا ہے کہ وہ عبد الرحمن بن عوف کے غلام تہے اونہون نے نبی صلعم کو اونہین دیدیا تہا۔ ان کی اولاد بہی باقی رہی تہی۔

پانچوین ابو رافع تہے جن کا نام ابراہیم اور ایک روایت مین ہے کہ اسلم تہا۔ کہتے ہین کہ یہ عباس کے غلام تہے اور اونہون نے نبی صلعم کو اونہین دیدیا تہا۔ انہین بہی نبی صلعم نے آزاد کر دیا تہا۔ بعض کہتے ہین کہ یہ پہلے ابو احیحہ بن سعید بن العاص کے غلام تہے احیحہ نے ابو رافع کے تین بیٹون کو آزاد کر دیا تہا۔ جو اون کے حصہ مین تہے۔ اور اونہین لیکر بدر

کی لڑائی مین شریک ہوے تہے - حالانکہ وہ تینون کافر تہے - وہ لوگ اوس لڑائی مین مارے گئے - اور خالد بن سعید نے اپنا حصّہ جو ابو رافع مین تہا رسول اللہ صلعم کو دیدیا تہا - رسول اللہ نے اونہین اور اونکے بیٹے کو بہی جن کا نام رافع تہا آزاد کردیا - رافع کا بہائی عبید اللہ بن ابی رافع حضرت علی بن ابی طالب کا کاتب تہا -

۱۹۸ رسول اللہ کے موالی سلمان سفینہ ابوکبشہ -

چہٹے سلمان فارسی تہے جن کی کنیت ابو عبد اللہ تہی اور اصفہان والون مین سے تہے - مگر بعض لوگ اونہین رامہرمز کا بتاتے ہین - کسی کلب کے شخص نے اونہین پکڑ لیا تہا - اوکسی یہودی کے ہاتہہ وادی القریٰ مین بیچ دیا تہا - اس یہودی نے اون سے مکاتبت کرلی (مکاتبت کہتے ہین - کہ غلام اپنے مالک کو کچہہ دیکر آزاد ہوجائے) نبی صلعم نے سلمان کی مکاتبت مین اعانت کی جس سے وہ آزاد ہوگئے -

ساتوین سفینہ ام سلمہ کے غلام تہے - جنہین اونہون نے آزاد کردیا تہا - مگر یہ شرط کردی تہی کہ رسول اللہ کی خدمت کیا کرین - کہتے ہین کہ ان کا نام مہران یا رباح تہا - اور یہ بہی کہتے ہین کہ وہ فارس کے عجمیون کی نسل سے تہے - اونکے بیٹے کی کنیت ابو سروح تہی - اور یہ سراۃ کے مولدین سے تہے - اور رسول اللہ کے ساتہہ اذان بہی دیا کرتے تہے - اور بدر اور احد وغیرہ کی تمام لڑائیون مین شریک رہے تہے - اور بعض نے اونہین اہل فارس سے بہی بتایا ہے -

آٹہوین ابوکبشہ تہے جن کا نام سلیم تہا - کہتے ہین کہ یہ مکہ کے موالی مین سے تہے اور بعض کا قول ہے کہ ارض دوس کے مولدین مین سے تہے - رسول اللہ صلعم نے اونہین مول لیکر آزاد کردیا تہا - یہ بدر وغیرہ کے کل مشاہد مین موجود رہے تہے - ان کا انتقال

اوس روز ہوا ہے جس روز حضرت عمر بن الخطاب سنہ ۱۳ ہجری مین خلافت کی کرسی پر جلوہ افروز ہوے ہین-

۱۹۹ رسول اللہ کے موالی رویفع رباح الاسود فضالہ مدعم ابوضمیرہ یسار مہران ابوبکرہ اور ایک خصی-

نوین رویفع ابوموسیہ تہے جو مزینہ کے مولدین سے تہے انہین ہی رسول اللہ نے مول لیکر آزاد کردیا تہا-

دسوین رباح الاسود تہے-جو رسول اللہ صلعم کے موذن تہے-

گیارہوین فضالہ تہے جو شام مین رہنے لگے تہے-

بارہوین مدعم تہے جو وادی القری مین قتل ہوے تہے-

تیرہوین ابوضمیرہ تہے- کہتے ہین کہ یہ فارس والون مین یشتاسب بادشاہ کی نسل سے تہے- رسول اللہ صلعم کو کہین کسی لڑائی مین ہاتہ پڑ گئے تہے-آپ نے انہین ہی حسب دستور آزاد کردیا تہا-یہی ابوحسین کے دادا ہین-

چودہوین یسار یونانی الاصل تہے-یہ کسی غزوہ مین آپ کے ہاتہ آگئے تہے- اور انہین ہی آپ نے آزاد کردیا تہا-انہین کو عرنیون نے اوسوقت مار ڈالا تہا جب کہ اونہون نے آکر رسول اللہ کے شیردار اونٹ لوٹے تہے-

پندرہوین آپ کے مولا مہران تہے- انہون نے نبی صلعم سے حدیثین بہی بیان کی ہین-

ایک خصی بہی رسول اللہ کے پاس تہا جس کا نام مابور تہا-اور اوسے مقوقس نے آپ کو ہدیہ مین بی بی ماریہ اور شیرین کے ساتہ دیا تہا-کہتے ہین کہ اسی کے ساتہ بی بی ماریہ کو لوگون نے مطعون کیا تہا اِس واسطے رسول اللہ نے حضرت علیؑ کو بہیجا-کہ اوسے قتل

کردین۔ مگر اونہین معلوم ہوا کہ وہ خصی ہے اس لئے چھوڑ دیا۔
جس وقت رسول اللہ نے طائف پر محاصرہ ڈالا تہا تو اوسوقت محصورین کے پاس سے چار غلام نکلکر رسول اللہ پاس چلے آئے تہے۔ آپ نے انہین بہی آزاد کردیا تہا ایک کا نام اون مین سے ابوبکرہ تہا۔

رسول اللہ صلعم کے کاتب

۲۰۰ رسول اللہ کے کاتب عثمان علی معاویہ وغیرہ۔

ذکر کرتے ہین کہ کبہی تو رسول اللہ کی تحریرات حضرت عثمان بن عفان لکہا کرتے اور کبہی حضرت علی لکہا کرتے تہے۔ اور کبہی کبہی خالد بن سعید اور ابان بن سعید اور علا بن الحضرمی بہی لکہتے تہے اول اول آپ کی تحریرات اُبَیّ بن کعب نے لکہی ہین۔ اور زید بن ثابت نے بہی آپ کی تحریرات کا کام کیا ہے۔ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح بہی آپ کے نوشتہ لکہا کرتا تہا۔ لیکن یہ مرتد ہوکر پہر فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوگیا۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان اور حنظلہ الاسیدی نے بہی آپ کی تحریرین لکہی ہین۔ اُسَیّد بضم الہمزہ وتشدید الیا ہے۔ محدث اسی طرح بیان کرتے ہین۔ اور یہ نسبت اُسَیّد بن عمرو بن تمیم کی طرف ہے۔

رسول اللہ صلعم کے گہوڑونکے نام

۲۰۱ رسول اللہ کے گہوڑے اور اون کے نام وغیرہ۔

کہتے ہین۔ کہ رسول اللہ صلعم نے جو سب سے اوّل گہوڑا لیا ہے وہ وہ گہوڑا تہا جو آپ نے فزارہ کے ایک اعرابی سے مدینہ مین دس اوقیہ کو لیا تہا اور اوس کا نام سکب (تیز گام

رکھا تھا - گویا کہ وہ آب رواں کی طرح بہتا تھا - اور سب سے اول اس پہ سوار ہو کر غزوۂ احد کو گئے تھے -

پھر ابوبردہ بن ابی نیار کا گھوڑا آپ نے لیا جس کا نام ملاوح (بلند) تھا - ایک اور آپ کا گھوڑا مرتجز (رجز پڑھنے والا) نام تھا - اس کا یہ نام اس گھوڑے کی خوش آوازی کے سبب سے رکھا تھا - اور اسے خزیمہ بن ثابت لائے تھے جو بنی مرہ بین سے رسول اللہ کے ایک صحابی تھے -

رسول اللہ کے تین گھوڑے لزاز ظرب اور لحیف بھی تھے - لزاز تو مقوقس نے رسول اللہ کو ہدیہ میں بھیجا تھا اسے لزاز (پشتیبان در) اس وجہ سے کہتے تھے کہ وہ بدن کا بڑا مضبوط تھا - اور ظرب آپ کو فروہ بن عمرو الجذامی نے دیا تھا ظرب چھوٹی پہاڑی کو کہتے ہیں - اس کی توانائی کے سبب سے اوس کا یہ نام رکھدیا تھا - اور لحیف آپ کو ربیعہ بن ابی البرا نے نذر کیا تھا - اس گھوڑے کی دم بڑی لمبی تھی - اسی لیے اوسے لحیف (یعنی لحاف والا) کہتے تھے - گویا وہ اپنی دم سے زمین کو چھپا لیتا تھا -

اور نیز آپ کا ایک گھوڑا ورد (گلگون) بھی تھا - جو تمیم الداری نے آپ کو دیا تھا - نبی صلعم نے اسے حضرت عمر بن الخطاب کو دیدیا تھا - اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک گھوڑا یعسوب نام بھی تھا (یعسوب شہد کی مکھی کو کہتے ہیں) چونکہ یعسوب رئیس ہوتی ہے اور یہ بھی رسول اللہ کے سب گھوڑوں میں بہتر تھا اسواسطے اسے یعسوب کہنے لگے تھے -

رسول اللہ کے خچر اور گدہے اور اونٹ

۲۰۲ رسول اللہ کے خچر گدہے اونٹ اور انکے نام	رسول اللہ کے ایک خچر کا نام دُلدُل (غار پشت)

تھا اہل اسلام مین سب سے پہلا خچر یہی ہوا ہے - اسی مقوقس نے رسول اللہ
کو ہدیہ مین بھیجا تھا اور اوسکے ساتھ ایک گدہا بھی تھا جس کا نام عفیر (خاکستری) تھا عُفَیر
مصغر مرخم اعفر کا ہے اعفر ایسے سپید کو کہتے ہین جس کی سپیدی خالص نہ ہو -
یہ خچری حضرت معاویہ کے زمانہ تک موجود تھی اور ایک خچری آپ کے پاس اور تھی
جو فروہ بن عمرو نے آپ کو دی تھی - اِس کا نام فضہ (چاندی) تھا رسول اللہ نے یہ
خچری حضرت ابوبکر کو دیدی تھی - ایک گدہا بھی رسول اللہ پاس تھا جسے یعفور (خاکی)
کہتے تھے - یہ لفظ بھی اسی طرح بنا ہے جیسے اخضر سے یخضور ہے - یہ رسول
اللہ کے حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت مر گیا تھا - (مگر بعض لوگون نے لکھا
ہے کہ یہ رسول اللہ کی وفات کے بعد رنج کے سبب سے ایک کنوے مین
گر کر مر اتھا)

اب آپ کے اونٹون کا حال سنیئے - آپ کے پاس ایک اونٹنی تھی جس کا
نام قصوا (کن کٹی) تھا یہ وہی اونٹنی تھی جسے رسول اللہ نے حضرت ابوبکر سے چارسو
درہم مین مول لیا تھا - اور اسی پر سوار ہو کر مدینہ کو ہجرت کی تھی - یہ بنی الحریش کے
اونٹون کی نسل سے تھی - اور آپ کے پاس مدت تک رہی تھی - اسی کو غضبا
اور جدعا (کن کٹی) بھی کہتے تھے - ابن المسیب نے بیان کیا ہے کہ اوس کا ایک
طرف کا کان کٹا ہوا تھا - لیکن بعض نے کہا ہے کہ نہین اوس کا کان کٹا ہوا نہ تھا -

آپ کے لقاح (یعنی شیر دار) اونٹ بیس تھے - اور غابہ مین (یعنی جھاڑی مین)
چرا کرتے تھے - انہین کو غارت گرون نے آکر لوٹا تھا - اِن کا دودہ ہر روز رسول اللہ کے
گھر کو آیا کرتا تھا - اور ان مین سے اچھے اچھے اونٹون کے یہ نام تھے - حِنّار (مہندی

کے رنگ کی) سَمرار (گندم گون) عرُوس (دولہا) سعدیہ بغوم یہ لفظ بغام سے ہے جسکے معنی اونٹ کی نرم آواز کے ہین (یعنی نرم آواز والی اونٹنی) یسیرہ (ملیحہ) رَیّار (سیراب مہرہ (جوان سانڈنی) شُقرار (سرخ چینک دار)

رہے سائمہ (یعنی وہ جانور جو ایام بہار مین دودہ دیا کرتے تھے) اون مین سے سات تو آپ پاس بکریان تہین جنکے نام سے عجرہ (دو برس کے جسم کی) زمزم - سُقیا (جہٹری) بُرکہ (حوض) وَرسہ (سبک وشادمان) اُطلال (پیار یا ملبکانینہ) اطراف (ننی چینیا) اور سات بہیڑین تہین - اونہین امین ابن ام امین چرایا کرتا تہا -

رسول اللہ صلعم کے ہتیارون کے نام

۲۰۳ رسول اللہ کی تلوارین نیزہ زرہین وغیرہ ایک تلوار آپ کی ذوالفقار تہی جو آپ کو بدر کے روز غنیمت مین ملی تہی - پہلے یہ منبہ بن الحجاج کی اور بعض کہتے ہین کہ کسی اور کی تہی - اور قینقاع کی لوٹ مین سے تین تلوارین ملی تہین - ایک کا نام قلعی (یعنی مقام قلعہ کے بنی ہوئی) تہا اور ایک کو بتار (قطاع) اور ایک کو حتف (موت) کہتے تہے اور مخذم (تیغ بران) اور رسوب (تیز تلوار) یہی دو تلوارین آپ کے پاس تہین - اور آپ اپنے ہمراہ مدینہ کو دو تلوارین اور بہی لائے تہے - جن مین سے ایک کا نام عضب (شمشیر قاطع) تہا جو آپ کے پاس بدر کی لڑائی مین موجود تہی - اور آپ کے پاس تین رمح (نیزہ) اور تین قوسین بہی تہین - ایک قوس کا نام روحا (او تہلا پیالہ) دوسرے کا نام بیضا تہا اور تیسری کا جو نبع کے درخت کی لکڑی کی تہی صفرا تہا (صفرا اوس کمان کو کہتے ہین جو نبع کے درخت کی لکڑی کی ہو) آپ کی ایک زرہ کا نام صعدیہ تہا - اور ایک

کا نام فضہ تہا جو آپ کو بنی قینقاع مین لوٹ مین ملی تہی - اور ایک اور زرہ بہی ذات الفضول نام آپ کے پاس تہی - اِسے اور فضہ کو آپ اُحد کی لڑائی مین پہنے ہوے تہے -

آپ کے پاس ایک ڈہال تہی جس مین بکرے کے سر کی ایک تصویر بنی ہوئی تہی رسول اللہ صلعم کو یہ دیکہکر اوس سے کراہیت ہوئی اِسی مین ایک روز صبح جو ہوئی تو وہ زرہ خدا تعالی نے آپکے پاس سے ندارد کر دی -

سنہ ۱۱ ہجری

۲۰۴ رسول اللہ صلعم کا اسامہ کی امارت مین شام کو لشکر روانہ کرنے کا حکم -

اِسی سال کے محرم مہینے مین رسول اللہ نے کچہہ فوج شام کے ملک کو بہیجی - اور اوس کا امیر اسامہ بن زید اپنے مولا کو کیا - اور اونہین حکم دیا کہ سوارون کو بلقا کی اور نیز دارم کی سرحد تک لیجائین جو فلسطین کے علاقہ مین ہے -

اِس پر بعض منافقون نے ایک بحث نکالی کہ رسول اللہ نے بڑے بڑے مہاجرین اور انصار پر ایک غلام کو امیر بنا دیا - رسول اللہ نے فرمایا - کہ تم لوگ جو اسامہ کی امارت کی نسبت طعنہ کرتے ہو تو یہی نہین ہے بلکہ تم نے اِس سے بیشتر اوس کے باپ زید بن حارثہ کی امارت کی نسبت بہی طعنہ کیا تہا - درحقیقت وہ امارت کے لائق ہے اور اوس کا باپ بہی امارت کے لائق تہا -

پہر تمام اول مہاجرین اسامہ بن زید کے ساتہہ ہو گئے جن مین حضرت ابوبکر اور عمر بہی داخل تہے - یہ لشکر ابہی اچہی طرح تیار ہو کر چلنے نہین پایا تہا اور لوگ اسی کی گفت و شنید مین ہی تہے کہ اسی مین رسول اللہ صلعم کا وہ مرض شروع ہوا کہ جس مین آپ نے

اس جہان فانی سے رحلت فرمائی ہے

رسول اللہ کی بیماری اور وفات

۲۰۵ رسول اللہ کی بیماری اور عرب مین فسادون کا برپا ہونا اور اسامہ کی روانگی مین تاخیر

رسول اللہ صلعم کو یہ مرض ماہ صفر کے آخر مین شروع ہوا اسوقت آپ بی بی زینب بنت جحش کے مکان مین تھے آپ کا قاعدہ تھا کہ اپنی بیبیون مین سے ہر ایک بی بی کے مکان مین نوبت بنوبت تشریف لیجایا کرتے تھے جس وقت مرض کو شدت ہوئی تو آپ بی بی میمونہ کے مکان مین تشریف رکھتے تھے۔ اس وقت آپ نے اپنی بیبیون کو جمع کر کے اجازت چاہی کہ تیمارداری کے واسطے بی بی عائشہ کے حجرہ مین چلے جائین۔ اور پہر اونکے حجرہ مین چلے گئے۔

(اس زمانہ مین جب رسول اللہ کی بیماری کی خبرین مشتہر ہوئین تو عرب کے سرکشون نے سر اٹھایا) اور یہ خبر آئی کہ یمن مین اسود العنسی نے اور یمامہ مین مسیلمہ نے اور بنی اسد مین طلیحہ نے سیمرا مین لشکر والکر خروج کیا ہے جن کا ذکر انشاء اللہ آیندہ آتا ہے۔

پہر اس وجہ سے کہ رسول اللہ کی بیماری کو ترقی ہوگئی اور اسود العنسی اور مسیلمہ کی سرکشی کی خبرین متواتر آنے لگین حضرت اسامہ کی روانگی مین تاخیر ہوئی۔

پہر نبی صلعم درد سر کے باعث سر کو باندہے ہوے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ میرے بازوون مین سونے کے دو کنگن ہین اور اونہین مین نے پہونکا ہے اور اوس سے وہ اڑ گئے ہین۔ ان کی تعبیر مین نے یہ

کی ہے کہ یہ دو کنگن کذاب یمامہ اور کذاب صنعا ہین (جو ایک پہونک مارنے سے
اُڑجائین گے) اور اسامہ کے لشکر کو جانے کا حکم دیا۔
اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اون لوگون پر لعنت کرے جنہون نے اپنے انبیا کے قبور کو
مساجد قرار دے لیا ہے۔
پہر اسامہ نکلے اور جرف کے مقام پر جا کر خیمہ ڈالے۔ مگر رسول اللہ کی گرانی بڑہتی
گئی جس سے لوگون نے چلنے مین دیر لگائی۔ لیکن گو کہ رسول اللہ کی بیماری بڑی شدت
سے ہوگئی تہی تاہم آپ نے اللہ تعالیٰ کے احکام مین تساہل نہ کیا۔ اور اسود العنسی
کی تادیب کے واسطے انصار کے لوگون کو کہلا بہیجا۔ کہ اوسکی خبر لین۔ جب سے وہ
رسول اللہ کے ایام حیات ہی مین وفات کے ایک روز قبل مارا گیا۔ پہر بہی رسول اللہ
نے اپنے لوگون کو حکم بہیجا کہ جو لوگ وہان مرتد ہو گئے ہین اونکی تنبیہ و تادیب کرین۔

۲۰۶ رسول اللہ کا گورستان بقیع کو جانا

ابو مویہبہ رسول اللہ کے مولی نے بیان کیا ہی
کہ رسول اللہ نے مجھے ایک شب کو بیدار کیا۔ اور فرمایا کہ مجھے گورستان بقیع
والون کی مغفرت مانگنے کے واسطے حکم ہوا ہے اور آپ وہان کو تشریف لے چلے
مین بہی آپ کے ساتہہ چلا۔ وہان آپ نے جا کر اون پر سلام کیا پہر فرمایا کہ جو نعمت
خدا تعالیٰ نے تمکو دے رکھی ہے اور اون فتنون سے تمہین بچا رکہا ہے جو تاریکی
شب کی طرح علی الاتصال مخلوق پر آتی رہتی ہین۔ یہ حالت تمہاری تمکو مبارک رہے
پہر ابو مویہبہ کی طرف توجہ کر کے فرمایا کہ "مجھے اللہ تعالیٰ نے خزائن زمین کی کنجیان عطا
فرمائین کہ یہان ہمیشہ رہو اور پہر جنت مین آنا اور فرمایا کہ چاہو تو تم یہ بات اختیار کر لو۔ اور
چاہے میرے پاس چلے آؤ مین نے اپنے رب کے پاس جانا اختیار کیا۔ پہر آپ

نے بہت دیر تک اہل بقیع کے لئے استغفار کیا۔ اور آمرزش کی دعا مانگتے رہے۔
پھر آپ وہان سے لوٹ آئے اور وہ مرض شروع ہوگیا جس سے آپ کی وفات ہوئی

۲۰۷ رسول اللہ کا کہنا کہ جس کسی کا مجھ پر حق ہو وہ لے لے اور اپنی موت کا اشارہ کرنا اور حضرت ابوبکر کا اوسے سمجھ جانا۔

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ جب رسول اللہ گورستان بقیع سے لوٹ کر آئے۔ تو آپ میرے پاس ایسے وقت آئے کہ میرے سر مین درد ہورہا تھا۔ اور مین کہہ رہی تھی وا راساہ (ہاے میرا سر) آپ نے فرمایا واللہ میرے سر کے درد سے مجھے کہنا چاہیئے واراساہ۔ پھر کہا کیا اچھا ہوتا کہ تم مجھ سے پہلے مرجاتین اور مین تمہاری تجہیز وتکفین کا انتظام کرتا اور کفن دیکر اور نماز پڑھکر تم کو دفن کر دیتا۔ عائشہ کہتی ہین مین نے کہا کہ جب آپ یہ سب کچھہ کر چکتے تو میرے مکان کو لوٹ کر آتے۔ اور کسی اور بی بی کو لیکر وہان خوشیان کرتے۔ اِس سے آپ مسکرا پڑے (یہ میان بی بی کی ناز ونیاز کی باتین تھین) اِس وقت آپ کی بیماری انتہا کو پہونچ گئی تھی۔ اور آپ تیمار داری کے لئے میرے ہی مکان مین رہتے تھے۔ اسی مین ایک روز آپ فضل بن عباس اور علی دو آدمیون کے سہارے سے باہر نکلے فضل کہتے ہین کہ مین آپ کو باہر لیکر آیا تو آپ منبر پر بیٹھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی۔ اور پھر سب سے اوّل جو آپ نے کلام کیا وہ یہ تھا۔ کہ آپ نے اصحاب اُحد پر دعا کی۔ اور بہت دیر تک اِس مین مصروف رہے۔ اور اون کے لئے استغفار کرتے رہے۔

پھر فرمایا۔ کہ اے لوگو اگر کسی کا کوئی حق مجھ پر چاہیئے ہو تو وہ مجھ سے لے لے۔ اگر مین نے کسی کی پشت پر کوڑا مارا ہو تو یہ میری پیٹھ موجود ہے۔ چاہیئے کہ اوس کا عوض لے لے۔ اگر مین نے کسی کو گالی دی ہو اور عزت کو اوس کی نقصان پہونچایا ہو۔ تو میری عزت

سے جو چاہے وہ مجھہ سے معاوضہ کر لے مین موجود ہون - اگر مین نے کسی کا مال لیا ہو
تو میرا مال موجود ہے مجھہ سے وہ لے لے - اور میری طرف سے اوسے کسی بات
کا خوف کرنا نہ چاہیئے - کہ مین اوس سے بغض و عداوت کرون گا - کیونکہ یہ میری شان
سے بعید ہے - یاد رکھو میرے نزدیک میرا وہی بڑہکر دوست ہے کہ جس کسی کا
مجھہ پر کچھہ حق ہو اور وہ مجھہ سے لے لے - یا مجھے حلال کر دے یعنی معاف کر دے -
کہ مین اپنے پروردگار کے پاس بخوشی خاطر اور باطمینان تمام جاؤن - پھر آپ منبر پر سے
اُتر آئے اور ظہر کی نماز پڑہی - پہر نماز کے بعد منبر پر گئے اور جو باتین پہلے کہی تہین وہ مکرر
بیان کین - اِس مین ایک شخص نے رسول اللہ سے تین درہم کا دعویٰ کیا (جنہین اوس
نے بیان کیا کہ آپ نے ایک روز مجھہ سے کسی محتاج کو دلا دئے تہے) رسول اللہ
نے اوسے درہم دلا دئے - پہر آپ نے فرمایا لوگو جس کسی کے پاس دوسرے کی کوئی
شے ہو تو اوسے چاہیئے کہ وہ اوسے دیدے - اور یہ نہ کہے کہ اِس دنیا مین مجھے
فضیحت ہوگی کیونکہ دنیا کی فضیحت عقبیٰ کی فضیحت سے بدرجہا خفیف ہے - پہر اصحاب اُحد پر
دعا کی اور اونکے لیئے استغفار کرتے رہے -

پہر آپ نے فرمایا - کہ خدا کا ایک بندہ ہے - اوسے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا -
کہ چاہے تو وہ دنیا لے لے اور چاہے وہ وہ چیز لے لے جو خدا تعالیٰ کے پاس ہے
اِس پر اوس بندہ نے وہ چیز لے لی جو خدا تعالیٰ کے پاس ہے (یہ سنکر حضرت ابوبکر
بات کو پہچان گئے - کہ بندہ حضرت رسول مقبول ہین - اور اونہون نے آخرت کو اختیار
کر لیا - اور وہ اب ہم سے بہت جلد جدا ہو جائینگے اور اسی واسطے) ابوبکر نے روکر
عرض کیا یا رسول اللہ ہماری جانین اور ہمارے ماں باپ آپ پر سے قربان ہون

(یعنی آپ ہمکو اس قدر جلد چہوڑ کر جاتے ہین۔ اگر آپ کے بچانے کے واسطے یہ ضرور ہو کہ ہم اپنی جانین اور اپنے مان باپ کو قربان کردین تو ہم موجود ہین۔ مگر اور صحابہ اس رمز کو نہ سمجہے تہے اور کہنے لگے تہے۔ کہ دیکہو رسول خدا کیا کہہ رہے ہین۔ اور یہ بوڑہے آدمی یعنی حضرت ابو بکر جن کو چاہیئے تہا کہ کوئی عقل کی بات کہتے کیا کہہ رہے ہین۔ مگر آخر کو معلوم ہوا۔ کہ حضرت ابو بکر نے جو آپ کے بیان کا مطلب سمجہا تہا وہی صحیح تہا۔ اور اسی واسطے) رسول اللہ نے فرمایا کہ مسجد مین بجز ابو بکر کے اور کسی کا دروازہ نہ رہے کیونکہ مین جانتا ہون کہ صحابہ مین میرے نزدیک کوئی اون سے بہتر و افضل نہین ہے۔ اگر مین چاہتا کہ کسی کو اپنا خلیل بناؤن تو مین ابو بکر کو ہی اپنا خلیل بناتا۔ مگر اسلام کی اخوت کافی ہے اور یہ فضیلت اور درجہ اونکو مل چکا ہے۔

۲۰۸ رسول اللہ کا اپنی موت کی خبر پہلے سے دینا اور تجہیز و تکفین کے طریق بتانا۔

ابن مسعود کہتے ہین کہ ہمارے نبی اور ہمارے حبیب نے اپنے انتقال کی خبر ہم کو ایک مہینا پیشتر بتا دی تہی۔ جب زمانۂ فراق قریب آیا تو آپ نے ہم سب کو بی بی عائشہ کے حجرہ مین جمع کیا۔ اور ہم کو دیکہا۔ اور خوب گہور کر آنکہون مین آنسو بہر لائے اور فرمایا مرحبا بکم حیاکم اللہ رحمکم اللہ آواکم اللہ رفعکم اللہ وفقکم اللہ سلمکم اللہ قبلکم اللہ یعنی تمہین اللہ سے تقوی اور خوف کرنے کی وصیت کرتا ہون۔ اور اوسے تم پر اپنا خلیفہ کر کے تمہین اوسکے حوالہ کرتا ہون۔ خدا کی طرف سے مین تمہارے لئے نذیر و بشیر تہا۔ تم کو چاہیئے کہ اللہ کے بندون اور اوسکے ملک مین کوئی سرکشی کا کام نہ کرو۔ کیونکہ اوس نے میرے لئے اور تمہارے لئے کہدیا ہے کہ یہ آخرت کا گہر ہم نے اون لوگون کے لئے بنایا ہے جو دنیا مین سرکشی اور فساد نہین کرتے ہین

اور عاقبتہ متقیون کے لئے ہے۔

اِس کے بعد ہم نے عرض کیا۔ کہ آپ کا کب انتقال ہوگا۔ فرمایا۔ کہ زمانہ سفار قت نزدیک آگیا ہے اور قریب ہے کہ مین اللہ تعالیٰ کے پاس جاؤن۔ اور سدرۃ المنتہیٰ اور رفیق اعلیٰ اور جنت الماوی میرا مسکن ہو۔ (رفیق اعلیٰ سے مراد انبیا اور صالحین ہین جو اعلیٰ علیئین مین رہتے ہین) پہر ہم نے پوچہا کہ آپ کو کون غسل دے۔ فرمایا میرے گہر والے۔ کہا آپ کو کفن کس چیز کا دین۔ فرمایا میرے کپڑون کا۔ یا سفید کپڑے کا (یعنی یا تو میرے کپڑون ہی مین جو مین پہنے ہون مجہہ کو دفن کردینا یا کوئی سفید کپڑا لیکر اوس کا کفن دینا) پہر ہم نے پوچہا کہ آپ پر نماز کون پڑہے (یعنی امام ہوکر نماز کون پڑہا سکے) فرمایا کہ اِس کے بعد ٹہیر جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے۔ اور تمہارے نبی کی طرف سے تمہین اچہی جزا دے۔ پہر ہم سب رو پڑے اور آپ بہی رونے لگے۔ پہر فرمایا کہ مجہے تم ایک سریر پر رکہکر لیجاؤ اور میری قبر کے کنارہ رکہدو۔ پہر وہان سے ایک ساعت کے لئے باہر نکل جاؤ۔ تاکہ مجہہ پر جبرئیل اسرافیل میکائیل اور ملک الموت وغیرہ ملائکہ نماز پڑہین۔ پہر تم لوگ فوج فوج ہوکر آؤ اور مجہہ پر نماز پڑہو۔ اور ترکیہ اور شور سے مجہہ کو ایذا نہ دینا۔ اور جو لوگ کہ میرے اصحاب سے یہان نہین ہین اون پر میرا اسلام پہونچا دینا۔ اور جو لوگ میرے دین کا اتباع کرین اون سے بہی میرا اسلام کہدینا۔

۲۰۹ رسول اللہ کا قلم دوات طلب کرنا پہر زبانی وصیت کردینا۔

ابن عباس کہتے ہین پنجشنبہ کے دن اور پنجشنبہ کا دن کیسا تہا یہ کہتے ہی اون کے رخسارون پر آنسوؤن کی جہڑی لگ گئی رسول اللہ کی بیماری اور دکہہ کو شدت ہوگئی اور فرمایا

دوات اور بیضا (یعنی کاغذ وغیرہ لکھنے کی چیز) لاؤ کہ مین تم کو ایک نوشتہ لکھدون
جس سے میرے بعد تم کبھی ضلالت مین نہ پڑو گے - اِس پر لوگ آپسمین منازعت
کرنے لگے - حالانکہ یہ مناسب نہین ہے کہ نبی کے سامنے کوئی جھگڑا کرے
وہ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلعم بیماری مین بہکی باتین کرتے ہین پھر لوگ بار بار آپ سے
انھین باتون کا اعادہ کرنے لگے - اِس سے آپ نے فرمایا - کہ مجھ سے یہ باتین
نہ کرو - مجھے وہ اچھی نہین لگتین - وہ ہی باتین ہین سے لیئے ابھی ہین جین مین مین
مشغول ہون (یعنی یاد الٰہی مین مجھے مشغول رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے) پھر آپ نے
(جو وصیت لکھنا چاہتے تھے اوس کے بجائے زبان سے یہی) فرمایا کہ جزیرۂ عرب
سے مشرکون کو نکالدیا جائے اور ایلچیون کی خاطرداری اوسیطرح سے کی جائے جیسی
مین کیا کرتا تھا - اور تیسری بات آپ نے یا تو عمداً نہکہی یا فرمایا کہ مین اوسے بھول
گیا ہون (چونکہ یہ روایت ایسی ہے - کہ جس سے پوری تشفی نہین ہوتی -
معلوم ہوتا ہے کہ ابن عباس نے کم عمری کے سبب سے پوری بات بیان نہین
کی ہے - اِس لیئے اِس پر کوئی رائے نہین دیجا سکتی)

۲۱۰ عباس کا علی سے کہنا کہ رسول اللہ سے خلافت کے لیئے سوال کرو۔

اور حضرت علی رسول اللہ کی بیماری کے زمانہ مین آپ کے پاس سے نکل کر باہر آئے
لوگون نے پوچھا کہ رسول اللہ کیسے ہین - اونھون نے کہا الحمد للہ اچھے ہین - اِس مین
حضرت عباس نے اون کا ہاتھ پکڑ لیا - اور کہا عبد العصا (یعنی تم ایسے ہو کہ ڈنڈے
کے زور سے کام کرتے ہو - یہ لقب پیار کا ہے) تین روز کے بعد تم اکیلے رہ جاؤ گے
اور رسول اللہ اِس مرض مین وفات پاجائین گے اوس وقت مین جانتا ہون کہ بنی عبد المطلب

کے چہرون پر موت چہا جایگی۔ رسول اللہ پاس جاؤ۔ اور اون سے پوچہو کہ یہ امر (خلافت) آپ کے بعد کس کے لئیے ہوگا۔ اگر ہم مین سے کسی کے لئیے ہوگا تو وہ ہمین بتا دین گے اور اگر کسی اور کے لئے ہوگا تو وہ ہمین بتا دین گے۔ اور اگر کسی اور کے لئے ہوگا تو وہ اوس کا حکم کر دین گے۔ اور ہم کو کچہہ وصیت کر دین گے (حضرت علی یقیناً یہ جانتے تہے کہ رسول اللہ ہمارے لئے خلافت نہ دین گے۔ کیونکہ تمام عمر وہ آپ پاس رہے تہے اور اونہین معلوم تہا کہ رسول اللہ کا خیال اونکی عقل اور تحمل امور جلیلہ خلافت کی نسبت اچہا نہین ہے اس وجہ سے اونہون نے رسول اللہ سے اِسکا پوچہنا خلاف مصلحت تصور کیا اور حضرت عباس سے) کہا کہ اگر ہم نے یہ بات رسول اللہ سے پوچہی اور آپ نے انکار کر دیا (کیونکہ حضرت علی کے ذہن مین رسول اللہ کا انکار کرنا اِس لئے یقینی تہا) تو پہر لوگ ہمین خلافت کا کام کبہی نہ دین گے۔ واللہ مین تو یہ بات رسول اللہ سے کبہی نہ پوچہون گا۔ وہ کہتے ہین کہ جس وقت دہوپ مین تیزی آئی ہے (یعنی کوئی دس بجے کا وقت تہا) تو رسول اللہ کا انتقال ہوگیا۔

۲۱۱ اسما کا رسول اللہ کو ذات الجنب کی دوا دینا اور اسامہ کا رسول اللہ پاس آنا اور رسول اللہ کا آخرت کو اختیار کرنا۔

بی بی عائشہ کہتی ہین۔ کہ ایک مرتبہ رسول اللہ بیہوش ہوگئے۔ بی بی اسما بنت عمیس نے کہا کہ آپ کو ذات الجنب کا عارضہ ہے۔ اگر آپ لوگ دوا (یعنی عود ہندی اور ورس (جو زعفران کی سی کوئی دوا ہوتی ہے) اور چند قطرہ زیتون کے ملاکر) اون کو پلا دین تو بہت اچہا ہو۔ اونہون نے ایسا ہی کیا جب رسول اللہ کو افاقہ ہوا تو آپ نے پوچہا کہ یہ مجہے تم نے کیون پلایا۔ اونہون نے کہا کہ ہمین خیال ہوا آپ کو ذات الجنب کا عارضہ ہوگیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ

اللہ تعالیٰ یہ بیماری مجھہ پر مسلط نہ کرے گا۔ پہر فرمایا کہ مکان مین جتنے آدمی ہین سب لوگ یہ دوا میرے سامنے پیین ورنہ اندہے ہوجائینگے۔ عباس ہی اوس وقت موجود تہے چنانچہ سب نے وہ دوا پی۔

اسامہ کہتے ہین کہ جب رسول اللہ صلعم پر بہت نقاہت ہوگئی۔ تو مین اور میرے ہمراہی شہر کو آئے اور رسول اللہ کے پاس گئے۔ وہ اوس وقت خاموش تہے اور بول نہ سکتے تہے۔ مجھے دیکھکر آپ نے آسمان کو ہاتھہ اُٹھایا۔ اور پہر میرے اوپر رکھا۔ جس سے مین نے جان لیا کہ آپ مجھے دعا دیتے ہین۔

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین نے رسول اللہ صلعم سے بارہا سنا تہا۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے کسی نبی کی جان اوسوقت تک قبض نہین کرتا کہ اوسے اختیار نہ دیدے۔ (یعنی اوس سے یہ نہ کہدے کہ چاہے دنیا مین رہو اور چاہے میرے پاس چلے آؤ تمہین اختیار ہے۔ یہ اون کی تعظیم و تکریم کے لئے ہوتا ہے) وہ کہتی ہین کہ جب آپ کی وفات کا وقت آیا تو مین نے جو بات اون کی زبان سے سنی وہ یہ تہی۔ کہ آپ فرماتے تہے رفیق اعلیٰ (یعنی مین رفیق اعلیٰ کو اختیار کرتا ہون) وہ کہتی ہین کہ اس سے مین نے اپنے دل مین کہا۔ کہ واللہ وہ ہمین اختیار نہین کرتے اور مین جان گئی کہ اون کو اللہ تعالیٰ کے یہان سے اختیار دیا گیا۔ کہ چاہین جو مقام اختیار کرلین دنیا مین رہین یا ملاء اعلیٰ کو تشریف لیجاوین۔

۲۱۲ رسول اللہ کا حضرت ابوبکر کو نماز پڑہانے کے لئے حکم دینا۔

جب رسول اللہ صلعم کے مرض کو بہت شدت ہوگئی تو بلال نے آکر آپ کو نماز کے وقت سے اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو وہ لوگون کو نماز پڑہاوین بی بی عائشہ کہتی ہین

مین نے رسول اللہ سے عرض کیا۔ کہ ابوبکر ایک بڑے رقیق القلب شخص ہین۔
جب وہ آپ کے مقام پر نماز پڑہانے کو کہڑے ہون گے تو اون کی طاقت طاق
ہو جاے گی۔ اور اس کا عمل اون سے نہ ہو سکے گا۔ رسول اللہ نے مکر پہر وہ
ہی فرمایا۔ کہ ابوبکر کو حکم دو وہ جاکر لوگون کو نماز پڑہائین۔ عائشہ رض کہتی ہین مین نے
پہر وہی عرض کیا۔ تو رسول اللہ نے ازراہ غضب فرمایا۔ کیا تم بہی یوسف کی سی
عورتین ہو گئین کہو ابوبکر سے کہ وہ لوگون کو نماز پڑہائین۔ تب حضرت ابوبکر آگے
ہوئے۔ اور نماز پڑہانے لگے۔ جبہی اونہون نے نماز شروع کی ہے کہ اسی
مین رسول اللہ کو اپنی بیماری مین کچہ خفت معلوم ہوئی۔ اور دو آدمیون کے سہارے
سے باہر نکلے۔ جب آپ ابوبکر کے قریب گئے۔ تو حضرت ابوبکر پیچہے
ہٹ آئے۔ رسول اللہ نے اشارہ سے فرمایا۔ کہ اپنی جگہہ کہڑے رہو۔ اور
رسول اللہ وہان جاکر بیٹہہ گئے۔ اور حضرت ابوبکر کے برابر بیٹہکر نماز پڑہنے لگے
اس وقت ابوبکر تو رسول اللہ کے پیچہے نماز پڑہتے تہے اور اور لوگ حضرت
ابوبکر کے پیچہے نماز پڑہتے تہے۔ حضرت ابوبکر نے رسول اللہ کے اس مرض
مین سترہ نمازین پڑہائین اور بعض کہتے ہین کہ تین روز تک نماز پڑہاتے
رہے۔

پہر رسول اللہ صلعم اوس روز صبح کی نماز کے وقت باہر تشریف لائے جس
روز کہ آپ نے وفات پائی ہے اس سے لوگون کو ایسی خوشی ہوئی کہ گویا مارے
خوشی کے بیتاب ہوئے جاتے تہے۔ رسول اللہ نے نماز مین بہی اون کی یہ خوشی
دیکہکر تبسم کیا۔ اور بخوش ہوئے۔ پہر آپ بہی مکان کو لوٹ آئے۔ اور لوگ بہی اپنے

اپنے گہ وں کو چلے گئے ۔ اونہون نے جانا کہ اب رسول اللہ کو آرام ہوگیا ۔ حضرت ابوبکر بہی محلہ سنح کو چلے گئے جہان وہ رہا کرتے تھے ۔

۲۱۴ رسول اللہ کی وفات بی بی عائشہ کی گود مین ۔

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین نے رسول اللہ کو آپ کے مرتے وقت دیکہا ۔ آپکے پاس پانی کا ایک پیالہ رکہا ہوا تہا ۔ آپ اوس پیالہ مین ہاتہ ڈالتے اور پانی ہاتہ مین لگاکر چہرہ کو لگاتے تہے ۔ اور کہتے جاتے تہے کہ اے اللہ سکرات موت مین میری اعانت و مدد کر ۔

وہ کہتی ہین ۔ کہ آل ابوبکر مین سے کوئی شخص اندر آیا ۔ اور اوس کے ہاتہ مین مسواک تہی ۔ رسول اللہ نے اوس کی طرف دیکہا ۔ مین نے وہ مسواک اوس سے لی اور (منہ مین چابکر) اوسے نرم کردیا ۔ پہر مین نے وہ مسواک رسول اللہ کو دے دی ۔ آپنے وہ مسواک کی ۔ اور پہر رکہدی ۔ پہر آپ بہاری پڑگئے (یعنی اپنا بوجہ چہوڑدیا) اوس وقت آپ میری گود مین تہے ۔ وہ کہتی ہین کہ اوس وقت مین آپ کے چہرہ کو دیکہہ رہی تہی ۔ کہ یکایک آپ کی نظر تاریک پڑگئی ۔ اوس وقت آپ کہہ رہے تہے "رفیق اعلیٰ" اسی مین آپ کی روح قبض ہوگئی ۔ جس وقت آپ نے وفات پائی تو اوس وقت آپ میرے سینے اور بغل کے درمیان تہے ۔ یہ میری نادانی اور حداثت سن کی بات تہی کہ رسول اللہ کی روح میری گود مین ہی قبض ہوئی ۔ پہر جب مین نے جانا کہ آپ کی روح قبض ہوگئی تو مین نے آپ کا سر تکیہ پر رکہدیا ۔ اور کہڑی ہوکر عورتون کے ساتہہ سینہ زنی کرنے اور منہ پیٹنے لگی ۔۔

۲۱۴ بی بی فاطمہ سے رسول اللہ کی آخری باتین اور آپ کی موت کا دن

جب رسول اللہ صلعم کے مرض کو بہت شدت ہوگئی اور موت کے آثار آپ پر نمودار ہو گئے تو اوس وقت آپ کی یہ حالت تھی کہ آپ ہاتھہ مین پانی لیتے اور اپنے چہرۂ مبارک پر ملتے تھے (تاکہ بخار کی حرارت کم ہو جاے) اور کہتے تھے واکرباہ (اُف ری سختی و شدت) یہ سنکر بی بی فاطمہ کہتی تھین۔ واکربی بکربک یاابتی (اے میرے باواجان تمہاری سختی سے مجھہ پر بھی سختی ہو رہی ہے) رسول اللہ اس پر فرماتے بیٹی آج کے بعد پھر تیرے باپ پر کبھی سختی نہوگی۔ جب رسول اللہ نے بی بی فاطمہ کے جزع و فزع کی شدت کو دیکھا۔ تو اونہین اپنے پاس بلالیا۔ اور اون سے چپکے سے کچھہ کہا اِس سے وہ رونے لگین۔ پھر آپ نے اون سے چپکے سے اور کچھہ کہا۔ اِس سے وہ ہنس پڑین۔

جب رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوگیا تو اوس کے کچھہ دنون بعد بی بی عائشہ نے اون سے پوچھا کہ پہلے سرگوشی کرنے کے وقت تم رو پڑی تھین اور پھر ہنس گئی تھین اِس کا کیا سبب تھا۔ بی بی فاطمہ نے کہا کہ پہلے آپ نے مجھہ سے کہا تھا کہ آپ کا انتقال ہونے والا ہے۔ اِس سے مین رو گئی۔ اور پھر دوسری مرتبہ آپ نے فرمایا تھا کہ گھر والون مین سے مرنے کے بعد مین سب سے پہلے آپ سے جاکر ملونگی اِس سے مین ہنس پڑی تھی۔ اور یہ بھی اون سے لوگون نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے مجھہ سے دوسری مرتبہ فرمایا تھا کہ مین تمام نساء جنت کی سیدہ ہون اِس سے

مین ہنس گئی تہی -

اور رسول اللہ کی وفات ربیع الاول کی بارہوین تاریخ دوشنبہ کے دن ہوئی تہی - اور اوس کے دوسرے روز دوپہر کو دفن ہوے تہے - اور بعض کہتے ہین کہ ربیع الاول کی اٹھائیس تاریخ دوشنبہ کے دن دوپہر کو آپ کی وفات ہوئی ہے -